نوائے
افغان جہاد
رمضان ۱۴۳۶ھ
جولائی 2015ء
ادا کر آئے جو تھا فرض ہم پر
جو باقی کام ہے، وہ قرض تم پر

فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نصائح

حضرت حجیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب بیان کے لیے بیٹھتے تو فرماتے:

''تم سب دن اور رات کی گزرگاہ میں ہو، تمہاری عمریں کم ہو رہی ہیں اور سارے اعمال حفاظت سے رکھے جا رہے ہیں اور موت اچانک آئے گی...... جو خیر بوئے گا وہ اپنی پسند کی چیز کاٹے گا اور جو شر بوئے گا وہ ندامت و حسرت کاٹے گا۔ انسان جیسا بوئے گا ویسا اسے ملے گا (اور ہر انسان کو اس کے مقدر کا ضرور مل کر رہے گا لہٰذا) سست آدمی کے مقدر میں جو لکھا ہوا ہے وہ اسے مل کر رہے گا اور کوئی تیز آدمی اس سے آگے بڑھ کر اس کے مقدر کا نہیں لے سکتا اور خوب زیادہ کوشش کرنے والا انسان وہ چیز حاصل نہیں کر سکتا جو اس کے مقدر میں نہیں ہے......اور جسے کوئی خیر ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہی ملتی ہے اور جس کی کسی شر سے حفاظت ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کے کرنے سے ہوتی ہے......متقی لوگ ہی سردار ہوتے ہیں اور فقہا لوگ امت کے قائد ہیں، ان کے ساتھ بیٹھنے سے دین کی سمجھ بڑھتی ہے''

[اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ج ا ص ۱۳۴]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان ۱۴۳۶ھ | جولائی 2015ء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا جہاد کے برابر کوئی عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! مگر تم وہ کر نہیں سکو گے۔ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہد کے برابر وہ شخص ہے کہ جو مجاہد کے واپس آجانے تک مسلسل روزے اور نماز میں مشغول رہے۔ (صحیح مسلم)

اس شمارے میں
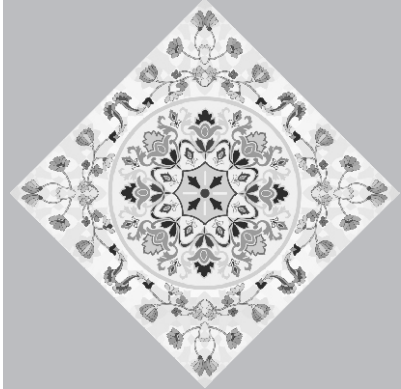
تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

NawaiAfghan.blogspot.com
NawaeAfghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

کچھ اَحد کے سوا ہم نہیں جانتے!

رمضان المبارک شہر الصبر بھی ہے اور نصرت کا مہینہ بھی! بدر کی وادی میں 'یوم الفرقان' کا سورج بھی رمضان المبارک ہی کے دوسرے عشرے میں طلوع ہوا، جب کہ تیسرے عشرے میں فتح مکہ کی صورت' جزیرۃ العرب کے مرکز کو دینِ حنیف کے لیے مسخر کردیا گیا...... بدر سے فتح مکہ کا درمیانی عرصہ' صبر وعزیمت کی لازوال مثالوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اور پھر بدر سے بھی پہلے' مکہ کے تپتے ریگستانوں میں اہلِ ایمان کے صبر کے امتحانات، طائف کی وادی میں سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرنے والا سخت ترین دن اور شعب ابی طالب میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی چھوٹی لیکن کائنات کی تمام تر عظمتیں اپنے اندر سمیٹ کر محصور ہوجانے والی جماعت! یہ اسوہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، یہ سیرت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار کردہ گروہ کی' کہ جسے دنیا میں بھی تمکنت واستیلاء سے نوازا گیا اور آخرت کے انعامات کی بھی' رضی اللہ عنھم ورضواعنہ' کا خطاب دے کر خوش خبریاں سنائی گئیں...... اُنہیں یہ رفعتیں، یہ بلندیاں، یہ دنیوی واخروی فوز وفلاح اور عروج وفتوحات حاصل ہوئیں تو ایمان، صبر اور توکل کے بل بوتے پر ہی حاصل ہوئیں...... اور یہی نسخۂ کیمیا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے سپرد بھی کیا...... اصل رستہ یہی ہے کہ ایمان کو قیمتی ترین متاع جانتے ہوئے سینوں سے لگایا جائے، ربِ دوجہاں کی بندگی کے لیے نا صرف خود کو خالص کیا جائے بلکہ اُس کی بندگی کے سانچے میں پوری انسانیت کو ڈھال کر کے ابدی فلاح وہدایت کی راہ پر ڈالا جائے اور اِس راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو بزور ہٹانے کی جُہد کی جائے...... انسانوں کے لیے اپنے رب کی بندگی کے راستے میں رکاوٹ بننے والی ہر قوت' دین کی نظر میں 'طاغوت' ہے! اور طواغیت کا علاج یہی ہے کہ اُن کے شر وروفتن سے بندگانِ خدا کو بہر صورت محفوظ رکھا جائے! یہی اس امت کو برپا کرنے کا مقصد ہے...... امر بالمعروف ونہی عن المنکر...... نیکی اور معروف کی آبیاری، اُس کی ترویج وتنفیذ...... اور شر، فساد اور منکر کی ہر شکل کا انکار، اُس کی زجر وتوبیخ، اُس کی جڑ کاٹنے اور اُسے پنپنے کا ذرہ برابر موقع فراہم کرنے والے تمام اسباب وذرائع کا خاتمہ ہی اُس امت کا فریضہ ہے جسے قرآن ''کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ'' کہہ کر مخاطب کرتا ہے......

امت کے ذمہ لگے اس فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادئیگی کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز امت کے وہ جاں نثار بیٹے ہیں جو جہاد وقتال کی صفیں سجائے ہوئے ہیں! ان مجاہدین کی آنکھیں آج میادینِ جہاد میں ڈٹے رہنے اور اللہ کے دشمنوں کے مقابلے میں صبر وثبات کا پیکر بننے کی بدولت نصرتِ الٰہی کے نظارے دیکھ رہی ہیں...... رب تعالیٰ کی یہ نصرت یقینی طور پر اُس کا خاص کرم اور فضل ہے جو وہ اپنے ان کمزور بندوں پر فرما رہا ہے...... جن بندوں نے محض اُس پر توکل کرتے ہوئے اور محض اُسی کی توفیق سے انتہا درجے کی بے سروسامانی اور حد درجے کی کسمپرسی کے عالم میں اُنہیں للکارا' جن کے سردار ہمیشہ سے یہ کہتے آئے ہیں کہ یَا قَوْمِ أَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِیْ مِن تَحْتِیْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ O أَمْ أَنَا خَیْرٌ مِّنْ هَذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ وَلَا یَکَادُ یُبِیْنُ...... پھر ان کمزور اور بے بس بندوں پر اُن کے رحیم وکریم رب کی مہربانیوں اور نوازشوں کی ایسی بارش ہوئی اور اُس کی توفیق وعطا کا ایسا مینہ برسا کہ اس برکھا رُت میں نہا کر یہ اپنوں پرائیوں کے تمام زخم سہتے چلے گئے، آزمائشوں کی گھاٹیوں میں صبرِ پیہم اور توکلِ محض ہی کی بدولت اور رب کے راستے میں استقامت کے ہمالیہ بن کر کھڑے رہنے ہی کے سبب نصرتوں کا نزول ہو رہا ہے...... اس سارے عرصے میں مصیبتوں، تکلیفوں، کلفتوں، آزردگیوں، بےکلیوں، صعوبتوں، سختیوں، آفتوں اور اذیتوں کی کون سی قسم تھی کہ جس سے اِن کا پالا نہیں پڑا! لیکن رب کریم کی محبت اور اُس کی راہ میں سب کچھ کھپانے لٹانے کی ایسی چاہ تھی کہ سب کچھ سہل ہوتا چلا گیا...... عزیز از جان ساتھی اور ہیروں جیسے قائد اس راستے میں قربان ہوئے...... ایک لمبی اور طویل فہرست ہے شہدا کی جس میں قائدین بھی شامل ہیں، شیوخ اور اساتذہ بھی موجود ہیں اور مربی ومزکی بھی پائے جاتے ہیں...... اسی فہرست میں موجودہ قیادتِ جہاد میں اہم نام' جماعت القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے امیر شیخ ابوبصیر ناصر الوحیشی رحمہ اللہ بھی شامل ہوچکے ہیں...... امریکی نژاد شیخ آدم یحییٰ غدنؒ ہوں یا پاکستان سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر سربلند خانؒ، جزیرۃ العرب کے شیر شیخ ناصر الوحیشیؒ ہوں یا ضیغمِ صومال شیخ مختار ابی زبیرؒ، یہ سب وہ ہیں کہ جنھوں نے صفوفِ جہاد کی قیادت کا حق ادا کیا ہے...... ان کے سفرِ خُلد بریں سے دل تو غمگین ہیں، آنکھیں بھی برس رہی ہیں لیکن اس حقیقت پر نظر جاتی ہے تو آسودگی واطمینان سے قلب وذہن بھر جاتے ہیں کہ یہ ابطالِ امت' دل تجھے دے بھی گئے، اپنا صلہ لے بھی گئے' کے مصداق' حقیقی کامیابی سے ہم کنار ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ اس مبارک وپاکیزہ خون کی برکتوں سے امت مسلمہ پر چھائے اندھیرے اور ادبار کے بادل بھی چھٹ رہے ہیں، الحمدللہ!...... سرزمینِ ایمان وحکمت یمن سے سرزمینِ نصرت شام تک اور انصارانِ لشکرِ مہدی کے دیس خراسان سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے وطن صومال تک سے فتح کی نویدیں آرہی ہیں......

رمضان المبارک کے تذکرے سے بات شروع ہوئی تھی اور اس ماہِ مبارک کے تذکرہ میں دعاؤں کا ذکر نہ ہو' یہ کیونکر ممکن ہے!...... یہ تو گھڑیاں ہی رب سے مانگنے، اُسے منانے اور اُس کا بن جانے کی ہیں...... بس ان گھڑیوں میں اپنے رب کے دَر پر پڑ جائیں! اُس سے خوب خوب مانگیں، ایسے مانگیں کہ وہ عطاؤں کے دریا بہادے کہ وہ ذاتِ باری تعالیٰ اس پر پوری طرح قادر ہے! اپنے ان محسنین کے لیے، 'نحن انصار اللّٰہ' کا رجز پڑھ کر میادینِ جنگ میں کُود جانے والوں کے لیے، میزائلوں اور جیٹ طیاروں کے بم باریوں میں پانی کے دو گھونٹ اور خشک میوہ جات سے افطار کرنے والوں کے لیے دعائیں کیجیے! طواغیت کی عقوبت خانوں میں مقید بھائیوں اور بہنوں کے لیے خصوصی طور پر دستِ دعا بلند کیجیے! وہ کہ جن پر کئی کئی سال بیت گئے کہ اُن کی آنکھوں نے سورج کی روشنی وتمازت کو محسوس نہیں کیا اور وہ کہ ہر رات جن پر تعذیب وتشدد کے حربے استعمال کر کے اُن کے جسموں کو ادھیڑا جاتا ہے' محض اس لیے کہ وہ خبابؓ وبلالؓ کی طرح صرف یہ کہتے ہیں کہ 'کچھ اَحد کے سوا ہم نہیں جانتے'!...... پس! اِس غم خواری کے مہینے میں اپنے مال کے انفاق سے بھی اور اپنی پُرخلوص دعاؤں سے بھی اُن کی غم خواری کیجیے کہ جو اُمتِ توحید کے غموں کے مداوے کے لیے طواغیتِ عالم سے بِھڑ رہے ہیں!

علاج کبر

عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ

تو اس بات کو خوب سمجھ لیجیے کہ تکبر دو جز سے بنتا ہے:

۱۔ بَطَرُ الْحَقِّ: حق بات کو قبول نہ کرنا اور

۲۔ غَمْطُ النَّاسِ: دنیا کے کسی بھی انسان کو حقیر سمجھنا۔ النَّاس فرمایا، اَلْمُسْلِمُ نہیں فرمایا۔ اسی سے نکلتا ہے کہ کسی کافر کو بھی حقیر مت سمجھو، اس کے کفر سے تو نفرت کرو، اس کی ذات سے نہیں۔ معاصی سے تو نفرت کرو لیکن دوستو! عاصی سے نفرت نہ کرو، معاصی سے نفرت واجب، عاصی سے نفرت حرام، نکیر واجب تحقیر حرام! یعنی کسی بری بات پر سمجھانا تو واجب ہے لیکن اس کو حقیر سمجھنا حرام ہے۔ اس لیے حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ جب تک کسی کے نفس میں اتنی صلاحیت نہ پیدا ہو جائے کہ نصیحت کرنے والا جس کو نصیحت کر رہا ہے اس کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہوئے نصیحت کرے اس وقت تک اس کو نصیحت کرنا جائز نہیں۔ اگر وہ اپنے کو بڑا سمجھ کر اور دوسرے کو حقیر سمجھ کر نصیحت کر رہا ہے تو ایسی تبلیغ اس پر حرام ہے۔ جس کو نصیحت کیجیے تو پہلے یہ مراقبہ کیجیے کہ یا اللہ! یہ بندہ مجھ سے بہتر ہے لیکن آپ کا حکم سمجھ کر اس کی بھلائی اور خیر خواہی کے لیے نصیحت کر رہا ہوں۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ نے مکہ شریف میں فرمایا کہ جو لوگ حج کرنے آئے ہیں مقامی لوگ ان کا اکرام کریں اور یہ سمجھیں کہ یہ مہمانِ سرکار ہیں اور یہاں کے لوگوں سے اگر حاجیوں کو اذیت پہنچے تو حاجی یہ سمجھیں کہ یہ اہلِ دربار ہیں۔ میں نے مکہ شریف اور مدینہ شریف میں اپنے دوستوں سے خاص طور سے عرض کیا کہ اگر کبھی اچانک کوئی عورت یا لڑکی سامنے آجائے تو سمجھ لو کہ یہ ہماری ماں سے زیادہ محترم ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ کی مہمان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان ہے، ایسے ہی کوئی لڑکا نظر آئے تو یہ سمجھ لو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے، اپنے باپ سے زیادہ عزت کرو، وہاں یہ مراقبہ ضروری ہے ورنہ نفس وہاں بھی بدنگاہی کرادے گا، بہت ہی احتیاط چاہیے، خصوصاً ایسی مقدس جگہوں پر۔

غرض ہر ایک کا اکرام کرے اور دنیا کے کسی انسان کو حقیر نہ سمجھے۔ گناہوں سے تو نفرت واجب ہے لیکن گناہ گار سے نفرت جائز نہیں۔ ایک شخص نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ صاحب یہ تو بہت مشکل ہے کہ ایک شخص کو ہم گناہ کرتے دیکھ رہے ہیں تو صرف گناہ ہی سے نفرت ہو اور گناہ گار سے نفرت نہ ہو، یہ تو بہت مشکل لگتا ہے۔ فرمایا کہ کچھ بھی مشکل نہیں! اس کی مثال یوں سمجھ لو کہ ایک شہزادہ آیا نہایت حسین، چاند جیسا چہرہ مگر چہرہ پر روشنائی لگا کر آیا تو روشنائی سے نفرت کرو گے شہزادہ سے نفرت نہیں کرو گے، کیونکہ جانتے ہو کہ ابھی صابن سے دھولے گا تو پھر چاند سا چہرہ نکل آئے گا۔ اچھا کبھی چاند بھی تو بدلی میں چھپ جاتا ہے اور ذرا ذرا سا نظر آتا ہے تو کیا کوئی چاند کو حقیر سمجھتا ہے؟ کیونکہ جانتا ہے کہ ابھی بادل ہٹ جائے گا تو پھر ویسا ہی روشن ہو جائے گا، اسی طرح گنہگار بندہ بھی ابھی تو مبتلا ہے لیکن ابھی توبہ کرے، چند آنسو گرائے ایک آہ کرے، تو بعض وقت بڑے بڑے نیکوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

نومید ہم مباش کہ رندانِ بادہ نوش
ناگہہ بیک خروش بہ منزل رسیدہ اند

فرماتے ہیں کہ گنہگاروں کا حقیر مت سمجھو، کبھی ایک آہ اُنہوں نے ایسی کی ہے کہ ایک ہی آہ میں منزل تک پہنچ گئے، ندامت پیدا ہوئی اور اسی وقت کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔

حضرت شاہ عبدالغنی صاحبؒ نے فرمایا کہ جون پور کے ایک شاعر تھے، حفیظ نام تھا۔ ان کے اشعار کا مجموعہ دیوانِ حفیظ شائع ہو چکا ہے۔ شراب پیتے تھے، داڑھی منڈاتے تھے۔ لوگوں سے پوچھا کہ ہماری اصلاح کیسے ہوگی؟ حفیظ صاحب کو بتایا گیا کہ جاؤ خانقاہ تھانہ بھون جاؤ، مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی صحبت سے ان شاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گے۔ فوراً چل دیے، راستے میں تھوڑی سی داڑھی بڑھ گئی۔ خانقاہ میں بیٹھ کر حجام کو بلایا اور وہ بھی صاف کرادی۔ حضرت سے کہا کہ حضرت بیعت کر لیجیے، فرمایا کہ جناب کل میں نے دیکھا تو جب آپ جون پور سے آئے تھے تو چہرہ پر ذرا ذرا سا نور تھا آج آپ نے وہ بھی ختم کر دیا۔ جب بیعت ہونے کا ارادہ تھا تو پھر یہ حرکت کیوں کی؟ حفیظ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ حکیم الامت ہیں' میں مریض الامت ہوں، مریض کو چاہیے کہ اپنی پوری بیماری پیش کر دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اب کبھی اُسترا نہیں لگے گا۔

حالانکہ ان کے لیے یہ جائز نہیں تھا لیکن کیونکہ ان کا منشا اصلاح تھا اس لیے حضرت نے ان کے خلوص کو قبول فرما لیا اور خاموش ہو گئے۔ اس کے سال بھر بعد حضرت جون پور تشریف لے گئے، جون پور میں حضرت کا وعظ ہوا تھا اس میں میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب بھی موجود تھے اور وعظ سے پہلے ایک شخص نے حضرت کو پرچہ دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ

۱۔ تم کافر ہو ۲۔ تم جولاہے ہو ۳۔ ذرا سنبھل کر بیان کرنا

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیجیے

مفتی تنظیم عالم قاسمی صاحب

لیکن واضح رہے کہ کسی بھی مرشد اور اللہ کے ولی کی صحبت سے اسی وقت فائدہ ہوسکتا ہے جب کہ استفادے کی سچی تڑپ ہو، اس کے لیے ان بزرگوں کے کڑوے کسیلے جملے بھی سننے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کرنا ہوگا، طالب علم اگر معلّم کی سختی برداشت نہ کرے تو علم حاصل نہیں ہوسکتا، تصوف کی کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے کو کسی کامل اور ماہر کے حوالے کیا، ان کی حالت ہی بدل گئی۔

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ جب خانقاہ تھانہ بھون میں تھے کچھ بے اصولی کی بنا پر حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے حضرت خواجہ صاحبؒ کو خانقاہ سے نکال دیا۔ ان کے اندر سچی تڑپ اور محبت تھی۔ یہ پھاٹک سے نکل کر فٹ پاتھ پر لیٹ گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کو حضرت تھانویؒ نے جب نکال دیا ہے تو اب آپ اپنے گھر چلے جائیے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ تو ان کی جگہ نہیں ہے، یہ جگہ تو سرکاری ہے، میں یہاں سے کیوں چلا جاؤں اور ایک شعر پڑھا کرتے کہ۔

؎ اُدھر وہ دَر نہ کھولیں گے اِدھر میں دَر نہ چھوڑوں گا
حکومت اپنی اپنی ہے، کہیں اُن کی کہیں میری

غرض کہ حضرت خواجہ صاحبؒ پر حضرت تھانویؒ کو پھر ترس آیا کہ بے چارے کے اندر سچی طلب ہے۔ پھر چند ہی دنوں کے بعد جب تاجِ خلافت لیے ہوئے خانقاہ سے نکل رہے تھے تو یوں فرماتے ہوئے گئے کہ

؎ نقش بتاں مٹا یا دکھایا جمالِ حق — آنکھوں کو آنکھ دل کو میرے دل بنا دیا
آہن کو سوزِ دل سے کیا نرم آپ نے — نا آشنائے درد کو بسمل بنا دیا
مجذوب در سے جارہا دامن بھرے ہوئے — صد شکر حق نے آپ کا سائل بنا دیا

حضرت خواجہ عزیز الحسنؒ، حضرت تھانویؒ کے معتمد اور مخصوص خلفا میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت تھانویؒ کے انتقال کے بعد تین جلدوں میں اشرف السوانح کے نام سے کتاب تصنیف کی، جس کو پہلی مرتبہ مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب حضرت تھانوی کی سیرت پر ہے جو ان کی سیرت پر لکھی گئی تمام کتابوں میں کلید کی حیثیت رکھتی ہے...... خواجہ عزیز الحسنؒ کو سچی تڑپ تھی، اس لیے گیٹ کے باہر نکالے جانے پر بھی اپنے مرشد کا دامن نہیں چھوڑا، اگر وہ برہم ہو کر یا عزت نفس کا پاس و لحاظ رکھتے ہوئے حضرت تھانویؒ کا در چھوڑ کر چلے جاتے تو انہیں خلافت ملتی اور نہ ہی یہ اعزاز حاصل ہوتا۔ بعض لوگ یہ کہہ کر اس مسئلہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اب ویسے بزرگ کہاں جو پہلے تھے، چاہنے کے باوجود بھی اولیاء اللہ کی صحبت آج میسر نہیں...... یہ سوچ سراسر شیطانی دھوکہ ہے! یاد رکھنا چاہیے کہ اولیاء اللہ اور صلحا ہر زمانے میں ہوتے رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے، سورہ توبہ آیت ۱۱۹ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت دی ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِيْنَ

وہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور صادقین کی صحبت اختیار کریں، اگر سچے لوگ ہر زمانے میں پیدا نہ کیے جائیں تو یہ ایسا حکم ہوا جس کی تکمیل پر انسان قادر نہیں، اور ایسا حکم ایک کامل حکیم کی طرف سے نہیں دیا جاسکتا...... اس لیے معلوم ہوا کہ صادقین، صلحا، اولیاء اللہ کا وجود ہر زمانے میں رہے گا، ان کو ڈھونڈنا اور سچی تڑپ کے ذریعہ ان تک پہنچنا ہماری ذمہ داری ہے۔ مولانا رومی نے فرمایا کہ لیلیٰ کا جب انتقال ہوا تو مجنوں کو خبر نہیں ہوئی تھی، بعد میں قبرستان پہنچا تو ہر قبر کی مٹی سونگھتا پھر رہا تھا۔ لیلیٰ کی قبر کی مٹی سونگھتے ہی وہ دیوانہ وار کہنے لگا یہی ہے، یہی ہے۔ عشق و محبت کی بنیاد پر مٹی کی بو سونگھ کر اس نے لیلیٰ کی قبر کا پتہ لگا لیا۔ اسی طرح اگر کسی کو سچی پیاس اور تلاش ہو تو اللہ والوں کے جسموں کی خوشبو سونگھ کر اللہ والوں کو پہنچانا جاسکتا ہے...... ہاں اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ زمانہ کے انحطاط کے ساتھ ولایت میں بھی انحطاط پیدا ہوا ہے...... پہلے طالبین کامل تھے تو اولیاء اللہ جنید بغدادی اور حسن بصری کی شکل میں تھے، جب طلب صادق میں کمی آئی تو ولایت کا درجہ بھی کم ہوا، اس زمانہ میں اگر جنید بغدادی جیسا کوئی ولی ڈھونڈا جائے تو فضول ہوگا۔

ہمارے لیے آج جنید بغدادی وہ صلحا ہیں جن کی صحبت سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، آخرت کی فکر پیدا ہو، دنیا کی محبت کم ہونے لگے اور اعمال و اخلاق درست ہونے لگے، اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ یہ اللہ والا ہے۔ اس کی صحبت سے مجھے ضرور فائدہ ہوگا اور ایسے لوگوں کی آج بھی کمی نہیں، بعض بزرگوں نے اولیاء اللہ کی پہچان یہ بتائی ہے کہ وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوں یعنی کسی کرامت کا ظہور بزرگی کے لیے لازم نہیں۔ فرائض و واجبات کے ساتھ مکمل طور پر سنت کی پابندی ولایت کو جانچنے کے لیے کافی ہے...... بہر حال ولی کامل ہو یا ناقص ہم جیسے گنہگاروں کے لیے ان کی صحبت اور نظر کرم فائدے سے خالی نہیں، کاش! مسلمان دنیا داروں سے اپنی نگاہ اور توجہ کو پھیر کر اہل اللہ اور صلحا کی طرف مرکوز کر دیں، ان کی صحبت اختیار کریں اور ان سے اصلاحی تعلق قائم کریں کہ اس کے بغیر اصلاح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

19 فروری: صوبہ قندھار...... ضلع میوند...... بارودی سرنگ دھماکہ...... فوجی ٹینک تباہ...... کمانڈر بشرک سمیت 6 فوجی ہلاک

محترم ابوبکر البغدادی کے نام امارت اسلامیہ افغانستان کے رہبری شوریٰ کا خط

امارتِ اسلامی افغانستان' عصر حاضر میں جہاد اور نفاذ شریعت کے طریقہ کار کے لیے ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتی ہے۔شام وعراق میں مصروف جہادی جماعت'' داعش'' نے دنیا بھر میں اپنی موجودگی اور اپنائیت ثابت کرنے کے لیے اقدامات شروع کیے ہیں۔افغانستان کے طول وعرض میں ذی قدر طالبان مجاہدین کی محبت عامۃ المسلمین کے دلوں میں ثبت ہے۔داعش نے یہاں بھی اپنی کارروائیوں کا آغاز کیا ہے جن کا اصل ہدف طالبان مجاہدین ہی ہیں۔درجہ ذیل خط امارت اسلامی کی جانب سے داعش کے امیر' ابوبکر بغدادی صاحب کی خدمت میں ہے۔داعش کی ولایہ خراسان کے کارکنوں کے ہاتھوں طالبان مجاہدین کی شہادتوں اور طالبان مخالف'' یومئذیفرح المؤمنون'' جیسی ویڈیوز کے نشر ہوجانے کے باوجود اس خط میں موجود تحمل اور اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو دیکھ کر کسی بھی منصف مزاج قاری کے لیے مشکل نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور میں طالبان ذی شان کو سیاست شرعیہ کا کیسا عالی فہم اور جہاد اور مسلمانوں کے مصالح کی رعایت میں کیسی اعلیٰ بصیرت سے نوازا ہے۔اسی طرح ضمناً اس خط میں القاعدۃ الجہاد کے شیوخ سے طالبان عالی شان کی محبت بھی عیاں ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ معز التوحید وأھلہ، ومذل الشرک و حزبہ، وأشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ فی ربوبیتہ و ألوھیتہ و أسمائہ وصفاتہ، و أشھد أن نبینا محمدا عبدہ و رسولہ، اللّٰھم صل و سلم و بارک علیہ و علی آلہ و أصحابہ وبعد :

انتہائی قابل قدر ابوبکر البغدادی اور آپ کی قیادت میں امریکی جارحیت کے خلاف صف آرا تمام مجاہدین کرام!..................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں تمام مجاہدین کو کامیابی عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے مبارک احکامات پر کاربند رہنے اور **اعتصام بحبل اللّٰہ** کی توفیق نصیب فرمائے۔

جناب عالی! افغانستان اسلام کے مقدس دین کے ظہور کی پہلی صدی سے اب تک اسلام کا مضبوط قلعہ رہا ہے اور جزیرۃ العرب کے بعد براعظم ایشیا میں اسلام کی اشاعت اور پھیلاؤ کا سب سے اہم مرکز ثابت ہوا ہے۔

معاصر جہادی دور کے عالمی ہیروز امام المجاہدین شیخ عبداللہ عزام ، قائد المجاہدین شیخ اسامہ بن لادن ، قاہر الصلیبیین ابومصعب الزرقاوی اور قاہر الملحدین امیر خطاب رحمہم اللہ جمیعاً سب کو افغانستان کے جہادی مدرسے کے تلمذ کا فخر حاصل تھا۔

جس عزم سے شروع سے مجاہدین نے انگریزوں ، روسیوں اور موجودہ دور کے امریکیوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا اور اسلام کے لیے قربانیاں دیں، امارت اسلامیہ اور افغان عوام نے اس راہ میں ناقابل فراموش قربانیاں دیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔آج ایک بار پھر جارحیت پسند صلیبیوں کے خلاف مقدس جہاد کامیابی کی دہلیز پر ہے۔امریکہ اور اس کے کفار کے ساتھیوں کی اکثریت فرار ہوچکی ہے۔مجاہدین دن بدن وسیع علاقوں کو اپنے زیرنگین کر رہے ہیں۔رواں سال ۱۴۳۶ھ میں اور بھی کامیابیوں کی امید رکھتے ہیں تاکہ دشمن کے بقیہ جات کا بھی صفایا کیا جاسکے۔ان شاءاللہ، **وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز**

گرامی قدر! افغانستان پر امریکہ کی قیادت میں کفری جارحیت کا ایک بنیادی سبب یہاں سے ایک ایسی اسلامی حکومت کا خاتمہ بھی تھا جو قرآن وحدیث کے احکامات کے مطابق اہل سنت والجماعت کے روشن ہدایات کی بنیاد پر قائم کی گئی تھی۔جس میں تمام حکومتی ارکان کی جانب سے پورے حکومتی نظم ونسق میں ان احکام کا اجرا فرض قرار دیا گیا تھا، مشرکانہ اور کمیونسٹ افکار کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا اور تمام بدعات اور خرافات کا خاتمہ کیا گیا۔اس طرح کا شفاف اسلامی نظام امریکہ سمیت پورے عالم کفر کے لیے قابل برداشت نہ تھا! یہی وجہ تھی کہ مختلف بہانے بنا کر بالآخر اس پر وحشیانہ حملہ کردیا۔

افغانستان کے مسلمان عوام نے امارت اسلامیہ کی قیادت میں جس کی سربراہی امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد (ادام اللہ حیاتہ) کر رہے ہیں' انتہائی شجاعت سے جارح قوتوں کے خلاف جہادی صفیں تشکیل دیں اور ۱۳ سال تک مسلسل جارح قوتوں سے افغانستان کی آزادی اور اسلامی نظام کی حاکمیت کے لیے بے پناہ قربانیاں دیں۔

صلیبیوں کے خلاف امارت اسلامیہ کی جہادی پالیسی کی وہ ایک خاص بات جس کا تذکر خصوصیت کے ساتھ آپ کے سامنے کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ امارت اسلامیہ نے عالمی کفر کے خلاف ہمیشہ سے جہادی صف کے اتحاد اور اسے مرصوص اور مضبوط رکھنے پوری توجہ مرکوز رکھی اور اب بھی اسی کا از حد خیال رکھا جاتا ہے۔کیوں کہ سوویت یونین کی جارحیت کے دور میں جہادی صفوں کی فرقہ بندیوں کے مضر اثرات ہم اپنی آنکھوں سے

19 فروری: صوبہ ہلمند..................ضلع مارجہ..................بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک ٹینک تباہ..................4 فوجی ہلاک

دیکھ چکے ہیں جس کے نتیجے میں افغانستان کے ۱۴ سالہ جہاد اور ڈیڑھ ملین شہدا کے خون کے ثمرات ضائع ہوگئے۔ اور امت مسلمہ کی وہ تمام امیدیں خاک میں مل گئیں جو اس جہاد سے وابستہ تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مبارک ارشاد کے مطابق جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاَ يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ (رواہ البخاری برقم ۸۳، ومسلم برقم ۷۶۹۰)

امارت اسلامیہ افغانستان میں جہادی صف کے اتحاد پر اس لیے اصرار کرتی ہے کیوں کہ جہادی صف کو متحد و مرصوص رکھنا مامور بہ عمل ہے اور اس حوالے سے اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف: ۴)

ایک اور جگہ صریح نص کے ساتھ قرآن کریم مسلمانوں کو تنازعہ، تفرقہ اور آپس کے اختلافات سے منع کرتا ہے اور حکم دیتا ہے:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: ۴۶)

امارت اسلامیہ درجہ بالا قرآنی نصوص کی تعمیل، سابقہ جہادی تجربات اور اپنے معاشرے اور ماحول کو جانتے ہوئے یہ سمجھتی ہے کہ افغانستان میں جہادی صفوں کی تعداد میں کثرت نہ جہاد ہے اور نہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ ہے۔ کیوں کہ افغان معاشرے کی یہ خاصیت رہی ہے کہ یہ ہمیشہ سے اندرونی اختلافات اور جنگوں کا شکار رہا ہے۔ قیادت ایک ہو تب ہی ان اختلافات کا احتمال ختم ہو سکتا ہے۔

امارت اسلامیہ نے اب تک اندرونی اختلاف اور تفرق کے سارے فتنے وحدت الصّف کے ذریعے ناکام بنائے ہیں اب اگر یہاں امارت اسلامیہ کے ساتھ ساتھ ایک اور جہادی صف یا دوسری قیادت قدم جمانے کی کوشش کرے گی تو اس سے لامحالہ اختلافات اور تفرقہ کے فتنوں کے لیے راہ ہموار ہوگی۔ اسی لیے امارت اسلامیہ افغانستان میں ہونے والی تمام جہادی کارروائیوں کے امارت کے زیر قیادت ہونے کے ساتھ ساتھ ذیل کے نکات پر اصرار کرتی ہے:

۱۔ چونکہ اسلامی صف کا ایک ہونا ایسا عمل ہے جس کا باقاعدہ قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے اور کفار کے ساتھ قتال اور مقابلے کی حالت میں یہ اور بھی زیادہ ضروری امر ہے اس لیے افغانستان میں جارح امریکیوں اور ان کے کٹھ پتلیوں کے خلاف جہاد ایک پرچم، ایک قیادت اور ایک حکم کے تحت ہونا چاہیے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی قیادت ملک کے ۱۵۰۰ علما (شوریٰ اہل حل وعقد) کے شرعی انتخاب اور بیعت کی بنیاد پر متعین کی گئی اور الشیخ حمود بن عقلاء الشعیبی رحمہ اللہ جیسے اسلامی دنیا کے مشہور فقہی علما اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ جیسے مشہور جہادی قائدین نے اس شرعی امارت کی تائید اور بیعت کی۔ امارت اسلامیہ اب تک اپنے اسی اسلامی موقف پر مضبوطی سے کھڑی ہے، پوری دنیا میں اہل سنت والجماعت کے تمام پیروکاروں کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔ کسی کو امارت اسلامیہ کے معاملات میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملی، ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے افغانستان میں نئے متوازی صف کے قیام کی نہ شرعاً کوئی ضرورت ہے اور نہ عقلاً۔

۲۔ شریعت اور عقل سلیم کی بنیاد پر مسلمان اس بات کے مکلّف ہیں کہ اپنے اسلامی معاشرے کے تمام اعلیٰ شرعی اور دنیاوی مصالح کے لیے وہی راستہ اختیار کریں جو ان کے تحفظ اور مضبوطی کا باعث بنے، امارت اسلامیہ اپنی تمام تر شرعی اور دنیوی مصلحت وحدت الصّف میں دیکھتی ہے اور دوسرے ناموں اور جھنڈوں سے یہاں الگ کارروائیاں اسلام، مسلمانوں اور جہادی مصالح کے خلاف سمجھتی ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان دینی اخوت کے مطابق آپ کا بھلا چاہتی ہے اور آپ کے معاملات میں عدم مداخلت کی سوچ اور اسی کی آرزو رکھتی ہے۔ اور اس کے بالمقابل آپ سے اسی طرح کے رویے کی امید اور اسلامی اخوت کے رشتے کی وجہ سے صرف اور صرف خیر کی توقع رکھتی ہے۔ افغانستان میں موجودہ جہادی حالات کو دیکھتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی صرف اس میں ہے کہ متحد صف کے تحت جاری جاری رکھے۔

۳۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے جہادی مزاحمت کے تسلسل میں ایک پرچم تلے اور ایک ہی قیادت کے ماتحتی میں امریکہ اور اس کے دیگر ساتھیوں کو رسوا کن شکست سے دوچار کر دیا ہے۔ ملک کے شہروں کے علاوہ تمام خطے کفری جارحیت، شرک اور دیگر خرافات سے پاک کر دیے ہیں، دو عشرے تک پورے رسوخ کے ساتھ مزاحمت اور جہاد کے تسلسل نے عالمی کفر کے مقابلے میں امارت اسلامیہ کو ایک تسلیم شدہ حقیقت بنا دیا ہے۔ امریکہ اور دیگر اسلام دشمنوں کی شروع سے یہ کوشش ہے اور وہ اب بھی کر رہے ہیں کہ اس متحد صف کو توڑ کر افغانستان میں اپنی جارحیت کے لیے کامیابی کا راستہ ہموار کر سکیں۔ مگر جس طرح امارت اسلامیہ نے عسکری میدان میں انہیں

> معاصر جہادی دور کے عالمی ہیروز امام المجاہدین شیخ عبداللہ عزام، قائد المجاہدین شیخ اسامہ بن لادن، قاہر الصلیبیین ابومصعب الزرقاوی اور قاہر الملحدین امیر خطاب رحمہم اللہ جمیعاً سب کو افغانستان کے جہادی مدرسے کے تلمذ کا فخر حاصل تھا۔

19 فروری: صوبہ ہلمند .... ضلع واشیر .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ٹینک تباہ .... 5 اہلکار ہلاک اور زخمی

شکست سے دوچار کیا ہے اسی طرح چاہتا ہے اپنے متحد صف کو اور بھی مضبوط رکھ کر ان کے آئندہ کے تخریبی منصوبے بھی ناکام بنادے۔اس طرح کے حساس مرحلے پر جب ہم پہلے ہی سے کفار کی بہت سی سازشوں سے نبرد آزما ہیں آپ کے ساتھی ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں جس سے مجاہدین کی قوت کا شیرازہ بکھر جائے ،صف میں شکست وریخت آئے اور امارت اسلامیہ کی صف میں دراڑ ڈالنے کی دشمنوں کی یہ خواہش پوری ہوجائے۔

۴۔ افغانستان کے علاوہ اسلامی دنیا کے اور بہت سے ممالک امریکی مظالم کا شکار ہیں اور کسی نہ کسی طرح جارح قوتوں کے قبضے میں ہیں ۔ اب تک ان ممالک میں مسلمانوں نے کوئی واضح اور نظر آنے والی کامیابی حاصل نہیں کی تو اس کی وجہ متفقہ قیادت کا فقدان ہے۔افغانستان میں نااتفاقی کے فتنے سے بچنے کے لیے امارت اسلامیہ ایک صف اور ایک قیادت کی ماتحتی میں جہادی کارروائی کی اجازت بڑا دینی اور جہادی مصلحت سمجھتی ہے۔اور اس کے مقابلے میں ایک اور گروپ کے قیام کو جہاد، مجاہدین اور اسلامی مصالح کے مخالف عمل قرار دیتی ہے۔

۵۔ امارت اسلامیہ عالمی کفر اور شرک و بدعت پر مبنی اعمال کے خلاف جہادی کارروائی کتاب اللہ اور سنت نبوی علی صاحبھا السلام کے احکامات کی روشنی میں کرتی ہے۔ شرعی اور اسلامی مصالح ان کے لیے ہر چیز سے بڑھ کر اہم ہیں اور ان کے تحقق کے لیے دنیا بھر کے مسلمانوں کے مادی اور روحانی تعاون اور حمایت کے محتاج ہیں۔آپ جناب سے بھی توقع ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے حوالے سے ان ذرائع سے معلومات حاصل نہ کریں جو یہاں مختلف عوامل کے باعث امارت اسلامیہ سے مایوس ہوچکے ہیں یا جرائم کے ارتکاب کے باعث اس مقدس صف سے ان کا اخراج کیا گیا ہے ۔ بلکہ مستقل طور پر باقاعدگی سے امارت اسلامیہ کے قائدین اور آفیشل ذرائع ابلاغ پر معروف نمائندوں سے اپنی معلومات اور اطمینان حاصل کریں تاکہ آپس کے اعتماد میں مزید اضافہ ہو۔

۶۔ امارت اسلامیہ افغانستان میں امریکہ اور ناٹو کی شکست کو پوری دنیا صلیبی قوت کی شکست سمجھتی ہے اور یہ بڑی کامیابی امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے اخلاص، توکل، صبر اور وحدت کی برکت سے اللہ تعالی نے انہیں عطا فرمائی ہے۔امارت اسلامیہ کی قیادت اور مجاہدین اللہ تعالی سے اس جہادی راستے پر توفیق اور حسن انجام کی دعا کرتے ہیں۔اور دنیا بھر کے مسلمانوں اور جہادی جماعتوں سے امید رکھتے ہیں کہ امارت اسلامیہ کے کامیابی سے ہم کنار ہوتے جہاد کی ہمہ پہلو حمایت اور ان کا تعاون کریں۔ نہ یہ کہ جہادی صف میں تفرقہ پھیلا کر مجاہدین کو ناکام اور آزردہ حال امت کو کفر کی شکست کی خوشی سے محروم کردیں۔

۷۔ امارت اسلامیہ افغانستان کا افغانستان میں صلیبی جارحیت پسندوں کے خلاف جہاد اور اس راہ میں اہم کامیابی پہلے اللہ تعالی کی نصرت اور پھر لاکھوں شہدا، زخمیوں، اسیروں، یتیموں اور بیواؤں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

اور یہ ساری قربانیاں ایک کمان اور ایک پرچم کے نیچے ایک متحد صف میں دی ہیں ۔ اب اگر خدانخواستہ جہادی صف کے تفرقہ سے مجاہدین کے درمیان آپس کے اختلافات کی راہ ہموار ہوجاتی ہے تو یہ ساری قربانیاں اور کامیابیاں ان اختلافات کا شکار ہوجائیں گی۔اور اذیت خوردہ مسلمان اس کے ثمرات سے محروم ہوجائیں گے۔ یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں حقیقت ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان نہ صرف افغانستان بلکہ پوری اسلامی دنیا میں اپنے روشن ماضی، اسلام کی راہ میں بڑی قربانیوں اور مدبرانہ سیاست کے لیے بہت زیادہ محبوبیت اور مقبولیت رکھتی ہے ۔ اللہ نہ کرے اگر امارت اسلامیہ کو یہاں ان لوگوں کی جانب سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں جو خود کو آپ سے وابستہ سمجھتے ہیں تو اس سے پوری دنیا کے مسلمان آپ سے ناراض ہوجائیں گے۔

۸۔ دنیا بھر کے مختلف حصوں میں اسلامی تنظیموں اور شخصیات نے انتہائی شدید حالات میں بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں اور ہر ایک نے اپنے ہاں کچھ نہ کچھ کامیابیاں حاصل کی ہیں، ان کا اپنا نظم وضبط ہے ۔ ان کے پیروکار ہیں اور یہ سب کچھ انہوں نے بہت تکالیف اور قربانیوں سے حاصل کیا ہے۔تو آپ لوگوں کو مشورہ یہی ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں بھی اسلامی تحریکوں کو ایسے حالات کا شکار نہ کردیں کہ جس سے خدانخواستہ ان کی خدمات متاثر ہوجائیں ،نظم وضبط خراب ہوجائے اور وہ آپس کے اختلافات کا شکار ہوجائیں۔اور بالآخر طریقہ کار یا سوچ کے اختلاف سے بات خون کے بہانے تک پہنچ جائے۔اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسی حالت سے بچائے۔یقین کریں اس طرح کے اقدامات آپ کی کارکردگی اور شہرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے۔مسلمانوں خصوصاً مجاہدین اور صالح دین دار افراد کی شہادت کا باعث بنے گا۔شہدا کے ورثا کو مایوسی ہوگی اور دشمنوں کو مختلف حربوں کے

امارت اسلامیہ افغانستان کی قیادت ملک کے ۱۵۰۰ علما (شوری اہل حل وعقد) کے شرعی انتخاب اور بیعت کی بنیاد پر متعین کی گئی اور الشیخ حمود بن عقلاء الشعیبی رحمہ اللہ جیسے اسلامی دنیا کے مشہور فقہی علماء اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ جیسے مشہور جہادی قائدین نے اس شرعی امارت کی تائید اور بیعت کی۔امارت اسلامیہ اب تک اپنے اسی اسلامی موقف پر مضبوطی سے کھڑی ہے، پوری دنیا میں اہل سنت والجماعت کے تمام پیروکاروں کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔کسی کو امارت اسلامیہ کے معاملات میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملی، ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے افغانستان میں نئے متوازی صف کے قیام کی نہ شرعاً کوئی ضرورت ہے اور نہ عقلاً۔

19 فروری: صوبہ ہلمند.................ضلع امام صاحب.................مجاہدین کا پولیس اور مقامی جنگ جوؤں پر حملہ................ 2 اہل کار ہلاک

استعمال کا موقع ہاتھ آئے گا۔

۹۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ افغانستان میں کچھ کم چار دہائیوں کے عرصے سے بہت زیادہ خانہ جنگیاں اور اختلافات پیش آئے ہیں۔ لسانی، علاقائی اور تنظیمی دشمنیاں، کفریہ طاقتوں کی مسلسل مداخلتیں اور دیگر حادثات واقع ہو چکے ہیں۔ اب بھی افغانستان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو سابقہ دشمنیاں اور اختلافات پالے ہوئے ہیں۔ اسی لیے افغانستان میں بہت مرتبہ مجاہدین کے لبادے میں ایسے لوگ اٹھے جنہوں نے مقدس جہاد کو بدنام کر دیا۔ مگر چونکہ ایک جانب اللہ تعالیٰ کی نصرت مجاہدین کے ساتھ تھی اور دوسری جانب امارت اسلامیہ کے ذمہ داران اس سرزمین کے تمام طبقات اور عوام کے مزاج سے واقف تھے اور جہاد کا پختہ تجربہ بھی رکھتے تھے اس لیے ان لوگوں کی جلد شناخت ہوگئی اور انہیں منظر سے نکال باہر کر دیا گیا جو جہاد کو بدنام کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اب تک اس فساد سے بہت اچھے طریقے سے ہماری حفاظت فرمائی ہے۔ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے یہ بدمعاش اور مفاد پرست لوگ آپ کی یہاں سے دوری اور افغانستان کی صورت حال سے عدم واقفیت کا غلط فائدہ اٹھائیں۔ اس لیے ہم ایک بار پھر تاکید کر رہے ہیں کہ ان خطرات کی طرف اور زیادہ توجہ دیں تاکہ یہاں امارت اسلامیہ کی موجودہ تشکیلات کے متوازی ایک اور صف قائم نہ ہو جائے۔

جہاد کو اپنے ہدف (اعلائے کلمۃ اللہ) تک پہنچانا تمام مسلمانوں خصوصاً مجاہدین کا شرعی فریضہ ہے اس لیے آپ کو بھی چاہیے کہ اپنی دینی ذمہ داری کے مطابق امارت اسلامیہ کے بھائیوں کے ساتھ ان کی وحدت کا خیال رکھنے اور انہیں مضبوط کرنے کے لیے ان کا تعاون کریں۔ نہ یہ کہ دور دور ہی سے یہاں ایسے عزائم کا اظہار کیا جائے جس سے یہاں مجاہدین کے رہنماؤں، دینی علما اور ہزاروں صالح مجاہدین کی ناراضی اور آپ سے ان کی محبت اور خلوص کے خاتمے کا باعث بنے۔ اور امارت اسلامیہ گذشتہ چار دہائیوں میں شہید ہونے والے دو ملین مبارک شہدا کے آرزوؤں کی تکمیل کی خاطر حاصل کی گئی اپنی کامیابیوں کے دفاع کے لیے ردعمل دکھانے پر مجبور ہو جائے۔

و صلّی اللّٰہ علی نبیّنا محمد وعلی آلہ و صحبہ أجمعین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نائب امارت اسلامیہ افغانستان و سرپرست رہبری شوری

الحاج ملا اختر محمد منصور

۲۹ رشعبان المعظم ر ۱۴۳۶ھ

۱۶ رجون ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆

بقیہ: علاجِ کبر

حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص نے مجھے لکھا ہے کہ میں کافر ہوں لہٰذا میں کلمہ اور آپ لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدارسول الله

دوسرا اعتراض ہے کہ میں جولاہا ہوں۔ تو بھائی جولاہا ہونا کوئی حقارت کی بات نہیں، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اپنے مسلمان بھائی ہیں لیکن میں فاروقی النسب ہوں، میرا نسب نامہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، تھانہ بھون جا کر تحقیق کر لو میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب بھی موجود ہیں۔

اور تیسری بات یہ لکھی ہے کہ ذرا سنبھل کر بیان کرنا تو اس کو نہیں مانوں گا۔ حق پیش کروں گا، اشرف علی اس سے نہیں ڈرتا۔ اہلِ بدعت سے خطاب تھا، پھر حضرت نے ایسی تقریر کی کہ سارے اہلِ بدعت تائب ہو گئے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمتیں اور محبتیں آپ لوگ رکھتے ہیں اس کا ہمیں پتہ ہی نہیں تھا۔ ہم تو آپ کو دشمنِ رسول سمجھتے تھے لیکن آج پتہ چلا کہ اصلی عاشقِ رسول تو آپ ہی لوگ ہیں۔ اسی جون پور کے حفیظ صاحب تھے، حضرت نے فرمایا کہ یہ سفید داڑھی والے بڑے میاں کون ہیں؟ حضرت شاہ عبدالغنی صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضرت یہ بڑے میاں وہی ہیں حفیظ جون پوری شاعر جو آپ کے پاس کس حالت میں گئے تھے، حضرت بہت خوش ہوئے۔

دیکھئے! کسی کو کوئی کیا حقیر سمجھے؟ جب ان کا انتقال ہونے لگا تو تین دن تک مسلسل روتے رہے۔ بس نماز پڑھتے تھے اور زمین پر تڑپ تڑپ کر رونے لگتے تھے، اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہو گیا۔ اپنے گھر میں اس دیوار سے اُس دیوار تک اُس دیوار سے اس دیوار تک تڑپتے تھے۔ اور بس روتے تھے کہ یا اللہ! مجھ کو معاف کر دے! عجیب کیفیت تھی اور اسی حال میں زمین پر تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ دیکھئے گنہگاروں کی روح میں کیسا انقلاب آیا، حالت بدل گئی۔ ایک اللہ والے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر توبہ کر کے پاک صاف ہو کر چلے گئے اور اپنے دیوان میں دو شعر بڑھا گئے، فرمایا کہ

مری کھُل کر سیہ کاری تو دیکھو
اور ان کی شانِ ستاری تو دیکھو
گڑا جاتا ہوں جیتے جی زمیں میں
گناہوں کی گراں باری تو دیکھو
ہوا بیعت حفیظؔ اشرف علی سے
بایں غفلت یہ ہشیاری تو دیکھو

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

19 فروری: صوبہ قندھار............ضلع بولدک.................پولیس اور ایف سی پر فدائین کے حملے.................30 اہل کار ہلاک

ورحل امیر ابو بصیر......(اور امیر ابو بصیر بھی رخصت ہو گئے)

شیخ ابومصعب عبدالودود حفظہ اللہ، امیر جماعت قاعدۃ الجہاد مغرب اسلامی

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَه وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

''مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا''۔

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ نبی الملحمۃ والمرحمۃ سید المرسلین و امام المجاھدین و علیٰ آلہ و صحابۃ الطاھرین امابعد

حق تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَه رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ

''اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو! گزشتہ دنوں ہمارے ایک متواضع شیخ، جری امیر اور شہسوار، ابو بصیر ناصر الوحیشی رحمہ اللہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ ایسے نڈر اور جاں باز بطلِ عظیم جنہوں نے ایثار و قربانی سے بھرپور شہادت کا طویل سفر انتہائی صبر و احتساب کے ساتھ طے کیا اور کسی موڑ پر بھی ان کے عزم و استقامت میں ذرا بھر تغیر و تبدل نہیں آیا، نہ ہی دشمنوں کے ساتھ معرکے نے کبھی انہیں مغموم کیا۔ آزمائشوں کی کثرت انہیں متزلزل نہ کر سکی اور فتح و کامیابی نے انہیں کسی فتنے میں نہ ڈالا۔ کیوں کہ وہ سرزمین ایمان و حکمت یمن کے فرزند تھے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ انہوں نے افغانستان کے محاذوں پر مجددِ زمان، قاہر امریکان شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی زیرِ نگرانی تربیت حاصل کی تھی۔ انہوں نے دنیا کی زندگی کی زیب و زینت کو ترک کر دیا تھا اور اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ذوق و شوق کے ساتھ اپنی امت کی عظمت اور اپنے رب سبحانہ کی رضا کے حصول کے لیے سرگرداں تھے۔ شیخ ابو بصیر رحمہ اللہ اپنا فریضہ ادا کرنے اور اپنی عمر کا بڑا حصہ اللہ کے راستے میں جرأت و ثابت قدمی کے ساتھ اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے جہاد و رباط اور دشمنوں کے ساتھ قتال کرتے ہوئے اور اس راستے کی تکالیف کو صبر سے برداشت کرنے کے بعد اپنے محبوب بھائیوں سے ملاقات کے لیے راہِ شہادت پر روانہ ہو گئے۔

عربی اشعار کا ترجمہ:

ہمیشہ کے باغات ان کی تلواروں کے سائے میں ہیں
اور وہ اپنے رب کی مہمانی اور اس کے ہاں اپنے مقام پر راضی ہیں
جنت کے اعلیٰ مقامات کی طرف گامزن ہیں
خیر و انعام کے حصول کے لیے کوشاں ہیں
اپنی جانوں کے لیے اپنے رب کی رضا کے امیدوار
عمدہ گھوڑوں کے شہسوار
اپنی تلواروں سے دینِ ہدایت کی سربلندی کے لیے
معرکہ آرا ہیں چاہے اس کے لیے کیسی ہی قربانی دینی پڑے

شیخ ابو بصیر رحمہ اللہ آنے والی نسلوں کی تربیت کے لیے ایسی معطر اور سنہری سیرت پیچھے چھوڑ گئے ہیں جو صدق و وفا اور مشکل و پریشانی میں صبر و ثبات کے زریں عنوانات سے مزین ہے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں اپنے ان بندوں میں شمار فرمائے جن کے بارے میں اس کا فرمان ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَه وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

''مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا''۔

نحسبہ کذالک واللّٰہ حسیبہ!

ہمارے شیخ ابو بصیر رحمہ اللہ اپنی امت کے لیے زبان و قلم کی بجائے اپنے خون سے راہِ فتح اور عظمت و کامیابی کے سنگِ میل رقم کر کے ہم سے جدا ہو گئے۔ اگرچہ ہمارے دل ان کی جدائی میں غمگین ہیں لیکن ہم پر واضح ہے کہ وہ اپنی مراد کو پا کر اپنے مولا سبحانہ کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ آج کا دن آنسو بہانے کا دن نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی بیعت اور عہد کی تجدید کا دن ہے۔ اس عہد کو دہرانے کا دن ہے کہ ہم فتح و

19 فروری: صوبہ کنڑ.........ضلع سرکانو.........مجاہدین کا دو پولیس چوکیوں پر حملہ.........3 پولیس اہل کار اور ایک فوجی ہلاک

شہادت تک ہر مشکل و پریشانی کے سامنے ڈٹے رہیں گے۔اللہ کے اذن سے ہمارے بھائیوں کی جدائی ہمیں اس منہج پر گامزن اور ثابت قدم رکھنے کے لیے رہ نما بنے گی جسے انہوں نے اپنی دعوت و جہاد سے واضح کیا،اپنے خون سے منور اور جسم کے ٹکڑوں سے ہموار کیا۔ بلاشبہ یہ خون اور جسموں کے ٹکڑے وہ نور ثابت ہوں گے جو ہمارے لیے راہِ جہاد کو روشن کرے گا اور وہ نار بنیں گے جو ہمارے سینوں میں ائمۃ الکفر اور مجرمین کے سرغنوں کے خلاف انتقام کی آگ کو بھڑکائے گی ۔ہم اللہ کے اذن سے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اپنی سرزمین کو ہر باغی و نافرمان کافر کی نجاست سے پاک اور آخری امریکی سپاہی کو بلادِ اسلامیہ سے نکال باہر کر کے رباط سے جکارتہ تک ساری مسلم زمینوں سے امریکی چھاؤنیوں کا صفایانہ کردیں۔

ہماری محبوب امتِ مسلمہ، جماعت قاعدۃ الجہاد کے خلاف امریکہ کی جنگ فقط چند اشخاص کے خلاف جنگ نہیں ہے بلکہ درحقیت یہ اس عظیم پیغام کے خلاف جنگ ہے جو قاعدہ الجہاد کے مجاہدین اپنی امت تک پہنچانا چاہتے ہیں اور جس کے لیے وہ اپنی جانیں قربان کر کے اس پیغام کو نسل در نسل آگے منتقل کر رہے ہیں ۔ بزدل امریکی اور ہمارے ملکوں میں موجود ان کے خائن غدار جنہوں نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دیا ہے، صہیونیوں کی اولاد اور صلیب کے غلام اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ جنگ ہمارے اور ان کے درمیان قتال تک محدود ہے بلکہ اس کا ہدف امتِ مسلمہ کو ذلت و پستی کی زندگی سے نکال کر اس کی کھوئی ہوئی شان و شوکت اور عظمتِ رفتہ کی طرف واپس لانا ہے۔

بلاشبہ جزیرہ عرب میں شیخ ناصر اور ان کے ساتھیوں اور اس کے ساتھ لیبیا میں ہمارے بھائیوں کی شہادتیں یہ واضح کرتی ہیں کہ کفر کے سرپنچ امریکہ کی قیادت میں صلیبی حملہ آور اتحاد ہر اس شخص کا یکساں دشمن ہے جو امتِ مسلمہ کو مغربی صلیبی تسلط سے نجات دلا کر شریعتِ مطہرہ کی بابرکت زندگی کی طرف واپس لانا چاہتا ہے ۔تاکہ ان کا پروردہ اسرائیل محفوظ رہے اور ہمارے وسائل اور خزانوں پر ان کا تسلط قائم رہے ۔لیکن اس سب کے باوجود الحمدللہ ہر آنے والے دن کے ساتھ امت میں بیداری اور جہاد کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے۔

ہم اپنے محترم و محبوب امیر اور عالی قدر شیخ ابو محمد ایمن الظواہری حفظہ اللہ کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے صبر طلب کیجیے اور بہترین امید رکھیے ۔اپنے امرا اور سپاہیوں پر فخر کیجیے اور خوشی منائیے کہ جو عامۃ الناس میں مردانِ کار اور مردانِ میدان میں سے جری ابطال ہیں ۔سیسہ پلائی صفیں بنا کر مسلسل پیش قدمی کر رہے ہیں، اپنا سب کچھ قربان کر کے دشمن پر جھپٹتے ہیں اور اسے گہرے گھاؤ لگاتے ہیں (**نحسبھم کذالک واللہ حسیبھم**)۔اپنے مخالف کی طعن و تشنیع سے بے نیاز ہو کر راہِ حق میں قتال کر رہے ہیں ۔ہم اپنے شیخ کو یہ خوش خبری سنانا چاہتے ہیں کہ بے شک اللہ کی قسم ہم اپنے عہد پر ڈٹے ہوئے ہیں اور اس وقت تک دشمنانِ اسلام کے خلاف قتال جاری رکھیں گے جب تک اللہ ہمیں غلبہ نصیب فرمادے یا ہمارے لیے کچھ اور پسند فرمالے ۔امتِ مسلمہ کے نوجوانوں کو بالعموم اور میدانِ جہاد کے شہسواروں کو بالخصوص ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اپنے محبوب بھائیوں اور قائدین کی جدائی آپ کے لیے اس ہدف کے حصول کی لگن میں مزید اضافے ہی کا باعث ہونی چاہیے جس کا عہد ہم نے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اور پھر ان بھائیوں سے کیا ہے جو ہم سے پہلے اسی مقصد کے لیے اپنی جانیں قربان کر گئے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَ تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

''اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑے حکمت والا ہے''۔

لہٰذا اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، کہ معرکہ گرم ہے اور جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ صبر و ثبات اور اتحاد کو مضبوط پکڑا جائے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمارے لیے فتح یا شہادت کا فیصلہ فرمادیں اور ہم اپنے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے جا ملیں۔

اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، مُجْرِيَ السَّحَابِ ، هَازِمَ الْأَحْزَابِ،اِهْزِمِ الصَّلِيْبِيُّوْنَ وَالْمُرْتَدِيْنَ وَاَنْزِلْ نَصْرَكَ لِعِبَادِكَ

اے ہمارے رب !کتاب کو نازل کرنے والے، بہت جلد حساب لینے والے، بادلوں کو چلانے اور لشکروں کو شکست دینے والے اللہ، کافر صلیبیوں اور مرتدین کو شکست دے اور اپنے مجاہد بندوں کے لیے نصرت نازل فرما۔

واللّٰہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون۔والحمدللّٰہ رب العالمین۔

☆☆☆☆☆

19 فروری: صوبہ دائی کنڈی..................ضلع گیزاب..................ریموٹ کنٹرول بم دھاکہ..................2 کٹھ پتلی اہل کار ہلاک

شام کی سرزمینِ جہاد و رباط سے سرزمینِ ایمان و حکمت یمن کے نام

شیخ ابوبصیر ناصر الوحیشی تقبلہ اللہ کی شہادت پر شیخ ابو فاتح جولانی حفظہ اللہ کا تعزیتی بیان

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ وعلیٰ آلہ و صاحبہ ومن والاہ و بعد

ہمیں ایک ایسی خبر پہنچی جس سے قلوب لرز گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے! اور وہ خبر ہمارے شیخ المجاہد، شیخ ابوبصیر ناصر الوحیشی تقبلہ اللہ کی شہادت کی ہے! اے ابوبصیر! بے شک آپ اپنی تلوار کا حق ادا کرنے والے اور عہد کو نبھانے والے تھے۔ عالی اخلاق اور حمیدہ صفات سے مزین، اہلِ ایمان کے لیے انتہائی مہربان اور شفیق، اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران آزمائشوں میں سرخرو رہے، اپنا فریضہ احسن طریقے سے ادا کیا! قربانی، آزمائشیں، خوف، کیسے کیسے غم آپ نے صرف اپنی امت کی سربلندی کے لیے برداشت کیے۔ بے شک جن لوگوں کو عظیم کام کرنا ہوتے ہیں انہیں اپنی جانیں ان کے لیے کھپانی پڑتی ہیں۔ اگر یہ ایثار و قربانی نہ ہوتی تو ہر کوئی' جری و جواں مرد بن جاتا۔ اسی لیے آپ جیسے ابطال مفقود ہیں اور ان کی جدائی پر تعزیت کی جاتی ہے۔

[شعر: وہ جواں مرد جو میدانِ جنگ میں صرف عظمت و سربلندی کے لیے کودتے ہیں
ان میں کا ہر فرد ایک ایسے عظیم لشکر کی مانند ہوتا ہے جو اکیلا ہی معرکہ جیتنے کو تیار ہو]

اے ابوبصیر! اگرچہ آپ ہم سے رخصت ہو گئے ہیں، لیکن آپ ہمارے درمیان موجود ہیں، کیوں کہ ان لوگوں کو کبھی موت نہیں آتی جو اپنے پیچھے ایسے صالح افراد کو تیار کر جائیں جو اللہ کے اذن سے ان کے راستے پر ثابت قدم رہیں اور امانت کو ادا کرتے رہیں۔ بالخصوص جب کہ وہ شیخ ابو ہریرہ اور ان کے ساتھیوں جیسے ہوں جو اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے بڑھ کر ثابت قدم اور باہمت ہوں[نحسبھم کذالک واللہ حسیبھم]۔

اے ابو ہریرہ! آگے بڑھیے، اس سفر کو جاری رکھیے جس کی منزل صرف فتح یا شہادت ہے! آگے بڑھیے! بلاشبہ یمن کے ایسے جری اور شجاع جواں مرد سپاہی آپ کے ہم رکاب ہیں جو شدائد میں ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ جن کے لیے موت غنیمت اور زندگی خسارہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک، عظیم لشکر کی مانند ہے۔ ابھی جنگ ٹھنڈی نہیں ہوئی ہے، بلکہ ابھی تو یمن اور اس سے آگے کے بڑے محاذ آپ کے منتظر ہیں، لہٰذا اپنی صفوں کو منظّم رکھیے، بھرپور تیاری رکھیے اور دشمن کے سامنے ڈٹے رہیے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنی اطاعت میں آپ کا اور ہمارا مددگار ہو۔

اے یمن کے سپاہیو! صبر کا دامن تھام کر رکھو کہ صبر ہی کرب سے نجات، رب کی رضا اور دشمن کے سامنے ثبات کا ذریعہ ہے۔ مجاہد قائدین کی شہادت تمہیں مایوس نہ کرے۔ انہوں نے نہ صرف ذاتِ باری کی ملاقات کے لیے موت کو گلے لگایا بلکہ اللہ کے راستے میں جہاد کا حق بھی ادا کیا۔ ہم اس قوم کے وارث ہیں جو اللہ کی اطاعت اور اس کے دین کی نصرت کی خاطر تلواروں کے سائے میں ہی جانیں قربان کرتے ہیں:

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ ۚ فَمَا وَہَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ مَا ضَعُفُوۡا وَ مَا اسۡتَکَانُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ

''اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے''

اے یمن کے جری مجاہدین! دین کی نصرت کی خاطر، اللہ کے دشمنوں کے خلاف قتال جاری رکھیے، اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اس کی قوت پر توکل کیجیے اور اپنی جانیں آخرت کی طلب میں کھپا دیجیے۔

اے اہلِ یمن! اہلِ حکمت و ایمان! انصارانِ اسلام! آپ کے مجاہد بیٹے جو عظیم قربانیاں پیش کر رہے ہیں وہ آپ ہی کی نصرت و رفعت کی خاطر اور آپ کی عزت و عظمت کی بحالی کے لیے ہیں۔ تاکہ آپ کی سرزمین پر شریعتِ اسلام کا نفاذ کر سکیں۔ پس آپ' اللہ کے بعد انہی کے حامی و انصار بنو، جو اپنے سلفِ صالحین کے حقیقی جانشیں ہیں، میدانِ جنگ میں سینہ سپر اور موت کو لگانے والے۔ یہی آپ کے حقیقی محافظ ہیں۔ ان کے اعوان و مددگار بنئے اور ان کی حفاظت کیجیے...... بے شک اہلِ شام اپنی کرب و آزمائش کے باوجود آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اللہ کی تقدیر ہے کہ اس نے اہلِ یمن و شام کو ایک ہی راہ پر متحد فرمایا ہے! یہ اللہ پاک کی برکت ہے جو اس نے اہلِ شام و یمن کے لیے مختص فرمائی ہے۔ آپ پر شام کی نصرت فرض ہے جو اللہ کی زمین کا کنارہ ہے، تو شام میں بھی اللہ کے بندوں کا ساتھ دیجیے اور یمن میں بھی جہاد جاری رکھیے! لہٰذا غمگین اور سست نہ پڑیئے! صبر کیجیے! اور ڈٹے رہیے اور مبارک باد وصول کیجیے کہ ہمارے شہدا جنت میں ہیں اور اُن کے مقتول جہنمی ہیں۔ بے شک فتح ایک ساعت کے صبر کے فاصلے پر ہے اور چند دنوں کی بات ہے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ قریب ہے۔ اے اللہ! شیخ ابوبصیر پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور ہدایت یافتہ بندوں میں ان کے درجات بلند فرما، ان کے پچھلوں کو اور ان سب کو جو اپنی نذر پوری کر چکے اور جو باری کے انتظار میں ہیں اور ہمارے سب مجاہد بھائیوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلا۔

و صلی اللہ علیٰ نبینا محمد وعلیٰ آلہ و صاحبہ اجمعین۔ والحمدللہ رب العالمین

20 فروری: صوبہ کاپیسا.................ضلع تگاب.................نظم عامہ کے اہل کاروں کی بکتر بند گاڑی پر مجاہدین کا حملہ.................گاڑی مکمل تباہ ہوگئی.................6 اہل کار ہلاک

امریکیوں نے ''یہودی'' وارن وائن سٹائن اور ''دہریے'' جیوٗ وانی لو پورتو کو نہیں مارا!

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وبعد:

امریکیوں نے نام نہاد انسدادِ دہشت گردی کی ایک مہم میں ''یہودی'' وارن وائن سٹائن اور ''دہریے'' جیوٗ وانی لو پورتو کو نہیں مارا...... بلکہ ہمارے محترم و بزرگ چچا اسحاق امریکی اور معزز بھائی محمد اطالوی کو اپنے ڈرون حملے کا نشانہ بنا کر شہید کیا ہے......انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کی شہادت قبول فرمائے اور مجاہدینِ امت کو اپنے ان امریکی اور اطالوی بھائیوں کا امریکی کفار سے انتقام لینے کی توفیق عطا فرمائے......آمین

چچا اسحاق [وارن وائن سٹائن] رحمہ اللہ نے:

☆ امریکی ظلم و بربریت کے خلاف مجاہدینِ امت کے حق پر مبنی جہاد کو صحیح طور پر سمجھا۔

☆ غلیظ مغربی تہذیب کی جگہ عفت و حیا اور سراپا رحمت والے اسلام کی عظمت کو دل کی آنکھ سے دیکھا۔

☆ امریکیوں کی خودغرضی اور نفس پرستی کے برعکس مجاہدین کی معاشرت میں شفقت پر مبنی مسلمانوں کا تعامل دیکھا۔

☆ یہودی جہالت کو چھوڑ کر اسلام کا نور اپنے سینے میں سمویا، اسلام قبول کر کے شیطان کے لشکر سے نکل کر رحمان کے بندوں میں شامل ہو گئے۔

☆ مظلوم و مقہور امتِ مسلمہ کا دکھ اور اسلام کے غلبے کی تڑپ اپنے سینے میں بسائی۔

مجاہدین کے تعامل، قرآن مجید کے مطالعے اور شہید عالم دین شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کے دروس نے چچا اسحاق کو حق پہچاننے میں بہت مدد دی۔ اسلام تک کا یہ مبارک سفر بغیر کسی زور زبردستی کے آپ نے خود طے کیا۔

یہی حال ہمارے محمد بھائی کا تھا، آپ پہلے دہریے تھے، مگر شہادت سے سات ماہ قبل قرآن کریم کے مسلسل مطالعے کے سبب دل کی تاریکی ایمان کے نور میں بدل گئی! بے شک ہدایت دینے والے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہیں!

اسلام لانے کے بعد بزرگ وارن وائن سٹائن کو قید میں رکھنے والے مجاہدین آپ کے محافظ بھائی بن گئے اور محبت سے انہیں چچا کہنے لگے۔ آپ نے اپنا اسلامی نام محمد اسحاق پسند کیا۔ چچا اسحاق ۲۰۱۳ء کے اوائل میں مسلمان ہوئے تو روزِ اول سے آپ نے حصولِ علم کی مبارک محنت شروع کر دی۔ بڑی عمر کے باوجود اپنے آپ کو علمِ دین کا ایک محنتی طالب علم ثابت کیا۔ مرکز میں موجود مجاہدین آپ کو اپنے محبوب و معزز بزرگ کے طور پر دیکھتے تھے اور آپ کی خدمت اپنے لیے اعزاز سمجھتے تھے۔ نماز و صیام کی پابندی اور اذکار و نوافل پر مداومت چچا کی خاص صفت تھی۔ اپنی مظلوم بہن عافیہ صدیقی کی امریکی قید سے رہائی آپ کی اخلاص پر مبنی خواہش تھی۔ اسی طرح انہیں اپنی اہلیہ اور بیٹی کے مسلمان ہونے کی شدید تمنا تھی۔

جب جنوری ۲۰۱۵ء کے مہینے میں چچا اسحاق اور محمد اطالوی بھائی امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے تو شہادت کے بعد چچا کے جسم سے عجیب خوشبو پھوٹ رہی تھی جو دور دور تک پھیل گئی۔ اس ایمان افروز واقعے کو دیکھ کر کئی لوگ چاچا اسحاق کی محبت میں اور اپنے سے جدا ہو کر اپنے رب کی جنتوں میں پہنچ جانے کے تصور سے بے اختیار رو پڑے۔ چچا اسحاق اور محمد بھائی کی جدائی پر ہم سب مجاہدین غمگین ہیں مگر یہ خیال ہمارے لیے باعث خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں باطل ادیان کی تنگی سے نکال کر اسلام کی وسعت دی اور بدترین ناکامی اور نامرادی سے بچاتے ہوئے، دائمی کامیابی اور خوشی سے ہم کنار کیا، ان شاء اللہ...... یہ امید بھی ہم سب کے لیے باعثِ فرحت ہے کہ ہمارا رب ہمیں اپنے چچا اور محمد بھائی سے جنت میں ملوائے گا......ان شاء اللہ!

مسند احمد میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْد حَدَّثَنَا الْعُمَشُ عَنْ شَيْخ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْ م يُقَادُونَ فِي السَّلَسِلِ إِلَى الْجَنَّةِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس لیے مسکرائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعجب ہ ان افراد پر جو جنت کی طرف زنجیروں میں جکڑ کر داخل کیے جائیں گے''۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: عجب الله

20 فروری: صوبہ پکتیا......ضلع زرمت......کٹھ پتلی فوج پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......5 فوجی ہلاک اور 3 زخمی

من قوم يدخلون الجنة فی السلاسل۔وفی روایة :یقادون الی الجنة بالسلاسل

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب فرماتے ہیں جو جنت میں پابندِ سلاسل داخل ہوں گی اور دوسری روایت میں ہے کہ پابندِ سلاسل جنت کی طرف لے جائے جائیں گے''۔

شارحینِ حدیث لکھتے ہیں کہ یہ احادیث ان لوگوں سے متعلق ہیں جن کو مسلمانوں نے قیدی بنایا اور پھر وہ اسلام اور مسلمانوں کو قریب سے دیکھ کر ایمان لے آئے اور یوں جنت کے حق دار ٹھہرے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ چچا اسحاق اور محمد اطالوی بھائی اس حدیث کے مصداق ہوں،آمین۔اس موقع پر ہم چچا اسحاق اور محمد بھائی سے حد درجہ محبت کرنے والے ان کے محافظین مزمل بھائی،شعیب بھائی اور علی بھائی رحمہم اللہ کو بھی یاد کرتے ہیں کہ ان بھائیوں نے چچا اور محمد بھائی کی راحت اور خوشی کے لیے بہت خدمت کی،اپنے اسلامی تعامل سے انہیں اسلام جاننے کی طرف راغب کیا اور پھر قرآن وسنت اور عربی سیکھنے سکھانے کے عمل میں بہت تعاون کیا......آپس کی محبت اور ایک دوسرے کے لیے ان کی دعائیں تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی چچا اسحاق اور محمد بھائی کے ساتھ سفر جنت پر روانہ کیا۔اللہ تعالیٰ ان کی یہ محبت،دوستی اور حد درجہ قربت اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اپنے عرش کے سایہ تلے ہم سب سمیت انہیں اکٹھا کرے،آمین۔

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (الزخرف:٦٧)

''اس دن دوست بھی آپس میں دشمن ہو جائیں گے سوائے متقین کے''۔

یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ مجاہدین اس بات سے واقف ہی ہیں کہ پاکستان میں جگہ جگہ یو ایس ایڈ اور دیگر امریکی این جی اوز(NGOs) کے نام سے امریکی سازشوں کے جال کا مقصد مسلم معاشروں میں بے دینی پھیلانا اور اپنے قبیح عزائم کے لیے ایجنٹوں کی فراہمی ہے،نیز پاکستان میں موجود امریکی سفارت خانے کے اعلیٰ افسران سی آئی اے کے اہل کار ہیں اور تمام معاملات میں اس کے ساتھ مربوط ہیں۔چچا اسحاق رحمہ اللہ نے اسلام لانے کے بعد بڑی تفصیل سے امریکہ کی ان مکروہ سرگرمیوں سے پردہ اٹھایا اور مجاہدین کی کئی منصوبوں میں رہ نمائی کی۔اللہ تعالیٰ چچا کی اس خدمت پر انہیں اجرِ عظیم سے نوازے،آمین۔

عقل والوں کے لیے چچا اسحاق اور محمد بھائی کی ایمانی کہانی میں بڑی نشانیاں ہیں!ایک طرف امریکی زندانوں میں مقید مسلمان ہیں جن کے ساتھ بدترین مظالم کی داستانیں،گوانتانامو،ابوغریب اور مظلوم عافیہ صدیقی کی صورت میں امریکی نظام کا بدترین چہرہ دکھا رہی ہیں۔ایک طرف امریکہ اور اس کے حواریوں کی جیلوں میں بندیہ مسلمان امریکیوں کے خلاف میدانِ جہاد میں اترنے کے لیے تڑپتے ہیں اور اکثر رہائی کے بعد استشہادی حملوں تک کے لیے اپنے آپ کو پیش کر دیتے ہیں،جس کی ایک مثال ابو دجانہ خراسانی رحمہ اللہ ہیں......تو دوسری جانب چچا اسحاق،محمد بھائی اور بہن مریم[یوآن ریڈلی] ہیں جو مجاہدین کی قید میں رہ کر اسلام اور مجاہدین کے شیدائی بن جاتے ہیں...... جہالت پر مبنی ادیان سے باغی ہو جاتے ہیں......اسلام قبول کر کے حق کی آواز بن کر مسلمانوں کی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور اسی راہ میں سر کٹا دیتے ہیں!یقیناً یہ اسلام کی حقانیت اور عبادتِ جہاد کی عظمت کی نشانی ہے!شہدا کے اہلِ خانہ اور قرابت داروں کو ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ کے دکھ اور غم کی اول و آخر وجہ امریکی قیادت ہے اور ان کی ظلم پر مبنی پالیسیاں ہیں،جن کا مقصد:

☆ مسلمانوں کو غلام بنانا ہے
☆ فلسطین سے افغانستان تک پوری دنیا کے مسلمانوں پر ظلم ڈھانا ہے
☆ اور اسلامی معاشروں میں ہر طرح کا فساد پھیلانا ہے

انہی مقاصد کے لیے یہ شیاطین جہاں یمن،شام وعراق سے لے کر افغانستان و پاکستان تک ہمارے اوپر آگ اور بارود کی بارش برساتے ہیں وہیں ہمارے خطوں میں ایڈ (Aid) کے بہانوں سے خفیہ اداروں کے آلۂ کار بھیجتے ہیں۔آپ کے عزیزوں کی گرفتاری سے لے کر ڈرون حملے میں ان کے قتل ہونے تک ان تمام واقعات کا سبب آپ کی قیادت ہے......جو سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں مہارت رکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تعریفیں ہیں کہ جس نے اس شر سے آپ کے عزیزوں کے لیے خیر برآمد کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی نعمت سے نوازتے ہوئے اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کر لیا۔

چچا اسحاق اور محمد اطالوی رحمہا اللہ کے اہلِ خانہ کو ہماری درخواست ہے کہ اسلام کا مطالعہ کیجیے،مجاہدین کی دعوت کو سمجھئے اور جہالت وظلمت کی جگہ اسلام کی روشن تعلیمات قبول کیجیے......تاکہ دنیا کی کامیابی اور آخرت کی فلاح آپ کا نصیب ٹھہرے اور موت کے بعد کی زندگی میں جہنم کی دائمی آگ سے بچ کر جنت الفردوس کے اندر چچا اسحاق اور محمد اطالوی کی معیت نصیب ہو جائے......یہی چچا اسحاق[وارن وائن سٹائن] رحمہ اللہ کا آپ کے لیے پیغام ہے......چچا کی آپ سے محبت نے'جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کیا کرتے تھے' ہمیں ان کا یہ دلی پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے مجبور کیا......چچا اسحاق رحمہ اللہ کی اسلام کی قبولیت کے حوالے سے وڈیو ان شاء اللہ نشر کی جائے گی......اللہ تعالیٰ چچا اسحاق اور محمد بھائی کو اپنے رشتہ داروں اور قرابت داروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ثابت فرمائے،آمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین

☆☆☆☆☆

20 فروری:صوبہ زابل......صدر مقام قلات......کٹھ پتلی فوج پر مجاہدین کا حملہ......3 اہل کار ہلاک......جب کہ 2 زخمی

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کا ہدف: قریش کا تجارتی قافلہ

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

غزوہ بدر سے متعلق آیات اور صحیح اور صریح روایات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بدر سے مقصد قریش کے اس کاروان تجارت پر یلغار کرنا تھا جو کہ ابوسفیان کی سرکردگی میں شام سے واپس آرہا تھا، قریش مکہ کے کسی حملہ کا دفاع مقصود نہ تھا۔ علامہ شبلی کی سیرت النبیؐ میں رائے یہ ہے کہ ''غزوہ بدر کا مقصد کاروان تجارت پر حملہ کرنا نہ تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ ہی میں یہ خبر آ گئی تھی کہ قریش ایک عظیم جمعیت لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے نکلے ہیں۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدافعت کے قصد سے نکلے اور بدر کا معرکہ پیش آیا۔ غزوۂ بدر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود کاروان تجارت پر حملہ کرنا نہ تھا بلکہ قریش کے حملہ کا دفاع مقصود تھا''۔

علامہ شبلی کا یہ خیال تمام محدثین اور مفسرین کی تصریحات بلکہ تمام صحیح اور صریح روایات کے خلاف ہے۔

> ابن ابی حاتم نے ابوایوب انصاریؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مدینہ میں یہ فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ابوسفیان کا تجارتی قافلہ آرہا ہے کیا تم کو یہ مرغوب ہے کہ تم اس تجارتی قافلہ کے لینے کے لیے خروج کرو۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قافلہ کے اموال کو بطور غنیمت ہم کو عطا فرمائے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں ہم کو یہ امر موغوب ہے اس کے بعد ہم روانہ ہو گئے۔ ایک یا دو روز کی منزل طے کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کفار مکہ کو ہماری روانگی کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ تیار ہو کر ہمارے مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آرہے ہیں تم بھی ان سے جہاد و قتال کے لیے تیار ہو جاؤ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! خدا کی قسم (ظاہر اسباب میں) ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم مٹھی بھر جماعت قریش کے اس مسلح لشکر جرار کا مقابلہ کر سکیں، جز ایں نیست ہم تو ابوسفیان کے کاروان تجارت پر حملہ کرنے کے لیے نکلے تھے یعنی ہمیں اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ قریش سے اس طرح مقابلہ کرنا پڑے گا کہ کچھ تیار ہو کر نکلتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کام کا اعادہ فرمایا، مقدادؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بنی اسرائیل کی طرح آپ سے یہ نہیں کہیں کہ اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑ لو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہر طرف سے اور ہر طرح سے لڑیں گے (فتح الباری، ج ۷ ص ۲۲۴)

اور عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ

> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا کہ ابوسفیان تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آرہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کی طرف خروج کی دعوت دی اور یہ فرمایا کہ یہ قریش کا قافلہ آرہا ہے جس میں ان کے بے شمار اموال ہیں۔ پس تم اس پر حملہ کرنے کے لیے نکلو شاید اللہ تعالیٰ وہ تمام اموال تم کو غنیمت میں عطا فرمائے پس کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور کچھ نہیں نکلے، جس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں کو اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں سے کوئی جنگ پیش آجائے گی۔ ابوسفیان کو اس کا کھٹکا لگا ہوا تھا اس لیے وہ برابر جستجو میں تھا یہاں تک کہ جب ابوسفیان پر حملہ کے لیے خروج فرمایا تو فوراً ضمضم غفاری کو قاصد بنا کر مکہ روانہ کیا......الی آخر القصہ (البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۲۵۶، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۸۸ سورہ الانفال)

اس لیے حافظ عسقلانیؒ شرح بخاری میں لکھتے ہیں:

> غزوۂ بدر کا سبب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی طرف خروج کی دعوت دی تاکہ اس کے ذخائر اموال پر قبضہ کریں کیونکہ اس قافلہ میں اموال بہت تھے اور آدمی کم تھے (تیس یا چالیس تھے)۔ اس لیے اکثر انصار کو یہ گمان بھی نہ ہوا کہ نوبت قتال کی آئے گی۔ اس لیے بہت تھوڑے آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور لڑائی کی خاص تیاری نہیں کی۔ بخلاف مشرکین کے کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ مکہ سے نکلے تاکہ اپنے اموال کی حفاظت اور مدافعت کریں۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۲۲۲)

ابوسفیان کو جب خبر ملی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کاروان تجارت پر حملہ کرنے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے ہیں تو اس نے فوراً ضمضم غفاری کو پیغام دے کر مکہ روانہ کیا۔

20 فروری: صوبہ بادغیس..................مجاہدین کا سپلائی کانوائے پر حملہ..................2 گاڑیاں نذر آتش

اے گروہ قریش ڈرواور خبرلو اپنے ان اونٹوں کی جو کپڑوں اور سامان سے لدے ہوئے ہیں اور خبرلو اپنے مالوں کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے ساتھ ان سے تعرض کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ میں گمان نہیں کرتا کہ تم اپنے اموال کو صحیح وسالم پاؤ گے، جلداز جلداپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو۔(البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۲۵۸)

ابوسفیان نے ضمضم غفاری کو روانہ کرنے کے بعد نہایت احتیاط سے کام لیا اور ساحل کے راستے سے قافلہ کو بچا کر نکل گیا اور جب قافلہ مسلمانوں کی زد سے نکل گیا تو ابوسفیان نے ایک دوسرا پیغام قریش کے نام روانہ کیا، وہ پیغام یہ تھا:

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ اب اپنے قافلہ کو مسلمانوں سے بچا کر نکال لے گیا تو قریش کی طرف ایک پیغام بھیجا کہ تم فقط اپنے کاروان تجارت اور آدمیوں اور مالوں کی حفاظت کے لیے نکلے تھے، اللہ نے ان سب کو بچا لیا ہے لہٰذا اب تم مکہ لوٹ جاؤ۔(البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۲۲۶)

ابوسفیان کا یہ پیغام قریش کو اس وقت پہنچا کہ جب قریش مقام جحفہ میں پہنچ چکے تھے۔لوگوں نے چاہا کہ لوٹ جائیں مگر ابوجہل نے قسم کھالی کہ ہم اسی شان سے بدر تک جائیں گے اور بغیر لڑے واپس نہ ہوں گے۔مگر اخنس بن شریق نے ابوجہل کی بات کو نہ مانا اور بنی زہرہ سے مخاطب ہو کر یہ کہا:

اے بنی زہرہ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں کو بچا لیا اور تمہارے ساتھی مخرمہ کو بچالیا۔جز ایں نیست تم تو فقط مالوں کو مسلمانوں کی دست برد سے بچانے کے لیے نکلے تھے، سو وہ بچ نکلے، لہٰذا تم سب لوٹ جاؤ بے ضرورت نکلنے سے کیا فائدہ۔اخنس کہتے ہیں کہ تمام بنی زہرہ راستہ ہی سے لوٹ گئے اور ایک آدمی بھی بنی زہرہ کا بدر کے معرکہ میں شریک نہیں ہوا۔(البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۲۶۶)

کیا اس قسم کی صریح اور نا قابل تاویل روایات کے بعد بھی کسی مؤول کے لیے یہ گنجائش ہے کہ یہ کہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کاروان تجارت پر حملہ کرنے کے لیے نہیں نکلے تھے بلکہ قریش کی جو جمعیت مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے نکلی تھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مدافعت کے لیے بدر تشریف لے گئے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو ہمراہ لے کر جب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد صرف قریش کا کاروان تجارت ہی تھا۔ابوجہل اور اس کی جمعیت کا وہم وگمان بھی نہ تھا بلکہ نفس الامر میں کہیں اس کا وجود اور نام ونشان بھی نہ تھا۔

جیسا کہ ابوجہل اور قریش کے کہیں حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ہم کوئی جمعیت لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوں بلکہ جب ابوسفیان کے قاصد ضمضم غفاری نے مکہ پہنچ کر یہ خبر سنائی کہ تمہارا کاروان تجارت خطرہ میں ہے مسلمان اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو اس وقت مکہ میں ہلچل پڑ گئی اور قریش ابوجہل کی سرکردگی میں بڑی شان وشوکت سے زرہیں پہن کر اور پوری طرح مسلح ہو کر اپنے کاروان تجارت کو بچانے کے لیے نکلے۔قریش کو مقام جحفہ میں پہنچ کر ابوسفیان کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ قافلہ صحیح سالم بچ نکال ہے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام صفراء میں پہنچ کر اطلاع ملی کہ کاروان تجارت نکل گیا ہے اور قریش پوری تیاری کے ساتھ مسلح ہو کر آرہے ہیں چونکہ مسلمان کسی جنگ کی نیت سے نہیں نکلے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔

لہٰذا کسی علامہ کا یہ خیال کرنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول سے آخر تک کسی وقت بھی تجارتی قافلہ پر حملہ کی نیت نہیں کی بلکہ ابتدا ہی سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سفر شروع فرمایا وہ قریش کے اس فوجی لشکر کے مقابلہ اور دفاع کے لیے تھا جو از خود مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے اقدام کرتا ہوا چلا آرہا تھا۔یہ خیال ایک خیال خام ہے جو اپنی ایک مزعوم درایت اور خود ساختہ اصول پر مبنی ہے، جس پر تمام ذخیرہ احادیث نبویہ اور ارشادات قرآنیہ اور روایات سیرت اور واقعات تاریخیہ کو قربان کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس اور صد افسوس کہ جن اعداء اللہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے متبعین کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہو اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا ہو اور ان کے اموال پر ناجائز قبضے کیے ہوں اور آئندہ کے لیے بھی ان کے یہی عزائم ہوں اور ایک لمحہ کے لیے اسلام اور مسلمانوں کے مٹانے کی تدبیر سے غافل نہ ہوں سو اگر مسلمان ان کو جانی یا مالی نقصان پہنچانے کے لیے کوئی اقدام کریں تو اس کو خلاف تہذیب اور خلاف انسانیت سمجھا جائے اور جن روایات میں کچھ تاویل چل سکے وہاں تاویل کر لی جائے اور جہاں تاویل نہ چل سکے ان کا ذکر ہی نہ کیا جائے تاکہ اپنے خود ساختہ اصول پر زد نہ پڑے، یہ شان عالم اور امانت کے خلاف ہے۔قراطیس تبدونها وتخفون کثیرا۔غزوۂ بدر سے پہلے جس قدر مہمیں روانہ کی گئیں وہ اکثر وبیش تر قریش کے تجارتی قافلوں ہی پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کی گئیں تو پھر غزوۂ بدر ہی میں کیوں اشکال پیش آیا؟(سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆☆☆☆☆

''عقیدے کی تعلیم کے بغیر اسلحہ اٹھا لینے سے صرف راہزن اور لٹیرے ہی پیدا ہو سکتے ہیں''۔

شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ

20 فروری: صوبہ ہلمند..................ضلع سنگین..................مجاہدین کے حملے..................10 سیکورٹی اہل کار ہلاک

میدانِ بدر میں الولاء والبراء کی عملی تصویر کشی

رب نواز فاروقی

موالات ومعادات اسلامی عقیدہ کی اساس اور ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کے لوازمات اور شرائط میں سے ہے، حتیٰ کہ بعض علما کا کہنا ہے کے اثباتِ توحید اور ردّ شرک کے بعد قرآنِ مجید میں جتنا زور ولاء و براء پر دیا گیا ہے اتنا زور کسی دوسرے مسئلہ پر نہیں ہے۔ اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو قرآنِ مجید کا ایک بہت بڑا حصہ احکامِ ولاء و براء پر مشتمل ہے۔ حتیٰ کہ بعض مستقل سورتیں ہی اس مسئلے کے اثبات کے لیے نازل ہوئی ہیں، جیسے سورۃ التوبہ، الممتحنہ اور الکافرون وغیرہ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَآؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ (الممتحنة:۴)

''تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، قطعی بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ''

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَوثَقُ عُرَی الْإِيمَانِ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْمُعَادَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ

''ایمان کا سب سے مضبوط کڑا اللہ کی رضا کی خاطر موالات ومعادات (وفاداری وبے زاری) اور اللہ ہی کی رضا کی خاطر محبت ودشمنی رکھنا۔''

(الطبرانی الکبیر :۱۱۵۳۷، ۱۱/ ۱۷۲)

یہ عقیدہ الولاء والبرا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رگ وریشہ میں رچ بس گیا تھا۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کر دیا تھا۔ روزمرہ کے تعلقات ومعاملات ہوں یا دلی ہمدردیاں، خویش واقارب کی محبتیں ہوں یا کسی سے دشمنی اور عداوت کا معاملہ، اُن کی سیرت کو جس پہلو سے بھی دیکھیں 'عقیدۃ الولاء والبراء ہی کو بنیاد بنا کر وہ ان مراحلِ زندگی سے سرخروئی کے ساتھ گزرے۔

اللہ کے لیے محبت اور دوستی اور اللہ ہی کے لیے عداوت اور دشمنی کی واضح ترین مثالیں غزوہ بدر کے موقع پر سامنے آئیں۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اپنے باپ عبداللہ بن الجراح کو تہہ تیغ کر دیا تھا۔ اس کی وجہ محض یہ تھی کہ والد کفر کا جھنڈا اٹھا کر آیا تھا اور ابوعبیدہؓ نے اپنی باگ ڈور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دی تھی۔

اسی طرح حضرت مصعبؓ بن عمیر نے بدر کے دن اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا تھا۔ ان کا ایک دوسرا بھائی زرارہ بن عمیر المعروف ابوعزیز مکی بھی کافروں کی طرف سے شریکِ معرکہ تھا۔ اسے جب حضرت ابوایوب انصاریؓ جنگ کے بعد گرفتار کر کے باندھ رہے تھے تو حضرت مصعبؓ کی نظر بھی اس پر پڑی۔ انہوں نے اپنے انصاری بھائی سے کہا ''اے بھائی! اس جنگی قیدی کو مضبوطی سے باندھنا، اس کی ماں بڑی مال دار ہیں۔'' یہ سن کر زرارہ نے تعجب اور غصے سے کہا ''تمہارا خون کس قدر سفید ہو گیا ہے کہ تم ایک غیر کو اپنے بھائی کے خلاف اُکسا رہے ہو۔'' تو حضرت مصعبؓ نے فرمایا کہ ''نہیں تم غلط کہہ رہے ہو، تم میرے بھائی نہیں ہو بلکہ میرا بھائی تو وہ ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے''۔

اسی غزوہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن بھی غزوۂ بدر میں کفار کی جانب سے شریک تھے۔ بعد میں یہ مسلمان ہوگئے تو ایک دن بیٹے نے باپ کو بتایا کہ آپ غزوہ بدر میں میری تلوار کی زد میں آ گئے تھے لیکن میں نے حق پدری کا لحاظ کر کے چھوڑ دیا، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ''اگر تو میری زد میں آ جاتا تو میں تجھے قتل کر دیتا اور بیٹا ہونے کا بالکل لحاظ نہ کرتا کہ میری محبت کا مظہر تو نہیں بلکہ اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ہیں''۔

اس معرکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے نوازا اور کفار کو شرم ناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ کفار کے ۷۰ افراد قید ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے بارے میں اپنے اصحابؓ سے مشورہ کیا۔ صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص اپنے عزیز کو قتل کرے، علیؓ کو حکم دیں کہ وہ اپنے بھائی عقیل کی گردن ماریں اور مجھ کو اجازت دیں کہ میں اپنے فلاں عزیز کی گردن ماروں اس لیے کہ یہ لوگ کفر کے پیشوا اور امام ہیں۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اسی

ایمانی غیرت اور دین ہی کی بنیاد پر سب کچھ لُٹا دینے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات اور جہادات اپنی ہی قوم اور اپنے ہی خویش واقارب اور اپنے ہی اعزا اور احباب ہی سے تو تھے، کسی غیر ملکی اور اجنبی قوم سے تو نہ تھے۔ جنگ بدر میں مہاجرین کے سامنے کسی کا باپ تھا اور کسی کا لختِ جگر اور کسی کا بھائی اور کسی کا چچا اور کسی کا ماموں اور عام رشتہ داری تو سبھی سے تھی۔ محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے دین کے لیے صحابہ کرامؓ کی تیغ بے دریغ بے نیام تھی رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ۔ واہ واہ ایمان ایسے ہی عشق کا نام ہے جس کے سامنے لیلیٰ اور مجنوں کی تمام داستانیں گرد ہیں اور قرآن وحدیث میں جو ہجرت کے فضائل سے بھرے پڑے ہیں اس ہجرت کا مطلب یہی تو ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے ماں اور باپ اور بیوی اور بچوں اور خویش واقارب سب کو چھوڑ دینا، قوم اور وطن کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب ہجرت کی تو جس کی رفیقۂ حیات اور محبوب بیوی نے کفر کو اسلام کے مقابلے میں ترجیح دی اور کفر کی حالت میں قوم اور وطن کی سکونت کو اختیار کیا تو اس صحابیؓ نے عمر بھر کی رفیقۂ حیات کو طلاق دے دی اور بیوی بچوں اور مال ودولت اور گھر اور بار چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے اور مدینہ کا راستہ پکڑا رضی اللّٰہ عنھم و حشرنا فی زمرتھم واماتنا علی حبھم وسیرتھم آمین یارب العالمین۔ اے میرے عزیزو! اے میرے دوستو! قومیت اور وطنیت ایک فتنہ ہے، بت پرستی کے بعد قوم پرستی اور وطن پرستی کا درجہ ہے۔ اور کفر دون کفر اور شرک دون شرک اور ظلم دون ظلم کا مصداق ہے۔ انما المومنون اخوۃ اور ان الکفرین کانوا لکم عدوا مبینا کو پیش نظر رکھ کر مسلمانوں کو اپنا بھائی اور روئے زمین کے کل کافروں کو اپنا ایک دشمن سمجھو"۔

☆☆☆☆☆

ڈیرہ اسماعیل خان میں عوام پر ظلم اور دین پسندوں پر تشدد کرنے والے ڈی ایس پی بہاول خان کو مجاہدین القاعدہ برصغیر نے ہلاک کر دیا۔ الحمدللہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی امام المجاھدین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

مجاہدین القاعدہ برصغیر نے ۳؍اپریل کی شام ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈی ایس پی بہاول خان کو ہلاک کر دیا۔ بہاول خان عوام پر ظلم اور مجاہدین پر تشدد کے حوالے سے معروف تھا، شراب کے نشہ میں مست ہو کر مجاہدین قیدیوں کو طرح طرح کی اذیتیں دینا بہاول خان کی پہچان بن گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ساری تعریفیں ہیں کہ اس عظیم ذات نے اپنے بندوں کے ذریعے اس مجرم سے زمین صاف کر دی۔

اس سے پہلے بھی القاعدہ برصغیر کے مجاہدین نے ڈیرہ اسماعیل خان میں قیصر جہاں، نسیم بھٹہ اور محمد نواز جیسے پولیس افسروں اور اہل کاروں کو ہدف بنایا ہے۔

القاعدہ برصغیر کی پاکستانی عسکری اداروں کے خلاف یہ کارروائیاں اس ظالمانہ نظام کی کمزوری اور نفاذ شریعت کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کا باعث بنیں گی، جو کافرانہ نظامِ ظلم کے اصل محافظ، ظالموں و مجرموں کا دفاع کرنے والے اور عوام، مظلوموں اور دین داروں پر ظلم ڈھانے والے ہیں۔ پولیس کے ہر افسر اور سپاہی کو یاد رکھنا چاہیے کہ مجاہدین نہ عوام پر ظلم برداشت کر سکتے ہیں اور نہ شریعت کے متوالے مجاہدینِ اسلام پر ڈھایا گیا تشدد بھول سکتے ہیں۔ ہم ظالموں اور دین دشمنوں سے انتقام لینا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ قافلہ جہاد کی برکت سے اللہ تعالیٰ مسلمانانِ پاکستان کو وہ دن ان شاء اللہ جلد دکھائے گا جب انگریز کا دیا ہوا کفریہ نظام ختم ہوگا اور نفاذ شریعت کی بدولت مسلمانانِ پاکستان کی جان، مال اور عزت محفوظ ہوں گی۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆☆

"یہ راستہ انتہائی مشکلات کا راستہ ہے، قدم قدم پر لاشیں، قید و بند کی صعوبتیں، تعذیب وتحقیر کی گھاٹیاں، پیاروں کا بچھڑنا، عزیز ترین ساتھیوں کا جدا ہوا اس راہ کے معمولات ہیں۔ ہر طرف سے دشمن کا گھیراؤ، ہر وقت بم باری کا خوف اور میزائلوں کا نشانہ بننے والے کٹے پھٹے اعضا اس راہ کی منزلیں ہیں۔ بیگانوں سے تو شکوہ ہی نہیں یہاں تو اپنوں کی زبانوں سے نکلنے والے زہریلے نشتر ہماری روحوں تک کو گھائل کر دیتے ہیں۔ جاہل واجڈ، شدت پسند و بنیاد پرست، را اور امریکہ کے ایجنٹ اور نہ جانے کیا کیا!!! اسی لیے مجاہدین کے حوالے سے خصوصاً "ولا یخافون لومۃ لائم" کی صفت کا تذکرہ ہوا ہے۔

ان تمام باتوں کے مقابلے میں مجاہدین کا ہتھیار صبر و استقامت ہے کیونکہ صبر ہی نصرت کا ذریعہ ہے اور پھر یہ اللہ کی طرف سے عاید کردہ فریضہ ہے جسے ہم عبادت سمجھ کر بجالاتے ہیں اور اس پر لامحدود اجر کی امید رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ

"بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر کسی شمار کے بغیر ہی دیا جائے گا"۔ (الزمر: ۱۰)

شیخ مصطفیٰ ابوالیزید شہیدؒ

20 فروری: صوبہ لغمان...............ضلع علیشنگ...............مجاہدین اور کٹھ پتلی فوج کے مابین جھڑپ...............ایک بکتر بند ٹینک تباہ...............5 اہل کار ہلاک

نظریۂ جہاد اور فتح و شکست کے پیمانے

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

چنانچہ مجاہدین کا مقابلہ ایک متحدہ دشمن سے ہے بلکہ ایک متحدہ دین یا نظام سے ہے جس کی حفاظت کے لیے مختلف فوجیں باری باری میدان میں اترتی ہیں، کبھی جمع ہو کر آتی ہیں جیسا کہ افغانستان میں آئیں، اور کبھی ایک ایک کر کے جیسا کہ آپ نے صومالیہ میں دیکھا۔

صومالیہ میں مجاہدین نے وہاں کی مرتد فوج کو جو شریعت کے نفاذ کی دشمن ہو گئی تھی، اس کو شکست دی، تو سوڈان کی فوج کو اس نظام کی حفاظت کے لیے بھیج دیا گیا، اللہ کی مدد سے ان مجاہدین نے اس فوج کو بھی شکست دی، تو پھر امریکی فوج کو بھیج دیا گیا، پھر اس کو بھی مار مار کر بھگایا...... دوسری مثال عراق کی آپ کے سامنے موجود ہے۔ اسی طرح افغانستان میں دیکھ لیجیے...... اللہ کی مدد سے ۴۵ ملکوں کا بیڑا غرق کیا، تو اب مسلمانوں جیسے نام رکھنے والوں کو آگے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور یہی معاملہ ہر جگہ ہونا ہے۔

چنانچہ اقوامِ متحدہ کے اس ابلیسی نظام کو بچانے کے لیے سب ایک ہیں...... حتیٰ کہ وہ بھی جن دو ملکوں کی ظاہراً آپس میں دشمنی نظر آتی ہے، وہ بھی ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کرنے کے پابند ہیں...... نظام سے لڑنے والوں کے خلاف......

چنانچہ مجاہدین کی جنگ کسی تنہا فوج یا قوت سے نہیں، بلکہ یہ عالمی جنگ ہے، جس میں دنیا کا ہر ملک شامل ہے جب کہ مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر سے اہلِ ایمان کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے، اللہ کی شان دیکھیے، کہ اس نے کس طرح اس جنگ کے میدان کو سجایا ہے۔ حالانکہ اگر وعدے کر کے یہ سب کچھ کیا جاتا تو شاید ایسا نہ ہو پاتا...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر کے بارے میں فرمایا :

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (الأنفال: ۴۲)

''اور اگر تم آپس میں ایک دوسرے سے وعدے کرتے تو ضرور وعدے کی خلاف ورزی کرتے (یعنی جنگ نہ کرتے) لیکن ایک کام کا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا اللہ فیصلہ کر رہا تھا، تاکہ جس کو ہلاک ہونا ہو وہ دلیل پر ہلاک ہو اور جس کو زندہ رہنا ہو وہ دلیل پر زندہ رہے''۔

آپ ذرا نقشہ دیکھیے! اپنے رب کی قدرت، اس کی طاقت، اس کی بادشاہت اور اس کی حقانیت پر ایمان میں اضافہ ہو جائے گا۔

بہر حال سمجھانے کا مقصد یہ ہے کہ مجاہدین بہت کم وسائل سے ایک عالمی جنگ لڑ رہے ہیں جو آئندہ دنیا کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دے گی، طاقت کے محور اور مرکز تبدیل ہو جائیں گے۔ اب آپ اس میں مجاہدین کی کامیابی کا تناسب دیکھیے۔ ہم آپ کو اس دور میں لیے چلتے ہیں جب ابھی افغان جہاد کا آغاز نہیں ہوا تھا۔

آپ ذرا ۱۹۷۰ء کی دہائی میں جائیے، دنیا میں مسلمانوں کا کہیں شمار بھی تھا؟ عالمی سیاسی بساط پر ہر طرف کفر ہی کفر تھا، وہ جیسا چاہتے آپس میں بندر بانٹ کرتے رہتے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ دنیا کی یہ موجودہ سرحدیں بنانے میں کسی عالمِ دین، کسی مفتی، کسی شیخ الحدیث یا کسی صحیح العقیدہ مسلم رہنما سے مشورہ بھی لیا گیا؟

جو کچھ کفر کے ایوانوں میں بیٹھے عالمی یہودی و برہمن سود خوروں نے طے کیا، اپنے ازلی غلاموں کو باہر نکل کر حکم کر دیا کہ آئندہ ایسا ہو گا، چنانچہ ان غلاموں نے اپنے آقاؤں کے حکم کو مسلم عوام پر مسلط کر دیا اور اسی کو یہ باور کرایا کہ امت مسلمہ کی خیر اسی میں ہے، اور اسی میں اسلام کی فلاح و بہبود ہے۔ بیسویں صدی کی ابتدا سے ستر کی دہائی تک جو حالت اس امت کی رہی وہ بزرگوں سے سنی یا اس دور کے داعیان دین کی کتابوں میں پڑھی۔ جس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کس مایوسی، پژمردگی اور کم ہمتی کا دور تھا۔

چنانچہ مسئلہ فلسطین ہو یا کوئی اور مسئلہ اس امت کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا، یہاں تک کہ جن علاقوں میں بے پناہ مظالم ڈھائے گئے، وسط ایشیا کے غیور مسلمانوں کو دین سے پھیر دیا گیا، دین پر مکمل پابندی لگا دی گئی، کسی کی مجال نہ تھی کہ وہاں جا کر دین کی دعوت دے سکے، کیونکہ دین کی دعوت دینا جہاد تھا جہاں موت انعام میں ملتی ہے۔

ہم شاید ابھی بھی اس جملے کا مطلب نہ سمجھ سکیں لیکن اس کا مطلب ہمارے اسلاف سمجھتے تھے امت یعنی امت بحیثیت امت کے کیا ہوتی ہے، اس کے ماننے والے آپس میں کس طرح جڑے ہوتے ہیں، آپس میں ان کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہوتے ہیں۔ مشرق کے مسلمان پر تکلیف ہو تو مغرب والوں کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے؟ اگر کسی جگہ مسلمان پر ظلم ہو تو اس کے لیے کس کو بولنے کا حق ہے؟ امت بحیثیت امت کیا ہوتی ہے؟ ایک مسلمان دنیا میں کس طرح رہتا ہے، اس کے پشت پر اس کے والی وارث کون ہوتے ہیں؟

اللہ نے اس دنیا میں بھیجا کیوں ہے؟ کیا صرف تماشائی بننے کے لیے کیا

21 فروری: صوبہ بدخشاں......... ضلع تگاب......... مجاہدین اور ایف سی اہل کاروں کے درمیان شدید لڑائی......... ایف سی کمانڈر سمیت 8 اہل کار ہلاک .... 12 زخمی

صرف جیسے تیسے زندگی کی سانسیں پوری کرنے کے لیے؟ کیا صرف کافروں سے زندگی کی بھیک مانگ کر زندہ رہنے کے لیے؟ اور ان کے مظالم پر عورتوں کی طرح آنسوں بہانے یا تقدیر کا لکھا کہہ کر 'وہن' کو صبر کا نام دینے کے لیے؟

۷۰ء کی دہائی تک یہ سارے تصورات و احساسات عوام تو عوام خواص کے ذہنوں سے بھی مٹ چکے تھے، گویا مسلمان صرف شخصی زندگی میں مسلمان بن کر رہ سکتا تھا اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں تھا؟ اس کا اللہ صرف اس کی ذاتی زندگی میں اس کا معبود تھا اور اس سے باہر اس کے لیے اور معبود تراش دیے گئے تھے جن کی عبادت اس پر فرض قرار دی گئی تھی، اور اس کو یہ سمجھا دیا گیا تھا کہ تمہارا الٰہ بھی اسی پر راضی وخوش ہے؟ معاذ اللہ؟

امت کہاں تھی، سب کچھ کافر ہی تھے۔ مسلمان کے قاتل بھی کافر، اس کے منصف بھی کافر، والی و وارث بھی کافر، اس کے سیاہ سپید کے مالک بھی کافر...... وہی مسجدِ اقصیٰ کے والی، وہی حرمین شریفین کی سیاست کے بے تاج بادشاہ!

کافر کفر کے لیے اکٹھے تھے، ساری دنیائے کفر کافر کے حقوق کے لیے ایک تھی، لیکن کسی مسلمان کو اجازت نہ تھی کہ وہ اسلام کے لیے اکٹھا ہو سکے، اس کو اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے تحت حرام قرار دے دیا گیا تھا، اور اس اقوامِ متحدہ کے دین کی محافظ فوجوں نے اپنے اپنے ملکوں میں اس کو جبراً نافذ کر دیا تھا، کسی مسلمان کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ کسی مسلمان کے لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے اکٹھا ہو سکے یا لوگوں کو جمع کر سکے، البتہ اقوامِ متحدہ کا چارٹر کا حوالہ دے کر اس کے ایک شہری کی حیثیت سے آواز اٹھائی جا سکتی تھی، گویا اس کے نزدیک دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوامِ متحدہ کی 'شریعت' نے آ کر منسوخ کر دیا تھا اور اب جو اس دین میں حلال تھا وہ سب کے لیے حلال، اور جو حرام کر دیا گیا اس کو حرام ماننا لازم تھا اور اسی کے مطابق اپنے ملکوں میں آئین ودستور بنانا لازم تھا۔ جن کو بنیادی انسانی حقوق کا نام دیا گیا تھا۔

گویا عالمی کفریہ قوتیں دنیا کی بساط پر خود ہی منصوبے بناتیں اور خود ہی اپنی مرضی کے مطابق کھیلتی رہتی تھیں، نہ کوئی چال پر اعتراض کرنے والا تھا نہ کوئی مخالف چال چلنے والا، نہ کوئی چال پلٹنے والا اور نہ کوئی ایسا مردِ جری تھا جو بنی بنائی ساری بساط ہی کو اُلٹ دے۔ لیکن آج دیکھئے! کہ دنیا کی سیاست کا محور کیا ہے؟ دنیا میں طاقت کا توازن کیا ہے؟ دنیا میں اسلام اور اسلامی نظام، دنیا میں مسلمان اور امت کیا پہلے جیسی ہے؟ کیا اب اگر کوئی مسلمان امت سے جڑنا چاہے، امت کا حصہ بن کر جینا چاہے تو نہیں جی سکتا؟ عالمی کفریہ طاقتوں کی عالمی پالیسیوں کا بنیادی مرکز اور نکتہ کیا ہے؟

یہ تمام تیاریاں، جدید ٹیکنالوجی، نئے بنتے بکھرتے پٹتے مار کھاتے عالمی اتحاد، عالمی نظام کی اقتصادی حالتِ زار، ترقی یافتہ ملکوں کی عوام کا گھروں سے بے گھر ہونا اور بے روزگار ہو کر سڑکوں پر چلانا...... اور وہ جو دنیا کے رازق بن بیٹھے تھے...... جن کا دعویٰ تھا کہ جو ان کے نیو ورلڈ آرڈر کو سجدہ کرے گا اس کو رزق دیا جائے گا اور جو انکار کرے گا 'رزق سے محروم کر دیا جائے گا...... ان کی معاشی ابتری اور پھکڑ پن دیکھئے کہ اپنی عوام کو روٹی دینا بھی مشکل ہو گیا ہے......

کاش کہ ہماری امت دیکھ سکتی! کاش کہ علمائے حق اپنے بچوں اور شاگردوں کی ان قربانیوں اور کامیابیوں کو ایک شفقت بھری نظر سے دیکھ سکتے! اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ دجالی میڈیا کے فریب سے باہر نکل کر تھوڑی دیر کے لیے حقیقت کی آنکھوں سے غور کر سکتا!!!

دنیا اور دنیا کی سیاست تبدیل ہو چکی ہے...... عالمی خفیہ قوتیں اپنی ۶ سو سالہ پناہ گاہ سے نکلنے پر مجبور کر دی گئی ہیں جس کو وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے دیرینہ دشمن جبریل و میکائیل علیہما السلام اس دور دراز عالمی قوت کی پناہ گاہ میں نہیں پہنچ سکیں گے! اور ان دونوں کا رب جانتا ہے کہ اب وہ کہاں جمع ہو رہے ہیں؟ اور اس کے بندے بھی ان پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ ہی اپنی تدبیروں میں غالب ہے لیکن نادان سمجھتے نہیں ہیں!

الحمد للہ! آج ہمیں یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں لگتا کہ بساطِ دنیا پر ایک قوت موجود ہے، ایک قوت میدان میں اور اُتری ہے، ایک کھلاڑی ان کے سامنے آ کر یوں بیٹھا کہ ان کی چالوں کے مقابلے چالیں چلتا ہے، اور ان کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے میدان میں کھیلنے پر مجبور کرتا ہے، ان کے مہروں کو بھی مارتا ہے اور ان کے بادشاہ کی گردن تک بھی اس کے ہاتھ اب پہنچنے لگے ہیں، اور اب! الحمد للہ! ثم الحمد للہ! ایسا وقت بھی آ گیا کہ اب بنی بنائی بساط الٹنے لگی ہے!

> الحمد للہ یہ سفر کامیابی سے جاری ہے، آج ایک مسلمان 'امت سے جڑ چکا ہے، وہ دیکھئے! دور پار! فریقہ وامریکہ میں' ایک مسلمان جو ابھی چند سال پہلے ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا، اور انہی کافروں کی فوج میں ملازم بھی تھا، وہ بھی ایک مسلمان بن کر اپنے رب سے ملاقات کرنا چاہتا ہے، مشرق میں افغانستان میں کیے جانے والے ظلم کا حساب لینا چاہتا ہے......

یہ اللہ کی مدد اور اس کے فضل سے، جو تنہا آج بھی دنیا کی بساط کا مالک ہے! جو آج بھی اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں دنیا کے تمام فیصلے اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے، صرف اس کی مدد سے اس نئی قوت کو دنیا 'مجاہدین' یا 'عالمی جہادی قوت' کے نام سے جانتی ہے!!! شاید ابھی اپنے پہچان نہیں پائے کہ دو صدی کی غلامی اور کفر کے چڑھتے سورج کی چکا چوند نے آنکھوں پر اثر ڈالا ہے لیکن جلد پہچان جائیں گے!!! جب کہ دشمن بہت اچھی طرح پہچانتا ہے، اور اب تو اس کی وہ خوش فہمیاں بھی دور ہو چلیں جو ۱۴ سال پہلے تھیں۔ وللّٰہ

21 فروری: صوبہ قندوز.................. صدر مقام قندوز.................. کٹھ پتلی فوج کی گشتی پارٹی پر بم حملہ.................. 2 اہل کار ہلاک

الحمد واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعقلون۔

یہ سب کچھ اس امت کو ایک امت بنانے کے لیے، امت کو اس کا کھویا مقام واپس دلانے کے لیے، امت کے لوٹے وسائل پر ایک مسلمان کا قبضہ واپس دلانے کے لیے، اس کی عزت، اس کی غیرت، اس کی آبرو کی حفاظت کے لیے ہے!...... یہ خون کے بہتے دریا، یہ اُجڑی ویران بستیاں، یہ ہجرتیں و فرقتیں...... عورتوں کا بیوہ ہوجانا، بچوں کا یتیمی کے دُکھ جھیلنا، دیوانوں کا پھانسی کے تختے کو مسکراتے ہوئے چوم لینا، ٹارچر سیلوں میں ڈرل مشینوں اور استریوں سے جسموں کو داغا جانا، صرف ایک مقصد کے لیے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ایک بن جائے...... اس دین کو اس طرح پکڑ لے جس طرح پکڑنے کا اس کے رب نے حکم فرمایا ہے:

> یہ اللہ کی مدد اور اس کے فضل سے، جو تنہا آج بھی دنیا کی بساط کا مالک ہے! جو آج بھی اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں دنیا کے تمام فیصلے اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے، صرف اس کی مدد سے اس نئی قوت کو دنیا 'مجاہدین' یا 'عالمی جہادی قوت' کے نام سے جانتی ہے!!! شاید ابھی اپنے پہچان نہیں پائے کہ دوصدی کی غلامی اور کفر کے چڑھتے سورج کی چکا چوند نے آنکھوں پر اثر ڈالا ہے لیکن جلد پہچان جائیں گے!!!

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ(آل عمران: ۱۰۳)

''اور سب مل کر خدا (کی ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ''۔

الحمدللہ یہ سفر کامیابی سے جاری ہے، آج ایک مسلمان 'امت سے جڑ چکا ہے، وہ دیکھئے! دور پار! فریقہ و امریکہ میں 'ایک مسلمان جو ابھی چند سال پہلے ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا، اور انہی کافروں کی فوج میں ملازم بھی تھا، وہ بھی ایک مسلمان بن کر اپنے رب سے ملاقات کرنا چاہتا ہے، مشرق میں افغانستان میں کیے جانے والے ظلم کا حساب لینا چاہتا ہے......

لہٰذا اپنی اس گن کو جو امریکی نظام نے اس کو دی تھی، اسی سے وہ امت کے دشمنوں کے سینے چھلنی کر دیتا ہے کہ تم میری امت کے قاتل ہو، وہ امریکی بن کر مرنے پر راضی نہیں ہے۔ وہ امت کا حصہ بننا چاہتا ہے! بحیثیتِ امریکی اس کو کوئی پریشانی نہیں تھی بلکہ اس کی عزت تھی، وہ دنیا کی سپر پاور کا ایک شہری تھا، وہ اس ملک کا کارڈ رکھتا تھا، جس کو حاصل کرنے کے لیے دنیا کی عبادت کرنے والے، اپنا ایمان، اپنی غیرت، اپنی حمیت بلکہ وطنی عزت کا بھی سودا کر دیتے ہیں، لیکن جو اللہ کا بندہ بن کر جینا چاہے آج اس کے لیے میدان کھلا ہے، جو کہ ۷۰ء کی دہائی میں نہیں تھا......

ہمارے کتنے بزرگ دلوں میں حسرت لیے چلے گئے کہ کاش امت بن کر جینے کا یہ دور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے، ان کی تحریروں میں وہ درد آج بھی آپ محسوس کر سکتے ہیں...... لیکن آج اس تمنا کو پورا کرنے کے لیے ایک مسلمان کے سامنے ایک پلیٹ فارم موجود ہے جس کو لاکھوں شہدا کی قربانی سے تیار کیا گیا ہے! امت مسلمہ مشرق تا مغرب ایک امت ہے! امریکہ تا فجی ایک امت ہے! آج مسلم نوجوان اپنا امریکہ و برطانیہ کا کارڈ اس امت کے مستقبل پر قربان کر جاتا ہے، وہ ان سرحدوں کو اپنے پاؤں تلے روندتا جا رہا ہے جس کو انسانیت کے عالمی سوداگروں، عالمی بنک کاروں نے نسل در نسل محنت کر کے بنایا تھا دیکھئے! کل تک کا مسلمان صرف پاکستانی، ہندستانی، مصری و سعودی تھا...... لیکن آج کا نوجوان اسلامی ہے...... ایک کلمہ کی سرحدوں کو ماننے والا، جو لکیریں کلمے نے طے کی ہیں ان کو اپنے خون سے امت کو سمجھانے والا، اس کے علاوہ ہر لکیر کو مٹانے کا عزم لیے...... وہ ایک مسلمان ہے! وہ کہتا ہے کہ اگر شام میں کسی مسلمان کا خون گرتا ہے تو یہ میرا خون ہے! افغانستان میں ایک مسلمان کا خون گرتا ہے تو یہ میرا خون ہے! وہ کہتا ہے کہ اگر ہندوستان میں کسی مسلمان کا خون گرتا ہے تو یہ میرا خون ہے، اگر چہ مولویانِ برہمن اس کو کہتے ہیں کہ ہندوستانی مسلمان پہلے ہندوستانی ہے، حالانکہ یہ خود کو دھوکہ دیتے ہیں یا اس مال کا احسان چکاتے ہیں جو برہمن کی جانب سے ان کو عطا کیا جاتا ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دور گزر چکے! امت آج کہیں اور کھڑی ہے! نوجوان کو اب مولویانِ برہمن ہندوستانی لکیروں میں قید نہ کھ سکیں گے، امت امت بن کر جیئے گی! اس کا جینا اور اس کا مرنا اسی کلمے کی خاطر ہوگا! (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

> ''اے علمائے امت!!! آگے بڑھئے اور اس نسل کی قیادت کیجیے جو اپنے رب پر فدا ہونا چاہتی ہے، رخ نا پھیریئے، اس فانی دنیا پر انحصار نہ کیجیے، اور خبر دار رہیے اور آگاہ رہیے ظالم و جابر لوگوں کی پیشکشوں سے' کہ یہ دل کی تاریکی اور اس کی موت کا سبب ہیں، اور یہی پیشکشیں آپ کے اور اس امت کے بیچ رکاوٹ بنیں گی!''
>
> شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ

21 فروری: صوبہ ہرات.......... ضلع شینڈنڈ.......... مجاہدین کے فوجی مرکز اور گشتی پارٹی میں حملہ.......... 2 اہل کار ہلاک

ہماری وفاداری اور تعلق ان جماعتوں اور تنظیموں سے پہلے اپنی امت سے ہے

شیخ آدم یحییٰ غدن رحمہ اللہ

شیخ آدم یحییٰ غدن [شیخ عزام الامریکی] رحمہ اللہ کے اپنی شہادت سے قبل جماعت القاعدہ برصغیر کے انگریزی ترجمان رسالے Resurgence [نشاۃ ثانیہ] کو دیے گئے اپنے آخری انٹرویو کے چند اقتباسات قارئین کے پیش خدمت ہیں......اس انٹرویو کا مکمل اردو ترجمہ ان شاء اللہ بہت جلد نوائے افغان جہاد میں شائع کیا جائے گا

افغانستان کا جہاد پوری امت کا جہاد ہے۔

....

امارت اسلامی افغانستان کے طالبان شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے سیاست اور سفارت کاری کے ماہر ہیں۔جس امارت اسلامیہ نے ہمیشہ یہ بات واضح کی ہے کہ وہ دیگر ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتی ہے وہی امارتِ اسلامیہ ہے جس نے بامیان کے بتوں کو پرزور عالمی مخالفت کے باوجود گرایا اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے صاف انکار کیا۔

....

امارتِ اسلامیہ افغانستان کا ایک خاصہ اس کی متوازن، لچک دار اور فراست پر مبنی سیاستِ شرعیہ ہے جس نے ابھی تک بہت سے تجربہ کار اور زیرک تجزیہ نگاروں اور مبصرین کو بھی حریت میں مبتلا کیے رکھا ہے۔

....

امارت اسلامی افغانستان میں علما قیادت کرتے ہیں نہ کہ دوسروں کے پیچھے چلتے ہیں۔یعنی وہ فیصلے کرتے ہیں، فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور پھر فیصلوں پر نظر ثانی بھی وہی کرتے ہیں۔ان کا کام دوسروں کے فیصلوں اور پالیسیوں پر محض مہرِ تصدیق ثبت کرنا نہیں ہوتا۔

....

پاکستان میں مجھے اور میرے مہاجر بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار انصار دیے جنہوں نے نصرت کے ساتھ ساتھ ہجرت، جہاد اور شہادت کا اعزاز بھی حاصل کیا۔انہوں نے ہمیں اپنے پاس ٹھہرایا، پناہ دی اور تمام تر خطرات کے باوجود ہماری ضروریات کا خیال رکھا۔ہم سب ان کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔

....

بحر ہند میں امریکی جہازوں پر حملے کی کوشش بریگیڈیر مستنصر باللہ، میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی اور دیگر افسران کی جانب سے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کے بعد پاکستان کی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کی صفوں میں سب سے حیران کن اور ڈرامائی بغاوت تھی۔

....

مجاہدین کے پاس ہندوستان کو اپنے اولین ہدف میں رکھنے کے علاوہ اب اور کوئی چارہ نہیں!

....

بنگلہ دیش میں اب اس بات کی ضرورت ہے کہ اتاترک کی اس ناپاک جانشین حکومت کے خلاف حق بات کہنے میں ثابت قدمی دکھائی جائے، اس حکومت کے جرائم اور قوم سے غداری کو عیاں کیا جائے اور بنگلہ دیش کے مسلمان عوام کو ان کے اسلامی حقوق وواجبات سے آگاہ کیا جائے۔ساتھ ساتھ تمام جائز ذرائع کے ذریعے اس نظام کے خلاف لڑا جائے اور اس کے بین الاقوامی پشت پناہ، یعنی امریکہ اور ہندوستان کو بھی ہدف بنایا جائے۔

....

انقلابی تبدیلی کے راہرو کے طور پر چھاپہ مار قوت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایک ایسا مرکزی نقطہ بنائے جو عوام کی بے چینی اور اضطراب کو اپنے گرد اکٹھا کر کے اسے ایسا رُخ دے سکے کہ ایک محدود گروہ سے شروع ہونے والی لڑائی پوری قوم کی جنگ بن جائے، جس کے ذریعے نظام کے خلاف ایک عوامی بغاوت کی راہ ہموار ہو اور پھر نتیجہ نظام کی تبدیلی کی صورت میں رونما ہو۔

....

اپنے مسلمان بھائیوں سے میں یہ کہتا ہوں: اگر آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو کاررواںِ جہاد سے پیچھے رہ گئے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے خلاف جنگ میں ابھی تک شریک نہیں ہوئے، تو آپ کو اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ یہ جنگ' آپ چاہیں یا نہ چاہیں' آپ کے دروازے پر خود دستک دے گی۔ہمارے دشمن شریر اور متکبر ضرور ہیں، لیکن وہ بہرحال احمق نہیں، اور اپنی جارحیت کے اہداف چنتے ہوئے وہ آغاز عموماً ایسی ہی کمزور کڑیوں سے کرتے ہیں جو عموماً معاشرے کے پرامن اور عدم تشدد کے حامی افراد ہوتے ہیں۔

....

اگر ہم سنجیدگی سے اصلاح اور کامیابی کے خواہاں ہیں......اگر ہم شہدا اور اسیروں کی قربانیوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہیں......اور اگر ہم اپنے سے پہلے گزرنے والے

21 فروری: صوبہ ہلمند.........صدر مقام لشکر گاہ.........کٹھ پتلی فوج کے قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.........ایک سپلائی اور دو فوجی رینجرز گاڑیاں.........10 سیکورٹی اہل کار ہلاک

مجاہدین کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں حق کو حق کہنا ہوگا، انحراف کو انحراف کہنا ہوگا اور غلطی کو غلطی کہنا ہوگا......اور حق اور باطل کے درمیان فرق کو بلاتردد اور پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرنا ہوگا۔

....

تنظیمات مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہیں نہ کہ بذاتِ خود ایک مقصد، اور ہماری وفاداری اور تعلق ان جماعتوں اور تنظیموں سے پہلے اپنی امت سے ہے، جس کا اہم ایک جزوِ لاینفک ہیں!

....

جب کبھی ذاتی یا تنظیمی مفادات کو اسلام اور مسلمانوں کے وسیع تر مفادات پر ترجیح دی جاتی ہے، تو امت کے جہاد کے لیے اس کے نتائج تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔

....

ایک مسلمان کا خون مقدس ہے، حتیٰ کہ بیت اللہ سے بھی مقدس! اور اس کو ناحق بہانا نہ صرف ظلم ہے، بلکہ کفر اور شرک کے بعد یہی سب سے بڑا گناہ ہے!

....

میرے محبوب بھائیو! میں آپ کے سامنے بس یہ نقطہ رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمین پر ریاستیں قائم کرنے کے لیے نہیں بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ ہم اس کے احکامات پر عمل کریں اور اس کی حدود کی پاس داری کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک آزمائش کے طور پر دنیا میں بھیجا ہے، اور اگر ایک ریاست قائم کرنے اور اس کا دفاع کرنے کے نتیجے میں ہم اللہ تعالیٰ کے سکھائے گئے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کریں اور اپنی آخرت ہی کھو بیٹھیں، تو پھر ایسی ریاست میں آخر کیا خیر ہے؟

....

ہمارے مشائخ مسلمانوں اور مجاہدین سے یہ مطالبہ کررہے تھے کہ مصیبت کی گھڑی میں اپنے عراقی اور شامی بھائیوں کی مدد کے لیے جائیں اور ان کے بوجھ کو ہلکا کریں، نہ کہ اس میں الٹا اضافہ کردیں! وہ اپنے بھائیوں کا حملہ آور دشمن سے دفاع کا مطالبہ کررہے تھے، نہ کہ خود حملہ آور دشمن بن جانے کا!

....

میرے محبوب بھائی! مسلمان کو دین کے دائرے سے خارج قرار دینا کوئی ہلکا معاملہ نہیں! کسی مسلمان کا خون بہانا، اس کے مال پہ قبضہ کرنا اور مسلمانوں کی حق تلفی کوئی معمولی بات نہیں۔ امت کا جہاد کوئی ویڈیو گیم نہیں، یہ حقیقی معرکہ ہے اور اس کے اس دنیا اور آخرت میں حقیقی نتائج نکلتے ہیں۔ اسلحہ اٹھانا ایک ذمہ داری ہے اور اس اسلحے کے ساتھ آپ جو کچھ بھی کریں گے اس کی مسئولیت بھی آپ ہی پر ہے۔

تکفیریت ایک ایسی گمراہ کن سوچ ہے جو جہاد اور مجاہدین کی صف کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر چاٹ کر کھوکھلا کردیتی ہے

....

کیا کوئی عقل مند شخص یہ تصور کرسکتا ہے کہ ہمارے مشائخ مثلاً شیخ اسامہ، شیخ عطیہ اور شیخ ابو یحییٰ رحمہم اللہ نے جب مسلمانوں اور مجاہدین کو یہ دعوت دی کہ وہ عراق اور شام ہجرت کرکے وہاں جہاد میں شریک ہوں تو ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ ایک 'ریاست' کا اعلان کیا جائے اور جو کوئی اس ریاست کو قبول کرنے سے انکار کرے یا اس میں شامل ہونے سے انکاری ہو تو اپنی بندوقوں کا رُخ اس کی طرف کردیا جائے؟

....

شیخ اسامہ رحمہ اللہ وہ شخصیت ہیں جنہیں مسلمانوں کا خون بہانے سے سخت نفرت تھی۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ شیخ اسامہ کے منہج کا ان لوگوں کے منہج سے کوئی ادنیٰ سا بھی تعلق ہو جو مجاہدین کی پوری کی پوری جماعتوں کو مرتد قرار دیتے ہیں اور ان کے خون کو مباح جانتے ہیں؟

....

وہ لوگ جو القاعدہ اور تنظیم دولہ کو ایک ہی سمجھتے ہیں اور ہمارے اور ان کے منہج کو یکساں تصور کرتے ہیں وہ شدید غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

....

شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ وہ شخص ہیں جنہوں نے نہ تو کبھی جان بوجھ کر کسی مسلمان یا مجاہد کا خون بہایا اور نہ ہی مسلمانوں کے درمیان قتال اور فتنے میں شرکت کی۔ ان کا موازنہ ان لوگوں سے آخر کس طرح کیا جاسکتا ہے جو اس فتنے کو ختم کرنے کی تمام تر اپیلوں اور کوششوں کے باوجود پوری ہٹ دھرمی سے اس فتنے کو ختم کرنے سے نا صرف انکاری ہیں بلکہ جو مسلمان اور مجاہدین ان کی تنظیم کا حصہ نہیں اور ان کے نقطہ نظر سے متفق نہیں، ان کے خون اور اموال کو مباح قرار دیتے ہوئے ان کے ساتھ دائرہ اسلام سے خارج مرتدین والا برتاؤ کرتے ہیں۔

....

شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ جیسے محتاط اور اخلاقی اصولوں کے پابند شخص کا موازنہ ان لوگوں سے کیونکر کیا جاسکتا ہے جو نہ تو اپنوں اور غیروں کے درمیان تمیز کرنا جانتے ہیں اور ہی نہ ایسے کفار جن کا قتل کرنا جائز ہے اور جن کا قتل ناجائز ہے ان کے درمیان فرق کرسکتے ہیں۔ اسی طرح غیر جانب دار اور جانب دار عناصر، مجاہدین اور صحوات [حکومتی لشکر] اور مجاہدین اور مرتدین کے درمیان فرق کرنے سے قاصر ہیں۔ گویا ان لوگوں نے جارج بش کا وہ بدنامِ زمانہ شعار اپنا لیا ہے کہ 'یا تم ہمارے ساتھ ہوں یا ہمارے دشمن کے ساتھ'!

21 فروری: صوبہ پکتیا...................صدر مقام گردیز...................مجاہدین کا گھات لگا حملہ...................سیکورٹی افسر کرنل رحیم ہلاک

....

یہ بات اب بہت واضح ہو چکی ہے کہ اس گروہ (داعش) میں، اور بالخصوص اس کی اعلیٰ سطح کی قیادت میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے نزدیک خون مسلم کی حرمت نہ ہونے کے برابر ہے اور جن کے لیے کسی مسلمان کو دین سے خارج قرار دینا اور اس کا خون بہانا اتنا ہی آسان ہے جتنا ''السلام علیکم'' کہنا!

....

اسلام کے دشمن یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ (تنظیم دولہ کے) یہ انتہا پسند اگر خطرہ ہیں تو اپنے ہی لیے اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے لیے خطرہ ہیں نہ کہ عالمی نظامِ کفر کے لیے!

....

مغرب میں رہنے والے جو مسلمان شام یا عراق جا کر تنظیم دولہ میں شامل ہونے کے خواہش مند ہیں ان کو میرا یہی مشورہ ہے کہ وہ اپنے ممالک میں موجود دشمنوں کے خلاف کارروائیاں کریں۔

....

الجزائر میں جی آئے اے کے انحرافات کا اثر بنیادی طور پر الجزائر تک ہی محدود تھا جب کہ تنظیم دولہ کے انحراف کے اثرات نا صرف علاقائی بلکہ عالمی سطح پر بھی محسوس کیے جا رہے ہیں۔

....

اگر ہمارے فیصلوں میں اصل حقائق کو سراسر نظر انداز کر کے محض جذبات اور حد سے بڑھی ہوئی رجائیت پسندی ہی ہمارا اصل محرک ہے، تو پھر ریاستوں اور خلافتوں کے کھوکھلے اعلانات پہ ہی کیوں اکتفا کیا جائے؟ کیوں نہ پھر ہم آج فلسطین کی آزادی کا اعلان بھی کریں! یا پھر اس سے اگلے دن مسلم اندلس کی واپسی کا جشن بھی منالیں!

....

جب آپ اپنے آپ کو ایک 'اسلامی ریاست' قرار دیتے ہیں، اور آپ کے افعال کے نتیجے میں اسلام نظامِ حکومت امت کی اور دنیا کی نگاہوں میں بدنام ہوتا ہے تو پھر آپ ہی اس بدنامی کے ذمہ دار قرار پائیں گے۔

....

تنظیم الدولہ کے سب سے واضح اور خطرناک انحرافات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مسلمانوں اور مجاہدین کا قتل اور ان پر ظلم و زیادتی

۲۔ دیگر مجاہدین کے خلاف قتال سے نہ رکنا اور ان کے ساتھ اپنے اختلافات میں شریعت کے احکامات سے اپنے آپ کو آزاد سمجھنا۔

۳۔ مجاہدین کے تمام معروف علما کے فتاویٰ، آرا اور نصیحت سے روگردانی

۴۔ تکفیر میں غلو

۵۔ قتال کا رخ اسلام اور مسلمانوں کو لاحق اولین خطرات سے موڑ کر دیگر جہادی جماعتوں سے جھگڑوں یا پھر زیادہ سے زیادہ جانبی خطرات اور دوسرے درجے کے دشمنوں کی طرف پھیر دینا۔

۶۔ اپنے آپ کو مسلمانوں کے اوپر حکومت کے طور پر مسلط کرنے کی کوشش کرنا اور امت کے اہلِ حل وعقد کے مشورے اور رضامندی کے بغیر اپنے امیر کو امت کا حاکم تصور کرنا۔

۷۔ مختلف خطوں میں موجود مجاہدین کی جماعتوں میں فتنہ اور خلفشار پھیلانا اور ان کی وحدت کو توڑنے کی کوشش کرنا۔

....

فقہا کی اکثریت نے خارجیوں کے خلاف قتال یا انہیں مارنے کی صرف مخصوص حالات اور مخصوص شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے الفاظ میں بہت محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے، اور لوگوں کو محض اس بنیاد پر خارجی قرار نہیں دینا چاہیے کہ وہ کسی مخصوص جماعت کا حصہ ہیں۔

....

صلیبیوں کی جانب سے عراق و شام میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پہ مگرمچھ کے آنسو بہانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی ڈاکو جان و مال کی حرمت کا درس دے رہا ہو!

....

میں اپنے والدین کو بھی اسلام کی دعوت دیتا ہوں، یہ وہ واحد دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا اور آخرت میں نجات کا واحد راستہ بھی یہی ہے۔
پھر جو کوئی دوزخ سے بچا لیا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا سو وہ مکمل کامیاب ہوا[آل عمران:۱۸۵]

☆☆☆☆☆

''ہم ایک لائحہ عمل پر چل رہے ہیں اور ہمیں اس پر عمل کرنا ہے، جلدی نا کیجیے، وقت سے پیش تر حرکت نا کیجیے، قدم کو اس کی درستی سے قبل نا اٹھائیے، آپ کو اس لائحہ عمل پر چلنا ہے، خواہ یہ کتنی ہی طویل مدت کیوں نا لے لے۔ اب ایسا ہے کہ کبھی ہم سوچتے ہیں کہ صبح کے آٹھ بجیں اور خلافت قائم ہو جائے، یہ سب اتنی آسانی سے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے بہت سی قربانیاں درکار ہیں''۔
شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

21 فروری: صوبہ ہلمند..................ضلع سنگین..................کٹھ پتلی فوج کا حملہ ناکام..................مجاہدین سے جھڑپیں..................ایک فوجی ٹینک تباہ..................5 فوجی ہلاک

دعاؤں میں اثر دے دے

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

انسانیت جاں بہ لب ہے......دنیا جس اشرف المخلوقات سے آباد کی گئی تھی......وہ مخلوق خود اسفل السافلین (سب نیچوں سے نیچ) ہو چکی ہے...... **کالانعام بل هم اضل** ہو گئے...... **کالحجارہ او اشدُ قسوۃ** ......دنیا میں پیسہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے......مگر کہاں......؟ تشدد اور جنگوں میں......۱۴۰ کھرب ڈالر کا خرچ اٹھ رہا ہے جنگوں سے منسلک اخراجات پر......جنگوں سے منسلک انسانوں کا قتلِ عام بھی ہے، خون کی بہتی ندیاں بھی......اور دربدری و مہاجرت بھی......۶ کروڑ انسان جنگوں نے دربدر کر دیے......۹۳ لاکھ شام سے نکل کر گرد و پیش کے ممالک میں رُل گئے......۷۰ لاکھ اندرون ملک شہر در شہر مارے مارے پھر رہے ہیں......سمندر میں بے سرو سامان برمی مسلمان کے پاس تو پاؤں رکھنے کو زمین بھی نہیں......

لیبیا بھی شام، عراق والے حالات سے دوچار ہے......اس کی خبروں میں ابھی وہ سرگرمی میڈیا نے نہیں دکھائی......تاہم وہاں سے بھی شہری سمندروں کا رخ کر رہے ہیں پناہ کی تلاش میں......فتنۂ دجال اپنی پوری خوں خواری کے ساتھ دنیا پر مسلط ہے......مسلمان نشانے پر ہے...... دنیا میں پیسہ جنگوں میں، عریانی فحاشی پھیلانے سے متعلق بچھائے گئے صنعتوں کے جال میں، میڈیا کے دجل و فریب میں جھونکا جا رہا ہے......انسانیت کی فلاح کا سامان دور دور کہیں دکھائی نہیں دیتا......جنگوں ہی سے منسلک عقوبت خانوں، جیلوں، تھانوں کے علاوہ سیکورٹی اداروں کے نام پر ایک ایک ملک میں ۲۰،۲۰ ایجنسیاں کام کر رہی ہیں......گلوبل ویلیج کے بدمعاش، عیاش چوہدریوں کے تابع پوری دنیا میں بالعموم اور مسلم ممالک میں بالخصوص مافیا نما جتھے عوام پر چھوڑے گئے ہیں......کالے دھن کا راج ہے......پیسے کی اندھی ہوس اور جاہ طلب کم ظرف انسانوں نے زر، زن، زمین ہی کو زندگی کا مقصد، مبلغ علم اور اکبَـرَ هَـمَّ (سب سے بڑی چاہت اور غم) بنا دیا ہے......

شان دار لباسوں، ٹائی سوٹوں، ستاروں کے پیچھے انہی تین کے پرستار اور کرپشن بھی انہی کے حوالے سے طرزِ زندگی بن چکی ہے......عورت اور بچے ان حالات میں بدترین تھپیڑوں کا شکار ہیں......عورت، عزت، وقار، تقدس، احترام کھو چکی ہے......ترقی کی آڑ میں آزادیٔ نسواں کے پُرفریب نعروں کی گونج میں وہ جنسِ بازار بنا دی گئی ہے......آئی ٹی اور میڈیا اپنے جلو میں عورت کے استحصال کے نت نئے ہتھیار لے کر آیا ہے......مغرب میں الیکٹرونک دہشت گردی کا فتنہ دیکھیے! برطانیہ میں ۸۴ فی صد لڑکیاں آن لائن دہشت گردی کا نشانہ بنتی ہیں......فحش ویڈیوز دیکھ دیکھ کر نوجوان، عورت کے حق میں متشدد اور جارحانہ رویے کے حامل ہو چکے ہیں......

ملک میں ہمارے ہاں جو کچھ ہو رہا ہے، اندر ہی اندر بے شمار سکینڈلز کلبلاتے ہیں......اخلاقی بحران، معاشی کرپشن کے بحران، بحرانوں کے بھنور میں دھنسے پڑے ہیں......اس حمام میں سبھی ایک سے ہیں......لہٰذا للکاریں، پھنکاریں مسلسل چلتی رہتی ہیں......

اس مرتبہ وزیر اعظم نے یہ سبق سیکھ لیا ہے کہ انہیں یہ برائے نام سی حکومت جو ملی ہوئی ہے تو اسی تنخواہ پر سر جھکا کر پوری فدویت مارشل لائی قوتوں کو پیش کر کے چلتے رہو تو عافیت ہے......لہٰذا اس فدویت کا اظہار وہ اور چوہدری نثار کرنے پر مامور ہیں! ایسے میں رمضان کا اپنے ساتھ بہت سے وعدے لے کر تو آتا ہے امن ایمان سلامتی اور اسلام چاند دیکھ کر مانگی جاتی ہے...... پاکستان اور امت بحیثیت مجموعی ہمیشہ سے بڑھ کر محتاج ہے......ایمان، تقویٰ، رحمت اور مغفرت کا مہینہ، دوزخ سے رہائی کا مہینہ! لیکن کیا کیجیے کہ کچھ جتھوں نے اپنے پیٹ کا دوزخ......ھل من مزید والا، بھرنے کی خاطر خود قوم کے لیے زندگی ہی کو دوزخ بنا رکھا ہے......رمضان ایک رسم براری کے لیے آتا ہے اور گزر جاتا ہے......چھاجوں برستی رحمت کے حقیقی طلب گار اور امیدوار کتنے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

> ''بے شک ایمان تم میں سے کسی شخص کے سینے میں اسی طرح بوسیدہ ہو جاتا ہے جس طرح (پرانا) کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے......پس تم اللہ سے سوال کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کی تجدید کر دے'' (حاکم، طبرانی)

ہمارا ایمان تو تار تار ہوا پڑا ہے......اسے تجدید کی ضرورت ہے! بشرطیکہ ہم جدت پسندیوں اور جدیدیت کے امراض سے نکل کر تجدید ایمان کی ضرورت محسوس کریں......یہ دنیا، ہم سب، ہمیشہ سے بڑھ کر اسلام کی سکینت، عافیت، پاکیزگی کے حاجت مند ہیں......دنیا گناہوں کی مہیب دلدل بن چکی ہے......

سوچیے یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر حضرت عیسیٰؑ کی واپسی کے ۶۰۰ سال بعد اور حضرت موسیٰؑ کے وصال کے ۱۹۰۰ سال بعد اہلِ زمین کو شرفِ ہم کلامی بخشا تھا...... مالک الملک نے اپنی بلندیوں سے کائنات کے حقیر گوشے میں پڑے انسانوں کی رہ نمائی کا فیصلہ کیا تھا...... (بقیہ صفحہ ۱۴۲ پر)

21 فروری: صوبہ قندوز......ضلع خان آباد......پولیس اہل کاروں کی گاڑی پر حملہ......گاڑی مکمل تباہ......2 اہل کار ہلاک......2 زخمی

عزائم کو سینوں میں بیدار کردے

ام تیمیہ

دور دیس کے باسی، امت مسلمہ کے سپوت، اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر میدان میں آنے والے مجاہدین کا تذکرہ کرنا بھی کتنا دلچسپ اور کس قدر شیریں ہوتا ہے، شاید کوئی قلم کار جو مسہری پر بیٹھ کر ان کے بارے میں لکھنا چاہے، ان کی مشقت بھری زندگی کا پوری طرح اندازہ نہ کر سکے...... تاہم اتنا ضرور ہے کہ وہ ان مجاہدین کے احساسات، دل کی بے تابیاں، میدان جنگ کی دہشت ناکیوں کے بیچوں بیچ مستقبل کے خواب، فتح یا شہادت جیسے عوامل کی کسی حد تک ترجمانی کر سکے......، یہ اہل اللہ جن کا مطمح نظر صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہے، غنیمتوں اور ملک گیری کی ہوس سے ان کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں......انہوں نے جہاد کے لیے خانہ و وطن کو خیر باد کہہ کر سنگلاخ پہاڑوں کو اپنا مسکن بنا لیا ہے، جہاں وہ زیست کے کسی قدر کٹھن مگر لذت سے بھرپور لمحوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں...... ماؤں بہنوں اور ساری دنیا کو چھوڑ کر آگ کے بگولوں اور آندھیوں کا مقابلہ کرنے آئے ہیں، انہوں نے مَن کی ان رنگین وارداتوں سے جان چھڑائی ہے، جو آج ہر انسان کے دل ودماغ پر سانپ بن کر بیٹھی ہیں...... حب جاہ، حب مال اور پھر مادی ترقی کی کتنی کشادہ راہیں ان کے لیے کھلی تھیں، عنفوانِ شباب، گرم خون موسم ہائے وطن کی رُتوں کے رنگ اور نہ جانے کیسے کیسے شیریں گیت سنگیت ان کے کانوں میں رس گھولتے ہوں گے......لیکن! امت مسلمہ جو خزاں کی بدلتی رُتوں کے لیے تختہ مشق بن کر اب سردیوں کی یخ بستہ طوفانی ہواؤں، بظاہر براق کی طرح سفید، خوش نما لیکن برف کے اس جان لیوا موسموں کا سامنا کر رہی ہے، جس میں پیر سُن ہو جاتے ہیں، انگلیاں کٹنے لگتی ہیں، باہر کی یخنی سے اندر کے کل پرزے گڑگڑاتے، ٹوٹتے، بکھرتے اور پھر کِرچی کِرچی ہونے لگتے ہیں، کہیں کسی گھر میں کوئی جوان بیوہ سُونی اجڑی مانگ سی ویرانی کے سائے تلے بیٹھی ہے، تو کہیں کوئی یتیم بچہ مستقبل کی فکروں سے آزاد کبھی بہت ہنستا، گاتا کھیلتا ہے، تو کبھی روتا منہ بسورتا اچانک ماں کے پاس آکر اس کی آغوش میں سر دے کر معصومیت سے پوچھتا ہے، ماں! ابا کب آئیں گے؟؟؟ اور ماں اسے سینت سنبھال کر، سینے سے چمٹا کر پیار بھری ادا سے کہہ جاتی ہے، بیٹا! تیرا ابا.......... اور وہ کچھ کہہ نہیں پاتی، جدائی کے درد یادوں کے بوجھ تلے دب کے بنجر، کھنڈر ہونے والی ماں کے وجود سے چٹکے کانچ، ٹوٹتی چوڑیوں سے کرچ کرچ کی سی آواز سنائی دیتی ہے......اور وہ کچھ بھی نہیں کہہ پاتی، درد آنسوؤں میں ڈھل کر آنکھوں سے ساون بن کر برسنے لگتا ہے، آہ! یہ جگر پاش سسکیاں، پپڑی زدہ ہونٹوں پر اداسی کی تہیں، تنہائی کے آسیب میں جکڑا، کملایا بیمار سا بدن، فسردہ و بے چین نگاہیں، حزن وملال کی بت بنی ممتا، سراپا درد ہی درد، زود رنجی اور غم ہی غم...... یہ تصور بھی جان لیوا اور سوہانِ روح ہے، ماں کی سسکیاں اور اس کے جگر کے ترکش سے نکلا ہوا پہلا تیر ہی سیدھا قلب پہ وار کرتا ہے، اور پھر سب لیر لیر، جھیر جھیر کر کے رکھ دیتا ہے، دھڑکنوں کے صندوقچے دھڑا دھڑ کھلنے لگتے ہیں، سوئے ہوئے جذبے انگڑائیاں لیتے ہوئے بیدار ہوتے ہیں، خواہشات کے دبیز پردوں تلے احساس کی چنگاری شعلہ مارتے ہوئے بھڑک اٹھتی ہیں، جس کا ایک ایک ذرہ کفر کے خرمن پر برق سوزاں بن کر گرتا ہے، دل کے کسی ویران گوشے میں سانپ کی طرح کنڈلی مارے ولولے پھن پھیلاتے ہیں۔ تب جوانی کا خون جوش مارتا ہے، ملت اسلام کے نوجوانان بے حسی کی ردا اتار پھینکتے ہیں، سستی اور کسل کی قبائیں کتر کتر کر اپنے قدموں میں ڈھیر کر دیتے ہیں، رگوں میں حمیت کا لہو دوڑنے لگتا ہے، مضبوط ارادوں کے تن آور درخت پر نئے شگوفے پھوٹنے لگتے ہیں...... پھر نوجوان ٹولی ٹولی، گروپ در گروپ، جماعت در جماعت آیات قرآنی کی تلاوت کرتے ہوئے، آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کردہ خوش خبریوں کے تذکرے کرتے ہوئے اور شہادت کی لے پر جہادی ترانے گنگناتے ہوئے مردانہ وار میدان کی طرف لپکتے ہیں...... راہوں، رستوں کی تمام رکاوٹوں کو تنکوں کی طرح بہائے جاتے ہوئے کسی قدر بے چینی کے ساتھ منزل مقصود تک جلد از جلد پہنچنے کی آرزوئیں لپکاتے ہوئے اور پیارے اللہ کے نام محبوب امت مسلمہ کی خاطر تن من دھن وار دینے کے لیے بے تابی سے چلے جاتے ہیں۔ جہاد کیا ہے؟ پیہم جدوجہد، مسلسل حرکت، جھپٹنا اور پلٹنا، مشقت بھری مشقیں اور دشمنان اسلام کی گردن زدنی کرنا، انہیں ڈرانا دھمکانا، غاصب قوتوں کے خلاف طاقت استعمال کرنا، ان کو نقصان پہنچانا اور کفر کے کرتوں دھرتوں کی قباؤں کے بخئے ادھیڑنا...... کاروان جہاد کا حصہ بننے کے لیے بلند عزم، مضبوط جسم، دوررس نگاہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ الحمدللہ اسلام کے متوالوں میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں، وہ پیہم حرکت کرتے ہیں، اور ہر لحظہ تیار رہتے ہیں، وہ تربیت کے جاں گسل مراحل سے گزرتے ہیں، اور اس دوران نہ وہ تھکتے ہیں، نہ اکتاتے ہیں، نہ اپنی سرگرمیوں سے لحظہ بھر کے لیے غافل ہوتے ہیں...... ساری دنیا ان کے پیچھے پڑی ہوئی ہے لیکن مجاہدین کو ختم کرنا تو کجا کوئی ان کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکا۔ وہ تو ہر آندھی اور طوفان کے سامنے سینہ سپر ہیں، تند وتیز ہواؤں کے جھکڑ میں بھی یہ ابطال کمال بانکپن کے ساتھ امت مسلمہ کی عظمت کا چراغ روشن رکھے ہوئے ہیں......

(بقیہ صفحہ ۲۷ پر)

21فروری: صوبہ قندوز..........ضلع میوند..........مجاہدین کا گھات لگا کر فوجی گاڑی پر حملہ..........گاڑی تباہ..........2فوجی ہلاک

کہ فطرت خود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

صہیب احسن

وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا(بنی اسرائیل: ۸۱)

''اور کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا بیشک باطل نابود ہونے والا ہے''

خالقِ ارض و سماء، رازقِ دو جہاں ہر نقص و عیب سے پاک' اپنے کلام میں اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے' کہ ان سا صادق نا کوئی ہے نا ہو گا' یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا..... باطل مٹ گیا، حق فتح یاب ہو گیا اور بے شک باطل تو ہے ہی نابود ہونے کے لیے......

یہ کشمکش حق و باطل کے درمیان تو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ہی وجود میں آ گئی، جب ابلیس نے حکم ربی کو ماننے سے انکار کر دیا اور اوپر کو اٹھنے والی آگ سے تخلیق کیے جانے کے زعم میں منکرِ حق ہو گیا......انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی معرکہ حق و باطل میں علمِ حق کو تھامنے والی مقدس و پاکیزہ ہستیاں تھیں، جنھوں نے بنی نوع انسان کو توحید کی دعوت دی اور شرک کی کثافتوں اور غلاظتوں سے آگاہ کرا کے ان سے بچنے کی تعلیم دی۔ ہر نبی کی دعوت اسی اقرار کی خاطر تھی کہ قولو لااله الا الله تفلحون ......اسی کلمہ توحید کی خاطر انبیاء علیہم السلام اور اہلِ حق مومنین نے ہر دور میں تکالیف اور مصائب کا سامنا کیا ......کوئی توحید کے اقرار و پرچار کی خاطر مصلوب ہوا، کوئی پسِ زنداں گیا، کوئی آگ کے آلاؤ میں زندہ ڈال دیا گیا تو کوئی حق و باطل کی اس تا قیامت جاری رہنے والی کشاکش میں رزم گاہوں کو رونقیں بخشتا اور پیشانی پر شہادت کا تمغہ سجا تا بارگاہِ حق میں سرخرو ٹھہرا......اسی توحید کی دعوت کو لے کر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم صحرا کے غار سے نکلے، یہ دعوت ایسی بلند و پاکیزہ دعوت تھی جس میں کسی کھوٹ کسی ملاوٹ یا کسی کمپرومائیز کی گنجائش نہیں تھی...... یہ دعوت اُس رب کی وحدانیت کی دعوت تھی، بس اسی کے حکم اور امر کی پیروی کی دعوت' کہ جس کے سوا سب کچھ باطل، شرک اور گمراہی ہے اور جس دعوت کا منکر ابدی اور دکھ دینے والی آگ کا پیٹ بھرنے والا ہے......ان الحکم الا اللہ کی دعوت، ہر باطل معبود، ہر باطل نظام ہر زمینی فرعون اور خدائی کے زعم میں مبتلا پیرو کارِ ابلیس کے رد کی دعوت! اور اس دعوت کے بالمقابل شیطان ابلیس کی دعوت تھی، حق سے دلوں کو موڑنے کی دعوت، گمراہی و ضلالت کی دعوت، شرک و جہالت کی دعوت، تاریکیوں اور ظلمات کی دعوت!

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ یُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ(البقرۃ:۲۵۷)

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا کارساز ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے، اور جو لوگ کافر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں (حق کی) روشنی سے نکال کر (باطل کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

مکہ کی فضاؤں میں بلند ہوتی یہ ندائے حق پھیلتی گئی، اور مشرکین مکہ و طرفین کے بودے عقائد کی بے بنیاد عمارت جلد ہی اس مضبوط اور کامل دعوت کے سامنے ڈھیر ہو گئی......لیکن دعوت کا یہ ثمر، بلال رضی اللہ عنہ کی تپتی ریت میں پگھلتی چربی کے باوجود اَحَد اَحَد کی صداؤں، سمیہ رضی اللہ عنہا کے مبارک خون، اور آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب و روز پہنچائی جانے والی ایذا رسانیوں کے باوجود اعلانِ حق کے بعد ہی حاصل ہوا! پھر حکم ربی آیا، رمضان ہی کے مبارک مہینہ میں میدان سجا، بدر میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں نے ایمان و مادیت کے معرکہ میں ایمان کی برتری کو ثابت کر دکھایا، اور قلیل تعداد اور بے سروسامانی کی حالت میں بھی کفر کے لشکرِ جرار کو باطل کے مٹنے ہی کی ربی وعید کا عملی مظہر بنا دیا......

کَمۡ مِّنۡ فِئَۃٍ قَلِیۡلَۃٍ غَلَبَتۡ فِئَۃً کَثِیۡرَۃًۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ (البقرۃ: ۲۴۹)

''کئی مرتبہ اللہ کے حکم سے تھوڑی سی جماعت (خاصی) بڑی جماعت پر غالب آ جاتی ہے''......

پھر ہدایت و گمراہی کے مابین معرکوں کے میدان سجتے رہے، کہیں مقابل اپنے پیغمبروں کی تعلیمات کو سب سے بڑھ کر جھٹلانے والی اور بزعمِ خود خدا کی لاڈلی قوم یہود آئی تو کہیں توحید کو جاہلانہ و مشرکانہ عقیدۂ تثلیث سے تبدیل کر دینے والے نصاریٰ! لیکن سادگی کے پیکر، اور اخلاص و ایمان کی دولت سے مالا مال، جنت کی چاہ رکھنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی توحید کے پرچم کی سربلندی کے لیے لڑتے رہے، کٹتے رہے اور شہادت و فتح میں سے ایک کامیابی چنتے رہے......اس بات کا اقرار کرتے رہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام ہی نافذ ہو گا، طاغوت کی حکمرانی قبول نہیں، اللہ سے باغی کی بغاوت کا گلا گھونٹنا فرض ہے، توحید کا منکر جئے گا تو ذاتی حیثیت میں، وہ بھی شریعت کے وضع کردہ قوانین و حقوق کے سائے تلے جو اسلام اُسے تفویض کرے!

حق و باطل کا یہ معرکہ آج بھی جاری ہے! صدی کا فرعون امریکہ اپنے پورے

21 فروری: صوبہ نیمروز...............صدر مقام زرنج...............مجاہدین کے حملے...............پولیس اہل کاروں کی دو رینجر گاڑیاں تباہ...............3 اہل کار ہلاک اور 5 زخمی

لاؤلشکر کے ساتھ چودہ سال قبل شریعت کی سرزمین، امارت اسلامیہ افغانستان پر ٹوٹ پڑا تھا......اس کا دعویٰ تھا کہ میں اکبر ہوں، میرے سامنے جھک جاؤ! میرے مطالبات مان لو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے......اور اللہ رب العزت کے بندوں کا جواب وہی تھا جو روزِ اول سے اہلِ حق کا رہا ہے......کہ صرف اللہ اکبر، اور ان الباطل کان زھوقا......آج اس فرعون کے سر پر وار کرنے والے اور جڑواں ٹاورز کو زمین بوس کرنے والے فدائین کی مبارک کارروائی، اور اس کے بعد امیر المومنین ملا محمد عمر نصر اللہ اور ان کے مجاہد ساتھیوں کی ایمانی غیرت ہی ہے کہ نصرت الٰہی سے اس فرعون عصر کا سر بھی تہہ خاک دب گیا ہے......

آج اب افریقہ، یمن، شام و عرب اور افغانستان و پاکستان سمیت دنیا کے ہر کونے سے اسلام کی نصرت کے لیے نفوس قدسیہ اٹھ رہے ہیں، جو اپنوں پر نرم اور کفر کے لیے قہر الٰہی ثابت ہو رہے ہیں......اللہ کے یہ بندے، رب العزت کی نصرت کے سہارے جلد ہی ان شاء اللہ تمام دنیا پر پرچم توحید لہرا کر رہیں گے...... یہ مجاہدین اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطیع ہیں، اور سابقین جہاد، قائدین اور علما کی رہ نمائی میں خالصتاً شریعت کی روشنی میں، دین میں ہر قسم کے غلو اور زیادتی سے ہر ممکن حد تک دامن بچاتے ہوئے اور خونِ مسلم کی حرمت کا مکمل پاس رکھتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں! جیسا کہ شہید رہ نماؤں محسن امت شیخ اسامہ، شیخ ابویحییٰ اللیبی اور شیخ عطیۃ اللہ رحمھم اللہ نے بارہا تحکمانہ نصیحت کی اور اپنی جماعت کا نظریہ بھی واضح فرمایا! اور بلاشبہ رب العزت کی نصرت مومنین کے ساتھ ہے اور فتح کی بشارت بھی......

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتیں ہیں، نفس کی پاکیزگی حاصل کرنے کے دن ہیں، سجدوں میں راتیں بِتانے اور ذکر و مناجات سے زبان تر رکھنے کی گھڑیاں ہیں، ایمان و احتساب کے ساتھ روزے رکھنے کے بدلے گزشتہ گناہوں کی بخشش کی بشارتیں ہیں......یہی ماہِ مقدس تھا جب رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ بدر سے قبل اپنے رب سے رو رو کر حق کی فتح کی دعائیں مانگیں......آج پھر دنیا بھر میں ایمان و کفر کے درمیان میدان سجے ہیں!

افغانستان میں مجاہدین طالبان 'عزم آپریشن' کے ذریعے دشمنانِ دین کو ناکوں چنے چبوا رہے ہیں، شام میں النصرۃ محاذ و برادر مجاہد تنظیمیں' ظالم بشار کے اقتدار کا بستر گول کرنے کو ہیں، یمن و صومال کے مجاہدین فتوحات پر فتوحات حاصل کر رہے ہیں، اور مجاہدین برصغیر پاکستان سے آگے ہندو برما بنگال تک اسلام کے پرچم کو لہرانے کے لیے پرعزم و باعمل ہیں......اسی کاروانِ حق کو ماضی قریب میں قائدین کی شہادتوں نے منزل کے اور قریب کر دیا ہے باذن اللہ......محبوب اساتذہ و شیوخ کی شہادتوں نے برصغیر سے لے کر یمن تک دلوں کو راہِ حق پر مزید جما دیا ہے! ان شاء اللہ......ربِ کریم سے دعا ہے کہ وہ اس راہ میں پیش کی گئی شہادتیں قبول فرما لے، اسیروں کو اپنے خاص فضل سے رہائی دے دے، مجاہدین اسلام کی نصرت فرمائے اور ان کے قدم جما دے!......آمین!

بقیہ: عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے

ایک وقت تھا کہ مادیت کے پجاری چشم کور لوگ' مجاہدین پر طرح طرح کی پھبتیاں کستے تھے......کہتے تھے یہ دقیانوس، اجڈ، گنوار اور زندگی سے بیزار لوگ ہیں، جو مولے بن کر شہبازوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ اب انہیں پتہ چلا کہ جن کو یہ شہباز کہتے تھے، دراصل اس کوے جیسے ہیں جس نے طاوس کے پر لگائے تھے، آج بازی الٹ چکی ہے......شب کوروں کو سپیدہ سحر کی روشنی میں حقیقت نظر آنے لگی ہے...... پروپیگنڈے کی تہہ در تہہ جھوٹ میں سے اب حقیقت سر نکال کر آشکارا ہو رہی ہے، مجاہدین اپنی نئی منزل کے حصول کے بالکل قریب ہیں۔ دنیا کا منظر نامہ بدل چکا ہے، وقت کا سورما جو کبھی اتنے اسلحہ، ٹیکنالوجی اور طاقت کے بل پر مجاہدین کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا خواب دیکھ رہا تھا، آج چاروں شانے چت ہو کر مذاکرات کی دہائی دے رہا ہے......امریکہ کی کمر زمین پر لگ چکی ہے، اس کے اتحادیوں کو انجام واضح نظر آ گیا ہے......اور اب وہ شکست کے زخموں سے چور ایک ایک کر کے اپنے باس کا ساتھ چھوڑتے جا رہے ہیں ......افغانستان کی سرزمین جہاں پہلے سے برطانیہ اور روس کی قبریں موجود ہیں، اب وہاں دو تازہ قبریں امریکہ اور نیٹو کے لیے کھدی ہوئی ہیں، اور ان مردوں کی تدفین آخری مراحل میں ہے! شب رفتہ کی آنسو بہانے والی آنکھیں اب ایک نئے خورشید کا نظارہ کر رہی ہیں ......مجاہدین جو کل تک پنکھڑی کے تن نازک پر بوجھ سمجھتے جاتے تھے، آج ان کے خون کی وجہ سے شجر اسلام کی ہر شاخ پُر میوہ و پُر بہار ہے، عالم اسلام کی فضائیں شہدا کے لہو کی خوشبو سے مہک رہی ہیں، جہاں باب شہادت میں نئے نئے نام رقم ہو رہے ہیں، وہاں نئے آنے والوں کے نام باب جہاد و غزا میں ان کی جگہ لے رہے ہیں ......افغانستان کے کہساروں میں جہاد کا گریس فل (gracefull) سیزن ہے، مجاہدین کفر کے پکے ہوئے فصل کو خوب اچھی طرح کاٹ رہے ہیں، ساتھ میں ان کی محنتوں کا ثمرہ بھی مل رہا ہے...... جہاں کفر اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے، وہیں اس کے حواریین، مسلم ممالک کے منافق حکمران اور ڈالروں کی غلام افواج پر بھی قدرت کے تازیانے پڑ رہے ہیں......اب تو ڈالروں کی برسات کا موسم بھی گزر چکا، عنایات کی بہاریں بھی دم توڑ چکیں، اب ان بھیڑیوں کی پیٹھوں پر انتقام کے آتشیں کوڑے برسیں گے، خزاں کی پت جھڑ غلاموں کی نسوں میں زردیاں کھنڈ دے گی، وعدوں کے خالی سیپیوں سے دل بہلانے والوں کو جب حقیقت کا احساس ہوگا، تب وہ کسی چوراہے پر لٹکنے کے لیے اپنی باری کے منتظر ہوں گے......مجاہدین ہر ایک ستم کا انتقام لیں گے، ہر ایک ظلم کا بدلہ لیں گے، اور وہاں وہاں عدل کے ترازو سجائیں گے، جہاں جہاں ظالموں نے بعد از خرابی بسیار ''فتح'' کے جشن منائے تھے، ان شاء اللہ!

☆☆☆☆☆

21 فروری: صوبہ کنڑ.........ضلع سرکانو.........فوجی بیس پر میزائیل حملہ.........3 فوجی ہلاک.........2 زخمی

ذرائع ابلاغ......شہوات وشبہات کے ایمان کُش پھندے

ملاّ محمد خلاد

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ (الاعراف: ۱۱۴)

''تو جب (فرعون کے) جادوگروں نے اپنا فن پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا اور ان پر دہشت طاری کردی اور وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان جو خیر وشر کی کشمکش جاری تھی اس کا ذکر قرآن میں سب سے زیادہ آیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر دور میں یہی کشمکش جاری رہتی ہے۔شیطان کی چالیں وہی رہتی ہیں،صرف چہرے اور آلات بدل جاتے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں فرعون نے عوام کو اپنا محکوم اور اپنے سے مرعوب رکھنے کے لیے جادوگر رکھے ہوئے تھے جو لوگوں کو نظروں کا دھوکہ دے کر ایک طرف لوگوں کو تفریح کا سامان کرتے تھے اور دوسری طرف فرعون کی طاقت سے بھی مرعوب رکھتے تھے۔

۱۸۹۷ء میں سوئٹزر لینڈ کے شہر باسل میں تین سو یہودی دانش وروں ، مفکروں،فلسفیوں نے تھیوڈور ہرٹزل کی قیادت میں جمع ہوکر پوری دنیا پر دجال کی حکمرانی کا منصوبہ تیار کیا تھا۔یہ منصوبہ انیس پروٹوکولز کی صورت میں پوری دنیا کے سامنے عرصہ ہوا آچکا ہے۔اس میں جہاں اور چیزوں کے قبضے میں لینے پر زور دیا گیا تھا،وہیں میڈیا کے بارے میں یہ طے ہوا تھا:

''ہم میڈیا کے سرکش گھوڑے پر سوار ہوکر اس کی باگ کو اپنے قبضے میں رکھیں گے۔ہم اپنے دشمنوں کے قبضے میں کوئی ایسا موثر اور طاقت ور اخبار نہیں رہنے دیں گے کہ وہ اپنی رائے کو موثر ڈھنگ سے ظاہر کرسکیں،اور نہ ہم ان کو اس قابل چھوڑ دیں گے کہ ہماری نگاہوں سے گزرے بغیر کوئی خبر لوگوں تک پہنچ سکے۔ہم ایسا قانون بنائیں گے کہ کسی ناشر اور پریس والے کے لیے یہ ناممکن ہوگا کہ وہ پیشگی اجازت لیے بغیر کوئی چیز چھاپ سکے ہمارے قبضے میں ایسے اخبارات و رسائل ہوں گے جو مختلف گروہوں اور جماعتوں کی تائید وحمایت حاصل کریں گے۔خواہ یہ جماعتیں جمہوریت کی داعی ہوں یا انقلاب کی حامی۔حتیٰ کہ ہم ایسے اخبارات کی بھی سرپرستی کریں گے جو انتشار و بے راہ روی،جنسی واخلاق انارکی،استبدادی حکومتوں اور مطلق العنان حکمرانوں کی مدافعت اور حمایت کریں گے،ہم ایسے اسلوب سے خبروں کو پیش کریں گے کہ قومیں اور حکومتیں ان کو قبول کرنے پر مجبور ہوجائیں۔ہم یہودی،ایسے دانشوروں،ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کریں گے جو بدکردار ہوں اور خطرناک مجرمانہ ریکارڈ رکھتے ہوں گے۔ہم ذرائع ابلاغ کو خبررساں ایجنسیوں کے ذریعے کنٹرول کریں گے۔ہم دنیا کو جس رنگ کی تصویر دکھانا چاہیں گے وہ پوری دنیا کو دیکھنا ہوگی''۔

(بحوالہ یہودی پروٹوکولز۔ترجمہ یحییٰ خان)

حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو ابلیس اور یہودی قوم اپنے اس مقصد میں پوری طرح کامیاب ہوچکے ہیں اور انہوں نے پوری دنیا کے انسانوں کے عقل اور ذہن کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ ماؤف کرکے ان کو اُس سحر (جادو) میں جکڑ لیا ہے جو حق وباطل میں تمیز کرنے کے اس بنیادی عنصر کو ہی انسان کے اندر سے ختم کردیتا ہے جو کہ اللہ رب العالمین نے ہر انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔اس سے پہلے کہ ہم اس فتنے کے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیانک اثرات کا جائزہ لیں،یہ بات واضح ہے کہ معاشرے میں لوگ عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں:

اول: وہ لوگ جن کے شب وروز عیش ومستی میں ہی گزرتے ہیں اور ان کی زندگی بغیر کسی اصول واخلاق کے غفلت اور لاپرواہی میں ہی گزرتی ہے۔

دوم: دوسرے وہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو پہلے گروہ کی برعکس اپنے ذہن ہی کے اخذ کردہ سہی مگر کسی اصول واخلاق کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور صحیح وغلط میں تمیز کرنے کے اس کے اپنے کچھ نہ کچھ معیارات ہوتے ہیں۔

چنانچہ ابلیسی تحالف نے ان دونوں طبقوں کو اپنے سحر میں جکڑنے کے لیے اس محاذ پر دو ناموں سے ذیلی محاذ کھولے ہیں:

(۱) تفریح کے نام پر الشھوات (Entertainment)

(۲) خبروں کے نام پر الشبہات (News)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یخرب العلم الشھوات والشبہات

''دو چیزیں علم کو برباد کردیتی ہیں ،ایک شہوات اور دوسری شبہات''

22 فروری: صوبہ ننگرہار.................ضلع بٹی کوٹ اور پچیر آ گام.................مجاہدین کے حملے.................2 اہل کار ہلاک.................3 زخمی ہوگئے۔

(الفوائد)۔

(۱)تفریح کے نام پر الشہوات(Entertainment)

انسانی معاشرہ جن بنیادوں پر قائم رہتا ہے اس میں حیاوعفت ایک بنیادی رکن ہے اور جس قوم کے اندر سے یہ صفت اٹھ جاتی ہے وہ اپنی موت آپ مرجاتی ہے اور اس کے افراد بکریوں کے اس اندھے ریوڑ کی مانند ہوجاتے ہیں جس کو جو جہاں چاہے ہنکا کر لے جائے۔ چنانچہ پرنٹ میڈیا اور خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا میں تفریح کے نام پر یہودیوں نے ٹیلی ویژن، ریڈیو، انٹرنیٹ اور موبائلز پر حیاسوز اور اخلاق باختہ مواد پر مشتمل جو تباہی و بربادی کا سامان مہیا کیا گیا ہے، اس نے پورے انسانی معاشرے کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔

ہالی وڈ(Holy Wood)، لولی وڈ، بولی وڈ دراصل یہود کی وہ جادو کی چھڑیاں (Wood) ہیں جن کے ذریعے سے نہ صرف بے حیائی اور فحاشی کا نہ رکنے والا طوفان برپا کیا گیا۔ اسی طرح اگر کوئی کھلی آنکھ رکھتا ہے تو وہ ذرا ان میں بننے والی فلمیں، اشتہارات کا غور سے مشاہدہ کرے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ دجال اکبر اور اس کے لشکر کی صفات کو غور سے پڑھے تو اس پر یہ بات کھل جائے گی کہ کس طرح ابلیسی و دجالی نظریات کو لوگوں کے عقائد کا حصہ بنایا جارہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ

''ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے''۔

(موطا امام مالک: ج ۵ ص ۸۸ ۳ رقم الحدیث: ۱۴۰۶)

چنانچہ مغربی معاشرے سے جہاں پہلے ہی حیاوعفت کا جنازہ نکل چکا ہے اب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سے بھی اس کی باقی ماندہ حیاوعفت کے آثار مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ظاہری بات ہے جب حیا اٹھ جائے تو ایمان بھی اٹھ جاتا ہے۔

الحیا والایمان قرنا جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الآخر

''حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے''۔

(المستدرک علی الصحیحین: ج ۱ ص ۶۲ رقم الحدیث: ۵۷۔ کنز العمال ۵۷۵۶)

اور جب یہ کیفیت پیدا ہوجائے تو معاشرے سے ہر خیر رخصت ہوجاتی ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

''جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو''

(صحیح البخاری: ج ۱۱ ص ۲۰۴ رقم الحدیث: ۳۲۲۴)

سید قطب شہید رحمہ اللہ کے الفاظ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں:

''آج انسانیت ایک بڑے قحبہ خانے میں زندگی بسر کررہی ہے۔ آج کی صحافت، فلموں، فیشن ہاؤسوں، حسن کے مقابلوں، رقص گاہوں، شراب خانوں اور ریڈیو کو دیکھو۔ عریاں جسم کے لیے مجنونانہ بھوک، خواہشات کو بھڑکانے والے لباس و اطوار اور ادب، فن اور ذرائع ابلاغ میں مریضانہ خیالات و اشارات کو دیکھو پھر اس اخلاقی پستی اور سماجی انارکی کو دیکھو جو ہر شخص، ہر خاندان، ہر نظام اور ہر انسانی جمعیت کے لیے تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ ان سب چیزوں کو دیکھنے کے بعد با آسانی یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اس جاہلیت کے زیر سایہ انسانیت ایک خطرناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ نوع انسانی اپنی انسانیت کو کھارہی ہے اور اس کی آدمیت تحلیل ہوکر فنا ہورہی ہے۔ وہ حیوانیت اور حیوانیت کو بھڑکانے والی چیزوں کی طرف بری طرح لپک رہی ہے تاکہ ان کی پست دنیا میں شامل ہوجائے۔ نہیں، نہیں! حیوانات ان سے زیادہ نظیف، زیادہ شریف اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں، وہ ایک منظم فطرت کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔ اُن کی یہ فطرت نہ متغیر ہوتی ہے اور نہ اس میں سڑاند پیدا ہوتی ہے جیسی سڑاند انسانی خواہشات میں پیدا ہوتی ہے جب کہ انسان خدائی عقیدے کی رسی اور عقیدے کے نظام سے کٹ کر الگ ہوجائے اور اس جاہلیت کی طرف واپس چلا جائے جس سے اللہ نے اس کو نجات بخشی تھی۔

(بحوالہ تفسیر فی ظلال القرآن)

شاید ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سیکون نشوا من امتی یولدن فی النعم ویغذون به همتهم الوان الطعام والوان الثیاب یتشد قون بالقول اولئک شرار امتی

''میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو نعمتوں میں پروان چڑھیں گے اور وہ کھاتے پیتے رہیں گے، ان کا مقصد زندگی میں رنگارنگ کھانے اور طرح طرح کے لباس پہننا ہوگا۔ وہ سنوار سنوار کر باتیں کریں گے۔ وہ میری امت کے شریر ترین لوگ ہوں گے''۔

(کتاب الزھد لابن ابی عاصم: ج ۱ ص ۳۹۴۔ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۰)

(۲)خبروں کے نام پر الشبہات پیدا کرنا(News)

نیوز چینل کے نام پر جو ابلیسی جال پوری دنیا میں یہودیوں نے بچھایا ہے اس نے اچھے خاصے ذہین اور فہیم انسانوں کو مخبوط الحواس بنادیا ہے۔ آج صحیح و غلط اور حق و باطل

22 فروری: صوبہ ننگرہار.................ضلع چپن.................دعوت وارشاد کمیسون کی محنت سے 12 افغان فوجی مجاہدین کی صفوں میں شامل

میں فرق کرنے کا معیار یہ نیوز چینل اوران پر نشر کیے جانے والے Talk Shows بن گئے ہیں۔جس کو یہ حق کہیں وہ کائنات کا سب سے بڑا حق ٹھہرتا ہے اور جس کو باطل کہیں اس سے بڑھ کر کوئی باطل نہیں ہوتا، جس کو یہ انسانیت (یعنی یہود) کا دشمن قرار دے کر دہشت گرد قرار دیں وہ اس سے بڑا کوئی دہشت گرد نہیں ہوتا، جس کو یہ فساد فی الارض کا موجب قرار دیں وہ سب سے بڑا فسادی ٹھہرتا ہے اور جس کو یہ اصلاح قرار دیں وہ کرنے والا سب سے بڑا مصلح ٹھرتا ہے۔

پھر وہی ہوتا ہے جیسا کہ انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوا جب وہ فساد کو ختم کرنے اور زمین پر اصلاح کو قائم کرنے آتے تھے مگر وقت کے سردار اوران کے جادوگر ان کو فسادی قرار دیتے تھے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا کہ فرعون جس نے انا ربکم الاعلیٰ (النازعات) ''میں سب سے بڑا رب ہوں'' کا دعویٰ کر رکھا تھا وہ اصلاح کرنے والا ٹھہرا اور موسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ سب سے بڑے فسادی اور اس بنیاد پر قابل گردن زنی ٹھرے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ (المومن: ۲۶)

''اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑ و کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر ڈالوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو مدد کے لیے پکارے۔ مجھے تو ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارے نظام زندگی کو بدل ڈالے یا زمین پر کوئی فساد برپا کردے''۔

خود ان فساد کرنے والوں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ:

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ (المومن: ۲۹)

''فرعون نے کہا کہ میں تو تمہیں وہ ہی راہ بتلا رہا ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کے راستہ ہی بتلا رہا ہوں''۔

اس کے علاوہ ان نیوز چینل پر چلنے والے Talk Shows اوران پر ہونے والے تجزیوں اور مکالموں، چاہے وہ دینی معاملات میں ہی کیوں نہ ہوں، کے ذریعے کیا جانے والا سحر سر چڑھ کر بول رہا ہے جس کے اثرات سے دین دار اور بے دین کوئی محفوظ نہیں۔ تباہی پر بربادی یہ کہ علمائے سوء جو بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہی کیوں نہ ہوں، ان نیوز چینل پر آ کر مسلمانوں کے اندر ان چینلز کو معتبر بنانے کی ابلیس، دجال اکبر اور یہود کے لیے جو انہوں نے سب سے بڑی خدمت انجام دی ہے اس کے نتائج امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑے بھیانک طور پر سامنے آرہے ہیں۔ عامۃ المسلمین کے اندر ان پر نشر ہونے والے بے ہنگم تجزیوں اور نامکمل مکالموں کو دیکھ کر دینی معاملات میں شک اور شبہ کی وہ بیماری پیدا ہو رہی ہے جس کی بنیاد پر وہ حق اور باطل کے اپنے طور پر فیصلے کر کے گمراہی کے وہ دروازے کھول رہے ہیں، جو ان کو بالآخر فتنہ دجال کا شکار کر دے گا۔ اب ذرا درج ذیل احادیث کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھیے:

عن حذيفه رضي الله عنه قال ان اخوف ما اتخوف عليكم ان توثروا ماترون علىٰ تعلمون وان تضلوا وانتم لاتشعرون

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں، میں جس چیز کا خوف سب سے زیادہ محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ تم اپنے علم کے مقابلے میں اس بات کو ترجیح دوگے جس کو تم دیکھ رہے ہوگے اور تم گمراہ ہو جاؤ گے اور تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد: ۷ ص: ۵۰۳)

دجال بھی یہی کرے گا کہ لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دے گا:

ثم يدعو برجل فيما يرون فيامر به فيقتل،ثم يقطع اعضائه كل عضو على حدة،فيفرق بينها حتى يراه الناس،ثم يجمع بينها ، ثم يضربه بعصاه فاذا هوقائم،فيقول:انا الله احيى و اميت،و ذلک سحر يسحر به اعين الناس

''پھر (وہ دجال) لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک شخص کو بلا کر اس کو قتل کرنے کا حکم دے گا، پھر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر علیحدہ کر دے گا یہاں تک کہ لوگ بھی اس کو دیکھ لیں گے، پھر اس کو جمع کر کے اس پر اپنی لاٹھی مارے گا تو وہ اچانک کھڑا ہو جائے گا پھر دجال کہے گا کہ میں ہی خدا ہوں، موت و زندگی دیتا ہوں، یہ ایک جادو ہوگا جو لوگوں کی آنکھوں پر چھا جائے گا''۔

(الطبرانی کذفی النہایۃ: ص۱۴۹)

☆☆☆☆☆

''ہم نوجوان اس امت کے ساتھ ہونے والے ہر سلوک کے ذمہ دار ہیں۔ اور ہم ہیں کہ اس فانی دنیا کی غلاظتوں کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں مگن ہیں...... ابحاث اور زبانی جمع خرچ بڑھ گیا، اور ہم نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے ذریعہ سے اللہ رب العزت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شوکت وسطوت بخشی، جب کہ وہ برہنہ پا بدو تھے۔ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اللہ کے ساتھ مخلص ہو جائیں اور اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے تیار کریں۔ اللہ رب العزت نے اگر ہم میں اخلاص نیت کو جانچ لیا تو وہ ہمیں پھر سے کامیابی دیں گے''۔

امیر خطاب رحمہ اللہ

22 فروری: صوبہ سرپل...... سوزمہ قلعہ اور شیرم اضلاع...... مجاہدین اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے درمیان شدید لڑائی...... 3 اہل کار ہلاک...... جنگ جو کمانڈر میر آغا سمیت 39 زخمی...... ایک ٹینک تباہ

پروان اور کاپیسا کے صوبوں میں بگرام کے علاوہ کہیں بھی خارجی جارحیت پسند موجود نہیں ہیں

پروان کے جہادی ذمہ دار سے گفتگو

پروان افغانستان کے مرکزی صوبوں میں سے ہے۔ جو دارالحکومت کابل کے شمال میں واقع ہے۔ پروان کے مشرق میں پنجشیر اور کاپیسا کے صوبے، جنوب میں صوبہ کابل اور صوبہ میدان وردگ کے کچھ حصے، مغرب میں صوبہ بامیان اور شمال میں صوبہ بغلان واقع ہیں۔صوبہ پروان کا رقبہ ۴۷۰۵ مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔صوبہ پروان کے اکثر شہری لسانی اعتبار سے تاجک اور پشتون ہیں۔اسی طرح اس صوبے میں ہزارہ، ایماق، سید اور دیگر قوموں کے لوگ بھی رہتے ہیں۔صوبہ پروان کا مرکز چاریکار شہر ہے۔جب کہ بگرام، کوہ صافی، جبل السراج، سالنگ، شینواری، سیاگرد، سید خیل، سرخ پارسا اور شیخ علی کے اضلاع پر یہ صوبہ مشتمل ہے۔پروان جو شمالی اور غوربند کے نام سے دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔یہ علاقہ کثیر آبادی والا سرسبز خطہ ہے، یہ صوبہ شمالی جانب سے دارالحکومت کابل کا دروازہ سمجھا جاتا ہے کیوں کہ شمالی علاقوں کی جانب جانے والی بڑی شاہراہ اس کے درمیان سے گذرتی ہے۔جہادی ذمہ داران سے گفتگو کے سلسلے میں اس بار پیش خدمت ہے صوبہ پروان کے حالات سے متعلق جہادی ذمہ دار مولوی محمد نسیم مشفق سے گفتگو۔

سوال: محترم مولوی صاحب آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں سب سے پہلے آپ ہمارے قارئین کو اپنا تعارف کرائیں۔

جواب: نحمده و نصلی علی رسوله الکریم امابعد: آپ کو، تمام قارئین کو سلام اور احترام پیش کرتا ہوں۔میرا نام محمد نسیم مشفق ہے۔صوبہ پروان کے مرکز چاریکار کا رہنے والا ہوں۔اور ابھی امارت اسلامیہ کی تشکیلات میں صوبہ پروان کے جہادی امور کی ذمہ داری مجھے دی گئی ہے۔

سوال: صوبہ پروان کے موجودہ حالات کے حوالہ سے کچھ معلومات دی جائیں کہ وہاں مجاہدین یا دشمن کی حاکمیت کتنی مضبوط ہے اور کس کا اثر ورسوخ زیادہ ہے۔

جواب: صوبہ پروان میں غوربند کا علاقہ دیکھیں یہاں چار اضلاع ہیں: شینواری، سیاگرد، شیخ علی اور سرخ پارسا۔شینواری کا ضلع پورا کے پورا مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔اس ضلع کے صرف مرکز اور عمومی شاہراہ پر دشمن کی پوسٹیں قائم ہیں۔اطراف ومضافات اور اس ضلع تمام طویل درے مجاہدین کے قبضے میں ہیں۔مرکز اور عمومی شاہراہ کے علاوہ صرف زنماقہ نامی ایک علاقہ ہے جہاں کچھ اربکی موجود ہیں۔اس کے علاوہ یہاں دشمن کا عملاً کوئی اقتدار نہیں ہے۔سیاگرد میں بھی تقریباً یہی کیفیت ہے۔اس ضلع کے اصل علاقے جیسے سیدانو درہ، یخ درہ، سردرہ، وازغر، قمچاق اور دیگر مضافاتی علاقے ہیں جو مجاہدین کے مکمل کنٹرول میں ہیں۔اس ضلع میں مرکز اور عمومی سڑک کے علاوہ صرف ایک درے میں کچھ اربکی موجود ہیں بقیہ علاقے مجاہدین کے پاس ہیں۔ضلع شیخ علی میں بھی ایک اہم علاقہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔بقیہ علاقوں میں مجاہدین گوریلا کارروائیاں کرتے ہیں۔سرخ پارسا میں باوجود اس کے کہ مجاہدین کے زیر کنٹرول کوئی علاقہ نہیں مگر ہر جگہ مجاہدین کی کارروائیاں جاری ہیں اور سیاگرد سے آ کر آئے روز یہاں دشمن کی پوسٹوں اور مراکز پر حملے کرتے ہیں۔ضلع کوہ صافی جو پروان کا ایک اہم جہادی علاقہ ہے۔یہاں بھی صرف ضلعی مرکز اور اس سے متصل چند دیہاتوں پر دشمن کا قبضہ ہے بقیہ علاقے جیسے دھن قول، پچکاک، جوزک اور اس طرح کے دیگر بہت سے علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں۔مجاہدین گرمیوں اور سردیوں ہر موسم میں وہاں موجود رہتے ہیں۔مجاہدین کی کارروائیاں الحمدللہ پوری طرح منظّم ہیں۔صوبہ پروان کے مرکز چاریکار، بگرام، جبل السراج اور سید خیلو میں بھی مجاہدین کے بہت سے گروپ موجود ہیں۔جو ہمیشہ کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔اس علاقے میں اب مجاہدین بڑی تعداد میں موجود ہیں۔عام لوگ بھی ان سے بہت تعاون کرتے ہیں۔یعنی مجاہدین تگاب سے غوربند تک مسلح ہو کر پوری آزادی سے آجا سکتے ہیں۔یا ان علاقوں سے رسد اور کمک حاصل کر سکتے ہیں۔ان سب سے آپ مجاہدین کی وہاں مضبوطی کا اندازہ لگا سکتے ہیں

سوال: بگرام کا امریکی اڈہ جو افغانستان میں جارحیت پسندوں کا سب سے بڑا مرکز ہے پروان میں واقع ہے۔اس اڈے پر کارروائیوں کی حالت کس طرح ہے۔کیا مجاہدین امریکیوں پر ان کے اڈے کے اندر حملے کر سکتے ہیں؟

جواب: بگرام پر جس طرح کہ آپ نے میڈیا پر بھی سنا اور دیکھا ہوگا مجاہدین کی کارروائیاں ہر وقت ہوتی رہتی ہیں۔وہاں مجاہدین پوری قوت کے ساتھ موجود ہیں۔جب چاہتے ہیں اس اڈے کو راکٹ حملوں کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔بگرام اڈے کے قریب دو مراکز میں مجاہدین کی موجودگی مستحکم ہے۔مشرق کی جانب قلعہ زال سے لے کر نیازیو تک کے پورے علاقے پر مجاہدین کا اثر ورسوخ قائم ہے۔اسی طرح مغرب میں قلعہ زیو کے ساتھ بھی مجاہدین علانیہ موجود ہیں۔بگرام میں ہماری گوریلا کارروائیاں امریکی اڈے کے پڑوس میں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ایسا بہت مرتبہ ہوا ہے کہ ہمارے مجاہدین ۵۰۰ میٹر یا ایک کلومیٹر کے فاصلے سے بگرام اڈے پر حملے کیے ہیں۔ان حملوں نے دشمن کو بہت موثر نقصان پہنچایا ہے۔کیوں کہ بگرام اڈے کا آس پاس کا سارا علاقہ گنجان علاقہ ہے وہاں

22 فروری: صوبہ زابل.................. ضلع قلات.................. ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.................. 4 فوجی ہلاک

مجاہدین بہت آسانی سے دشمن پر حملے کر سکتے ہیں۔بگرام اڈے پر بہت سے حملے ہوئے ہیں اور ان میں ہمیشہ دشمن کو نقصان بھی پہنچایا ہے مگر چونکہ یہ امریکہ کا انتہائی حساس مرکز ہے اس لیے اس حوالے سے میڈیا پر زیادہ معلومات نہیں دی جاتیں۔

سوال: پروان میں گذشتہ سال کے خیبر آپریشن کے متعلق معلومات دیں کہ اس صوبے میں کارروائیوں کا سلسلہ کس طرح جاری ہے؟

جواب: خیبر عملیات کا آغاز اور تسلسل پروان میں بہت کامیاب رہا۔ پہلے مرحلے میں جب آپریشن کا آغاز ہوا پروان میں جہاں مجاہدین پہلے سے تیار تھے بہت کامیاب اور موثر کارروائیاں کی گئیں ۔ بعد میں سال کے دوران بھی دشمن پر تمام علاقوں میں موثر حملے ہوئے۔ان کارروائیوں میں مجاہدین کی اکثر توجہ بگرام اڈے پر رہی۔خیبر آپریشن کے سلسلے میں بگرام پر تین مرتبہ فدائی حملے ہوئے اور ہر مرتبہ دشمن کو اس میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے علاوہ مجاہدین کے راکٹ حملے ہمیشہ جاری رہے ۔سردیوں میں دشمن کے ارادے تھے کہ غوربند،شینواری اور سیاگرد کے اضلاع مجاہدین سے خالی کرادیے جائیں۔اس مقصد کے لیے آپریشن شروع کیے گئے۔سیکڑوں ٹینک اور ہزاروں فوجی غوربند بھیج دیے۔مگر وہاں بجائے اس کے کہ آپریشن میں وہ آگے بڑھتے اور کامیابیاں حاصل کرتے مجاہدین کو شدید حملوں کا سامنا ہونے لگا اور بعد میں ناکامی سے واپس ہونے لگے۔

گذشتہ سال کی ایک اور اہم کامیابی دعوت وارشاد کے شعبے میں تھی ۔صوبہ پروان میں دعوت وارشاد کے ذمہ دار علمائے کرام نے بہت سے علاقوں میں لوگوں کو دعوتیں دیں ، مساجد میں تقریریں کیں اور مجاہدین کا مقصد اور دشمن کی سازشوں کے حوالے سے معلومات دیں۔اسی کی برکت سے ایک جانب لوگوں کے ذہنوں سے شکوک وشبہات مٹ گئے اور دوسری طرف اربکی سازی جیسے دشمن کی ناپاک سازشوں کا خاتمہ ہوگیا۔اسی طرح بہت سے ایسے افراد جنہوں نے پہلے دشمن کی صفوں میں کام کیا تھا اب دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین سے مل گئے۔

سوال: مولوی صاحب شکریہ،صوبہ پروان کے بارے میں آپ نے مفید معلومات ہمیں فراہم کیں۔صوبہ کاپیسا آپ کے پڑوس میں ہے اور شاید مجاہدین کے بھی آپس میں قریبی تعلقات ہوں۔اس صوبے کے حوالے سے مختصر معلومات قارئین کے ساتھ شریک کردیں کہ وہاں جہادی حالات کیسے ہیں؟

جواب: صوبہ کاپیسا کے حالات بھی الحمدللہ بہت باعث فخر ہے۔یعنی اس کے اکثر علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں ۔مثال کے طور پر ضلع تگاب اور الہ سائی کے اضلاع میں صرف ضلعی مراکز یا عمارتوں میں دشمن موجود ہے۔اس کے علاوہ دیگر علاقے مکمل طور پر فتح ہوچکے ہیں ۔یہاں تک کہ تگاب میں تو اب ضلعی بازار میں بھی مجاہدین آتے جاتے ہیں۔ اس لیے ان دو اضلاع میں حالات بہت اچھے ہیں۔نجراب میں پچہ غان نامی بڑا علاقہ فتح ہوگیا اور مجاہدین کے قبضے میں ہے ۔تپہ ، درہ کلان اور کچھ علاقوں میں دشمن کی فوجیں موجود ہیں۔کوہستانات میں بھی مجاہدین وسیع پیمانے پر موجود ہیں اور کارروائیاں کرتے ہیں۔اسی طرح مرکز محمود راقی کے شوخی کا علاقہ مجاہدین کے قبضے میں ہے ۔اس کے دیگر خطوں مجاہدین موجود ہیں اور بھرپور کارروائیاں کرتے ہیں ۔پروان اور کاپیسا کے دونوں صوبوں میں بگرام کے علاوہ کہیں بھی خارجی جارحیت پسند موجود نہیں ہیں۔صرف نجراب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہاں کچھ امریکی موجود ہیں مگر وہ شک والی بات ہے کہ ہیں یا نہیں۔الحمدللہ کاپیسا میں حالات بہت اچھے ہیں۔

سوال :امریکیوں کہنا ہے کہ افغانستان میں انہوں نے جنگ کا طریقہ تبدیل کردیا ہے۔یعنی زمینی کارروائیوں کی بجائے ان کا زیادہ انحصار ڈرون حملوں پر ہوتا ہے۔ڈرون حملوں سے مجاہدین کی راہ میں یہ لوگ رکاوٹیں کرنا چاہتے ہیں۔پروان جہاں بگرام کا اڈہ بھی ہے،اور شاید وہاں ڈروں طیاروں کی پروازیں اور حملے زیادہ بھی ہوں،امریکہ کی اس حکمت عملی سے مجاہدین کی کارروائیوں پر کتنا اثر پڑا ہے۔اور یہ مجاہدین کی راہ میں کتنی مشکلات کھڑی کر پائے ہیں؟

جواب :امریکہ کے ڈرون طیاروں کے حملوں سے شروع شروع میں مجاہدین کچھ ناواقف تھے اس لیے کچھ نقصان ضرور ہوا۔جیسے گذشتہ سال پروان میں ہمارے ضلعی جہادی سربراہ مولوی شاہین صاحب ڈرون حملے شہید ہوئے ،اسی طرح کاپیسا میں قاری بریال صاحب بھی اسی طرح کے حملے میں شہید ہوگئے ۔مگر اب ان علاقوں میں مجاہدین ان کی ٹیکنالوجی سے واقف ہوگئے ہیں۔مجاہدین بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔اس لیے کافی عرصہ سے ڈرون حملوں میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ڈرون حملے واقعتاً بہت خطرناک تیکنیک ہے ۔مگر مجاہدین کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ٹیلیفون،ظاہری صورت اور گشت کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیں۔اس طرح کے احتیاط سے پھر ان کا یہ حربی بھی ناکام ہوجاتا ہے۔الحمد للہ پروان میں یہ لوگ تاحال مجاہدین کے سامنے رکاٹیں ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔

سوال: مولوی صاحب گفتگو کے آخر میں اگر آپ کے پاس کوئی پیغام ہو جو آپ مجاہدین تک یا عام لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں امید ہے آپ ہم سے شریک کریں گے۔

جواب :میرا پیغام یہ ہے کہ جہاد اور ہر عمل میں سب سے اہم نیت ہے ۔جہاد ایک عظیم عبادت ہے ۔مجاہدین بڑے ہیں یا چھوٹے اپنی نیتیں صحیح کریں ۔نیت اللہ تعالی کی رضا بنائیں۔مجاہدین کو ہمیشہ اللہ کی جانب متوجہ رہنا چاہیے۔فتح اللہ تعالی سے مانگیں۔جب اللہ تعالی کی مدد نہ ہو تو ظاہری وسائل سے فتح حاصل نہیں کی جاسکتی۔ہمارے ساتھی الحمدللہ قربانی کے لیے تیار غیور مجاہدین ہیں۔تھوڑا سا اگر اخلاص اور اصلاح کی کوششیں بڑھادی جائیں ان شاءاللہ فتح آجائے گی۔اللہ کرے ہم سب میں سچے مجاہدین کی صفات پیدا ہوجائیں۔

شکریہ مولوی صاحب

آپ کا بھی بہت شکریہ

23فروری:صوبہ کاپیسا.............ضلع تگاب..............مجاہدین کے کٹھ پتلی فوجوں پر حملے..............9فوجی ہلاک

شہدا کے قافلہ سالار

شیخ ابو یحییٰ اللیبی شہید رحمہ اللہ

الحمد لله والصلوٰة والسلام علیٰ رسول الله وعلیٰ آله و اصحابه و من والاه

امتِ اسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت پہلے کسی شاعر نے کہا تھا:

دشمن سے قتل وقتال تو ہم مردوں پر فرض کیا گیا ہے
جب کہ پاک دامن عورتوں کے ذمے تو بس نزاکت وحیا والے کام ہیں

لیکن آج ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں حقائق الٹ چکے ہیں۔اور شاید وہ وقت آ گیا ہے کہ جب مردوں کو عورتوں کے برقعے پہن لینے چاہئیں اور خود کو کمروں کی چار دیواری میں بند اور گھروں کی تاریکی تک محدود کر لینا چاہیے۔کیونکہ آج کے یہ مرداُن میدانوں میں کودنے سے عاجز ہو گئے ہیں، جہاں جاری بڑے معرکوں میں شامل ہونا محض ابطال ہی کا کام ہے۔پس مردوں کو چاہیے کہ وہ کمزور عورتوں کے لیے میدان خالی کر دیں......شاید کہ یہ عورتیں اپنی امت کے لیے کوئی ایسا کام کر دکھائیں جسے کرنے سے مرد عاجز آ چکے ہیں۔

افسوس ہے ایک ایسے دور پر جہاں پست ہمتی نے جسدِ امت کو لاغر بنا دیا، امتیوں میں وہن کی بیماری پھیل گئی اور ان پر بزدلی اس قدر غالب آ گئی کہ بالآخر باپردہ خواتین اور معصوم بچوں کی پرورش کرنے والی مائیں اس بات پر مجبور ہو گئیں کہ وہ مردوں کا کردار ادا کریں اور تکبیر کے نعرے بلند کرتی ہوئی میدان میں اتر آئیں......دین کے حامی و انصار تلاش کریں......اور مدد کے لیے چیخ چیخ کر پکاریں۔ان خواتین کو ان کے زندہ ایمان، بے دار ضمیر اور حساس دل حرکت میں لائے۔ایسے دل جن میں غیرتِ حق کے آتش فشاں پھوٹ رہے تھے۔ایسے دل جو دین کی بے حرمتی، عصمتوں کی پامالی اور شریعت کی تحقیر پر خون کے آنسو روتے تھے۔یہ سب کچھ ایک ایسے ملک میں ہوا جو فاسدوں اور مفسدوں کے کھیل تماشوں کی نذر ہو چکا ہے۔جس پر دین کو ترک کر دینے والے مرتد مسلط ہیں اور خواہشات وشہوات کے پجاریوں نے جس سے مردانگی چھین لی ہے۔

ہم سب نے اس زخمی پاکستان کے شہر اسلام آباد میں واقع جامعہ حفصہؓ کے حالات سنے۔ایک ایسا مدرسہ جس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ وہ واقعتاً جامعہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کہلائے جانے کا مستحق تھا۔جہاں عصمت، عفت اور پاک دامنی نے بے حرمتی، بے حیائی ونفس پرستی کا مقابلہ کیا۔جہاں یہ صدا بلند ہوئی کہ ایمانی عزت سے جیو اور اپنے عقیدے پر فخر کرو تا کہ یہ جدید گھٹیا مغربی تہذیب تمہاری نگاہوں میں حقیر و ذلیل بن جائے؛ اور ''آزادی'' کا یہ بے حیا مغربی تصور بھی تمہارے لیے قابلِ نفرت بن جائے جس کی دعوت لے کر کچھ رذیل لوگ پاکستان میں بھی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھی جدید جاہلیت کے قافلے میں شامل کر سکیں۔

پس یہ ایمانی پکار اتنے زور سے بلند کی گئی کہ زمین اس کی گونج سے کانپنے لگی اور اس بودے جاہلی نظام کی جڑیں ہل کر رہ گئیں۔

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ(المائدة: ٥٠)

''کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے حکم (فیصلے) کے خواہش مند ہیں؟ اللہ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے؟ ان کے لیے جو یقین رکھتے ہیں''۔

جی ہاں! یہ ایک ایسا مدرسہ ہے جس کی دی ہوئی شہادتیں (سندیں) شاید ان دنیاوی سندوں کے درمیان کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتیں؛ حالانکہ کتنے ہی لوگ ان سندوں کے پیچھے مرے جاتے ہیں۔لیکن جو شہادت (سند) اس مدرسے نے اس مرتبہ دی ہے اور جو مؤقف اس نے اس مسئلے میں اختیار کیا ہے اس نے اسے عزت و وقار کی بلند ترین چوٹیوں پر پہنچ دیا ہے اور کامیابی کے اعلیٰ ترین مراتب پر اس کا نام لکھوا دیا ہے۔یہ ایک ایسا امر ہے جس کا اعتراف کرنے پر اپنے اور پرائے سب ہی مجبور ہو گئے کیونکہ حق، سچ اور ایمان کی گواہی کی یہی شان ہوتی ہے۔

یہ گواہی حق کی گواہی ہے کیونکہ اس مدرسے نے حق کہا اور ہدایت کا علم بلند کیا ایمان و یقین کی باتوں سے دلوں کے امراض کا علاج کیا۔عفت وحیا کی دعوت کا ساتھ دیا اور اس گھٹا ٹوپ تاریکی کے عالم میں پکار کر کہہ ڈالا۔

وَأَنَّ هَـذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيْلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(الأنعام :١٥٣)

''اور یہ کہ یہی تو میرا سیدھا رستہ ہے تو تم اسی پر چلنا۔اور دوسرے رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیزگار بنو''۔

یہ گواہی حق کی گواہی ہے......کیونکہ دینی غیرت کا جذبہ ہی اس مدرسے کے

22 فروری: صوبہ ہلمند.................اضلاع گریشک اور موسیٰ قلعہ.................فوجی کاررواں اور رینجر زکی گاڑی پر مجاہدین کے حملے.................10 فوجی اہل کار ہلاک.................3 زخمی

لیے اصل محرک بنا۔عقیدے کی حفاظت کی تڑپ نے اسے اٹھنے پر مجبور کیا۔ذلت کی طرف بلانے والوں کے سامنے انکار کے جذبے نے اسے آگے بڑھایا۔اسلام سے سچے تعلق پر فخر اسے اس کے ضعف کے باوجود میدان میں لے آیا اور اس نے باطل کے ذلیل چہرے پر یہ حقیقت صاف دے ماری:

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِباً إِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللّٰهُ مِنْهَا (الأعراف: ٨٩)

''ہم نے اللہ پر جھوٹ (افترا) باندھا اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں اس کے بعد کہ اللہ ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے''۔

یہ گواہی حق کی گواہی ہے...... کیونکہ اس نے دھوکے باز باطل کو رسوا کر کے رکھ دیا۔اہلِ باطل کے سیاہ بدنما چہروں پر پڑی دجل کی نقابیں چاک کر ڈالیں۔ باطل کو دھوکہ دہی وفریب کی شیطانی لذتوں سے نکال کر تمام لوگوں کے سامنے یوں عریاں ورسوا حال لا کھڑا کیا کہ اس کے پاس اپنی قبیح شکل پر پردہ ڈالنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ اور پھر حق کی اس گواہی نے باطل کو حقارت کے ساتھ اٹھا کر وہیں پھینک دیا جہاں پھینکے جانے کا یہ مستحق تھا۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ فِيْ الأَذَلِّيْنَ(المجادلة: ٢٠)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل لوگوں میں سے ہیں''۔

یہ گواہی حق کی گواہی ہے...... کیونکہ یہ اجلی و بے داغ فطرت سے پھوٹی ہے۔تنہا اللہ کے سامنے جھکنے والے قلوب کی گہرائی سے اٹھی ہے اور پاکیزہ نفوس کے ضمیر سے نکلی ہے۔یہ گواہی دینے والوں نے کسی جھوٹے کذاب سے اجازت لینے کا انتظار نہ کیا نہ ہی کسی مداہنت کرنے والے چاپلوس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔اور نہ ہی کسی مفسد طاغوت کی سرپرستی میں چلنا گوارا کیا انہیں اجازت،حمایت اور سرپرستی دینے کے لیے تو فضل وعنایت والے کریم رب کا یہ ایک فرمان ہی کافی تھا:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ(آل عمران: ١٠٤)

''اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں''۔

یقیناً مبارک باد کا مستحق ہے یہ گروہ جس نے اسلام کے عالی اخلاق کے سائے میں اپنی جگہ بنائی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے عزت وشرف کی بلند ترین چوٹی پر جا پہنچا۔ اور پورے یقین واطمینان کے ساتھ داعی حق کی پکار پر لبیک کہا۔حالانکہ پسپائی اور ذلت کی طرف دعوت دینے والوں کے شور وغوغا نے انہیں ہر سمت سے گھیر رکھا تھا۔

تو نے حق کی آواز پر بلا توقف لبیک کہا

اور جھوٹے فاجر کی بات ماننے سے انکار کیا

تو دشمن کی بدخلقی کا سامنا بھی عزت سے کرتی رہی

اور تو نے وہ اعلیٰ اخلاق اختیار کیے جس کا حکم تیرے مالک نے دیا تھا

تو نے ان کی پوشاک اور مال واسباب سے نگاہیں پھیر لیں

اور اپنا مقصود ومطلوب بس آخرت ہی کو بنالیا

اے بہنا! تجھے رضائے الٰہی والی راہ پر چلنے کی توفیق ملی

پس عاجزی کے ساتھ اس ذات کا شکر ادا کر جس نے تجھ پر یہ انعام فرمایا

آج جہاں ایک سمت جامعہ حفصہ تاریخ کے صفحات پر اپنا بے مثال کردار ثبت کر کے فخر وسربلندی کے عرش پر جا پہنچی ہے، وہیں اس جامعہ کے اساتذہ اور علما بھی اپنے شاگردوں کے مؤقف سے قدم بھر پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔انہی علما واساتذہ نے تو ان طالبات کو ایمان کے حقیقی معنی سمجھائے۔ان کے دلوں میں عالی ہمتی اتاری بلندیاں پانے کی تڑپ ان میں پیدا کی اور قربانیوں کی راہ کو ان کے سامنے آسان کر کے دکھایا۔پس ان اساتذہ کے سروں پر اللہ تعالیٰ نے عزت وشرف کا وہ تاج رکھا جو تاریخ کی پیشانی پر چمکتا ہوا صاف نظر آتا ہے۔انہوں نے اپنے قول وفعل سے وہ شعار زندہ کر دکھایا ہے جس کے مضمون ومعانی کی گہرائی کو صرف صبر وہدایت اور یقین کے امام ہی سمجھ سکتے ہیں۔

مجھے کچھ پروا نہیں جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں

کہ میں کس کروٹ گر کر اللہ کی خاطر جان دیتا ہوں

اور میری یہ قربانی محض ایک الٰہ کی خاطر ہے

اور اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے کٹے پھٹے ٹکڑوں ہی میں برکت ڈال دے

اہلِ حق ویقین کی زبانوں پر آج سے پہلے بھی یہی بول ہوتے تھے اور وہ یونہی دین کے معاملے میں ادنیٰ سی ذلت برداشت کرنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔اور آج بھی اہلِ حق ویقین کی زبانوں پر یہی بول ہیں بلکہ آئندہ بھی یہی بول ہوں گے۔اور یہ لوگ آج بھی ایسا کوئی لفظ اپنے منہ سے نکالنے سے انکاری ہیں جس سے باطل کا ذلیل نفس راضی و مطمئن ہو جائے۔

یہ وہ ایمانی پیغام تھا جو لال مسجد کے خوں ریز معرکے نے ہمیں دیا۔ یہ مسجد محض اپنے ظاہری رنگ اور نام کے اعتبار ہی سے لال مسجد نہ تھی بلکہ یہ تو واقعتاً لال مسجد کہلانے کی مستحق تھی؛ کیونکہ اس کے در و دیوار کو وفا شعار شہدا نے اپنے پاکیزہ خون سے سرخی بخشی

22فروری:صوبہ ہلمند...............ضلع مارجہ...............پولیس اہل کاروں پر حملے...............ایک ٹینک تباہ...............6اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

اور اس کی زمین کو اپنے لہو سے سیراب کیا۔ ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں اور ان کا محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس مسجد والوں نے اس مثالی کردار کا مظاہرہ کیا جو ابطال میں سے بھی خال خال ہی کوئی ادا کر پاتا ہے۔ اور یہ لوگ تاریخ کے صفحات میں اہلِ باطل سے مقابلے کا ایک ایسا منفرد قصہ رقم کر گئے ہیں جس کا دہرایا جانا مشکل نظر آتا ہے۔ پس جیسے اس عظیم مسجد کے حلقوں سے کبھی وہ علما وطلبا نکلا کرتے تھے جو بھلائی کی طرف بلاتے، نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے تھے اسی طرح آج اسی مسجد سے وہ کھرے اور نادر و نایاب ہیرے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں جو لہو رنگ تمغے سینوں پر سجا کر سیدھا شہدا کے سرداروں کی صف میں جا کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان کرتے ہیں اور محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

شیروں کے اس دستے میں سرِ فہرست' پیچھے نہ ہٹنے والے، امام، عالمِ باعمل، شہید باپ اور شہید ماں کے شہید بیٹے مولانا عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے ذلت وپستی کے اس دور میں کلمہ حق بلند کیا، اپنے ایمان کے بل پر بلندیوں کو عبور کیا، اس متکبر باطل کو ذلیل ورسوا کیا جس کا سارا اعتماد اپنی قوت و جبر پر تھا۔ اس شہید نے پورے یقین، وثوق اور اطمینان سے باطل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا غرور وتکبر تمہیں ہی پیارا ہو جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو صاف کہتا ہوں:

فَعَلَى اللّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُواْ أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءكُمْ ثُمَّ لاَ يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُواْ إِلَيَّ وَلاَ تُنظِرُونِ (یونس: ۷۱)

''تو میں تو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا چاہو) مقرر کرلو اور وہ تمہاری جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے۔ پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو''

آپؒ نے محاصرے میں گھر جانے اور دشمن کی دھونس، دھمکیوں کی بوچھاڑ سن لینے کے بعد یہ کہا...... میں موت کو اس بات پر ترجیح دیتا ہوں کہ میں نے جن باتوں کی دعوت دی ہے ان میں سے کسی ایک سے بھی پیچھے ہٹوں یا خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دوں۔ اور پھر آپ کے فعل نے آپ کے اس قول کی تصدیق کر دی۔

اس کے لیے موت سے بچنا بہت آسان تھا

لیکن اس کے مضبوط موقف اور اعلیٰ اخلاق نے یہ گوارا نہ کیا

اور اس نے خود موت کے دلدل میں مضبوطی سے قدم جمایا

اور اس سے کہا کہ: میرا حشر بھی اب اس نقشِ پا کے تلے سے ہوگا!

کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا:

''سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے''

تو ذرا سوچیے کہ اس کلمہ حق کا عند اللہ کیا بلند مقام ہوگا جو (محض ظلم ہی کے نہیں بلکہ) عالمی کفر وطغیان کے ایک اساسی رکن کے منہ پر کہہ ڈالا گیا ہو؟ بلکہ اس کی حکومت، فوج، جاسوسی اداروں اور سیکورٹی دستوں سب ہی کے منہ پر کہہ ڈالا گیا ہو؟ مولانا عبدالرشید غازیؒ نے کلمہ حق صاف صاف اور صراحتاً کہہ ڈالا! بلا لچک، بلا مداہنت و بلا فریب۔ اور سب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر بات کی حالانکہ آپ ظلم وانتقام کی تلواروں کو اپنے سامنے چمکتا دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے کچھ پرواہ نہ کی، کسی بات کو خاطر میں نہ لائے اور حق بات کھول کھول کر پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ موت سے جا ملے اور موت آپ سے آن ملی، آپ رحمۃ اللہ علیہ شہید کر دیے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کی والدہ رحمہا اللہ کو بھی شہید کر دیا گیا۔ اور یوں جھوٹے الزامات بکنے والی ہر زبان گنگ ہوگئی اور بغض وحسد سے لبریز ہر وہ دل سیاہ ہو کر بجھ گیا جو جھوٹے الزامات کو فروغ دینے اور افواہیں پھیلانے نکلا تھا۔ گویا یہ شہیدؒ زبانِ حال سے ان سب حاسدوں سے کہہ رہا ہے:

قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (آلِ عمران: ۱۱۹)

''(ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے''۔

آپؒ ان سب لوگوں کے لیے ایک نمونے کی حیثیت رکھتے تھے جو آپ کے ساتھ مل کر لڑے۔ اور اب تو آپ اپنی ذات میں خود ایک مدرسے کی حیثیت رکھتے ہیں...... ان تمام لوگوں کے لیے جو ان شاءاللہ آپ کے بعد اس راستے پر چلیں گے۔ آپ کے بعد اس راہ پر آنے والے لوگ آپ ہی کے اُسوے کی روشنی میں اپنے عزائم بلند رکھیں گے۔ آپ ہی سے یہ سبق سیکھیں گے کہ اپنی تمام دوڑ دھوپ کا ہدف سعادت کے اعلیٰ مراتب کو بنایا جائے اور شہادت کا شرف بھی یوں حاصل کیا جائے کہ اس کی محترم ترین حالت اور اعلیٰ ترین درجہ انسان کے حصے میں آئے۔

اگر تم عزتوں کی تلاش میں بے خوف وخطر کود ہی پڑو

تو پھر ستاروں سے کم کسی چیز پر راضی نہ ہونا

جب حقیر کاموں میں لگ کر بھی موت کا ذائقہ تو چکھنا ہی ہوگا

تو کیوں نہ عظیم کام کرتے ہوئے موت کا مزہ چکھا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہدا کے سردار حمزہؓ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص (بھی) ہے جو کسی جابر سلطان کے سامنے کھڑا ہوا پھر اسے (نیکی کا) حکم دیا اور (برائی سے) منع کیا تو اس (سلطان) حاکم نے اسے قتل کر ڈالا۔''

تو کیا لال مسجد کے شہدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کردہ یہ وصف

22 فروری: صوبہ کاپیسا...................ضلع تگاب...................بارودی سرنگ دھماکہ...................5 اہل کار ہلاک ہوگئے

نہیں پایا جاتا۔ وہ وصف جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا کا سردار ہونے کی علامت بتلایا ہے؟

یہ شہدا جبر واستبداد کے سہارے قائم، اس غلیظ لادین طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہو گئے، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ طاغوت بستیوں اور آبادیوں کو ارتداد کے گڑھے کی طرف کھینچتا چلا جا رہا ہے، اخلاق سے عاری کر رہا ہے، اپنے مشرقی اور مغربی آقاؤں کی مکمل غلامی سکھلا رہا ہے، تاکہ یہاں کے مسلم عوام اپنی ثقافت، اخلاق، عقیدے اور عادات میں ان کفار کی ہو بہو نقل بن جائیں۔ پس اس موقع پر یہ ابطال اٹھ کھڑے ہوئے اس طاغوت اور اس کی ذلیل کٹھ پتلی فوج کا رستہ روکنے کے لیے اور اس کے ان جاسوسی اداروں کی آنکھوں میں بھی آنکھیں ڈالیں جو صرف کمزوروں ہی کے سامنے شیر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان شہدا نے ان سب طواغیت کے سامنے ڈٹ کر کہا کہ فساد کے اس سلسلے کو بند کرو جس نے بستیوں کو تباہ، اقدار کو پامال اور عزت و وقار کو روند کر رکھ دیا ہے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان نے گائے کے پجاریوں کے تسلط سے اس لیے آزادی وخودمختاری حاصل نہیں کی تھی کہ اسے شہوات کے پجاری اور بے ہودہ وفاجر حکمران اپنا غلام بنالیں۔ ایسے حکام جو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان اس لیے قائم نہیں ہوا تھا کہ یہ ایک اسلام دشمن ملک بن کر اہلِ اسلام کے خلاف جنگ کرے، احکامِ دین کو ایک طرف اٹھا پھینکے اور پھر ایسے ردی افکار کے سامنے سر جھکائے جو ان عقلوں کی پیداوار ہیں، جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور اپنا غضب برسایا اور انہیں بندر، خنزیر اور طاغوت کے بندے بنا دیا۔ پھر یہاں انہی کفری افکار کی تعظیم وتکریم ہو، انہی کو مقدم جانا جائے، انہی کے مطابق ملک کا نظام چلایا جائے اور لوگوں کو تہذیب، جدیدیت اور ترقی کے نام پر یہی سب قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان اس لیے نہیں بنا تھا کہ یہ صلیب کے محافظ امریکہ اور اس کے پیروکاروں کا حلیف اور مددگار بن کر مجاہدین کو جلاوطن کرے، انہیں جیلوں میں، ڈالے اللہ کے موحد بندوں کو عبرت کا نشان بنائے اور اپنی فضائیں اور بحر وبران کافروں کے لیے کھول دے جو صبح وشام کڑے حفاظتی انتظامات میں اور پوری طرح مسلح ہو کر یہاں (پاکستان) سے نکلیں اور افغانستان میں ہزارہا مسلمانوں کو قتل کر کے بحفاظت واپس لوٹ آئیں۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستانی فوج، جو جھوٹ بولتے ہوئے ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کو اپنا شعار قرار دیتی ہے اس فوج کا اصل مقصد یہ نہ تھا کہ یہ صلیبیوں کا دفاع کرے، ان کے احکامات کو بلا چون وچرا نافذ کرے، مسجدوں کو گرائے، مدارس کا محاصرہ کرے اور گلی کوچوں میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرے۔ اس فوج کی اصل ذمہ داری تو یہ تھی کہ یہ بلا دجل وفریب اس شعار کی حقیقتاً پابندی کرے جس کا یہ صبح وشام دم بھرتی ہے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی اصل اقدار عزت، عصمت، عفت، حیا اور غیرت ہیں۔ پس ان کے درمیان بدکاری، فسق وفجور اور بے حیائی وعریانی کے دلدادہ لوگوں کی کوئی جگہ نہیں۔ نہ ہی ان لوگوں کے لیے یہاں کوئی گنجائش ہے جو اہلِ ایمان میں فحاشی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان مسلمانوں کی سرزمین ہے اور یہاں بسنے والے بھی مسلمان ہیں اس لیے یہاں حکومت بھی لازماً اسلام ہی کی ہوگی، یہاں کا نظام اسی کی شریعتِ عادلہ کے سائے میں چلے گا، یہاں کی فضاؤں میں صرف پرچمِ توحید ہی بلند ہو کر لہرائے گا اور لادینیت (سیکولرازم) اور صلیب کے پرچموں کو اس زمین میں خاک آلود کر دیا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر زمین کا پیٹ ہمارے لیے اس کی پشت سے کہیں بہتر ہوگا۔

یہ تھے وہ اعلیٰ مقاصد جن کی خاطر وہ اٹھے انہی کی خاطر وہ لڑے انہی کی خاطر وہ قتل کیے گئے اور بلاشبہ وہ شہدا کے سرداروں میں شامل ہونے کے حق دار ہیں۔ ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں اور محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً (الأحزاب: ۲۳)

''مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا''۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے گویا میں ان کے ساتھ ساتھ ہوں اور وہ میری نگاہوں کے سامنے انتہائی سخاوت سے ایک ایک کر کے اپنی جانوں کی قربانی دے رہے ہیں، اور باری باری موت کے سمندر میں کود رہے ہیں، تاکہ اپنے ربّ کے سامنے کل کوئی عذر پیش کر سکیں۔ ایمان کی بہاریں اور ربّ کی جنتیں پانے کا شوق ان کے وجدان میں سرایت کر چکا ہے اور گویا وہ بچھڑتے وقت وصیت کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں:

اے پیارے بھائی! اگر تو مجھ سے بچھڑنے پر آنسو بہا رہا ہے
اور رو رو کر تو نے میری قبر تک تر کر ڈالی ہے

تو ذرا میرے جسم کے ذروں سے بعد میں آنے والوں کے لیے کچھ شمعیں بھی روشن کر لے

22 فروری: صوبہ ہلمند...............ضلع مارجہ...............بارودی سرنگ دھماکے...............3 ٹینک تباہ...............10 اہل کار ہلاک

اوران کی روشنی میں عزت اور سربلندی کی سمت یہ سفر جاری رکھ

پس سخاوت کرنے والوں کو اس راہ میں خوب سخاوت کرنی چاہیے۔ مال لٹانے والوں کو یہاں سب کچھ لگا دینا چاہیے۔اور اصحابِ جودوکرم کو اس میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ ان شاء اللہ ان شہدا کا یہ طاہر و پاکیزہ خون ایک ایسا مینارۂ نور ثابت ہوگا جس کی روشنی میں اس راہ کے راہرو اپنی منزل صاف دیکھ پائیں گے۔ یہ خون ایک ایسا ابلتا ہوا چشمہ ثابت ہوگا جو پاکستان میں شجرِ اسلام کو بھرپور سیراب کرے گا۔اوران شاء اللہ ان شہدا کا یہ پرچم اس امانت کے حقیقی مستحقین تھام لیں گے، یعنی وہ لوگ جو انہی شہدا کی راہ پر گامزن ہوں گے انہی کی سیرتوں کی پیروی کریں گے اور انہی جیسے کارنامے دہرائیں گے تاکہ اس محل کی تعمیر مکمل کرسکیں جس کی بنیادوں کو ان شہدا نے اپنے جسموں کے ٹکڑوں سے مستحکم کیا۔اور یوں یہ قافلۂ حق ان شاء اللہ چلتا چلا جائے گا۔

جہاں میں اہلِ ایمان صورتِ خورشید جیتے ہیں

اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ایسی زبردست قربانی جس کی عظمت بیان کرنے پر کوئی زبان قادر نہ ہو یونہی رائیگاں چلی جائے۔ اور جھوٹ کے اس سمندر میں گھل کر ختم ہو جائے۔اللہ کی سنت یہی ہے کہ پاکیزہ خون ضرور رنگ لاتا ہے۔

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ (البقرۃ: ۱۵۴)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہو کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے''۔

اے شہید! تیرے ذریعے اللہ نے حق کی جبین کو تا ابد الآباد بلند کیا

اور اب تو تو ایک پرچم کی طرح ہماری صفوں کے لیے ایک علامت بنا رہے گا

سالاروں کا قائد بن کر قربانیوں کی مثال بن کر

اور ہم کبھی یہ بات نہ بھولیں گے

کہ تو نے ہی ہمیں سکھلائی موت کے منہ میں بھی مومن کی مسکراہٹ

پس اے پاکستان میں بسنے والے مجاہدو! اے قربانیاں دینے کے باوجود آگے بڑھتے چلے جانے والے شیرو! اے شہادت کے طالبو! حوروں کے عاشقو! انسان کو موت تو ایک ہی دفعہ آتی ہے پس شہادت کے اس باغ میں کود پڑو جس کا دروازہ اللہ نے تمہاری سرزمین پر کھول دیا ہے۔اور یوں ڈٹ کر کھڑے ہوجاؤ کہ اللہ تم سے راضی ہو جائے۔اٹھو اور سب مل کر اس مرتد، مفسد، طاغوت کو مٹا ڈالو۔اس کے لادین (سیکولر) طاغوتی نظام کو گرادو۔اس کی احمق فوج کے قلعوں اس کے ناپاک جاسوسی اداروں کی کمین گاہوں اور اس کی جاہلی حکومت کے مراکز کو تباہ کردو۔اور اپنے پڑوسیوں یعنی افغانستان کے خوددار لوگوں کی اقتدا کرو جنہوں نے اپنے ثبات، عزیمت، صبر کی قوت اور اپنے رب پر سچے توکل کے ذریعے اپنی زمین کو جابر و متکبر سلطنتوں کا ایسا مقبرہ بنا دیا ہے کہ جو بھی یہاں گھستا ہے۔ذلیل ورسوا ہو کر شکست و ہزیمت کا دھبہ چہرے پر لگوا کر یہاں سے نکلتا ہے۔اوراس کے تمام ذلیل کٹھ پتلی آلۂ کار بھی اس کے ساتھ ہی جلا ڈالے جاتے ہیں۔

پس اے اہلِ پاکستان تم بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرو۔جان لو کہ اہلِ پاکستان کو جو قیمت اس مرتد حکومت کے سامنے ہتھیار ڈالنے اس کی پیروی کرنے اور اس کے سامنے سر جھکانے کی صورت میں مجبوراً ادا کرنا پڑے گی وہ اس قیمت سے کئی گنا زیادہ ہے جسے وہ برضا و رغبت ادا کر کے یہاں کے باسی حقیقی عزت پا سکتے ہیں۔یعنی ایک ایسے نظام کے تحت زندگی جہاں دین کا کلمہ بلند ہو، شریعت حاکم ہو، عقیدہ محفوظ ہو اور تمام انسانوں کی غلامی سے آزاد ہوکر تنہا ایک اللہ کی غلامی اختیار کی جاسکے۔

حق کبھی عزت کی بھیک مانگنے سے قائم نہیں ہوتا، نہ ہی ذلت کے ساتھ جھکنے سے اپنے حقوق ملتے ہیں اور نہ ہی ظلم کا خاتمہ کبھی سفارشوں سے ہو پاتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ پانے کے لیے شیروں کے سے عزائم، آسمان کو چھوتی ہمتیں، سنجیدہ جدوجہد اور پیہم قربانیاں درکار رہوں گی مشکلات کو ہلکا جاننا ہوگا اور خطرات سے بے پروا ہونا ہوگا۔

لوگوں کو ان کے عزم وہمت کے بقدر ہی ان پر مشکلات آتی ہیں

اور مرتبے، عزت مندوں کو اُن کے ظرف کے مطابق ہی ملتے ہیں

چھوٹوں کی نگاہ میں ان کا چھوٹا سا مسئلہ بھی بہت بڑا بن جاتا ہے

اور بڑوں کی نگاہ میں ان کے بڑے بڑے مسائل بھی چھوٹے ہوجاتے ہیں

اور آپ کے لیے ان سب باتوں سے بہتر اور نفع بخش اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

انفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ(التوبة : ۴۱)

''تم ہلکے ہو یا بوجھل، نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو''

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان شہدا کی شہادتیں قبول کرے۔علّیّین میں ان کے درجات بلند کرے۔ ہمارے قیدی بھائی بہنوں کو رہائی اور تکلیف میں مبتلا لوگوں کو نجات دے۔ زخمیوں اور بیماروں کو شفا دے۔ ان کے اہل وعیال کو خصوصی صبر عطا کرے۔اوران سب کو بلاحساب ثواب دے۔ بلاشبہ وہ رب کریم و وہاب ہے۔

و آخر دعوانا عن الحمد لله رب العلمين

☆☆☆☆☆

22 فروری: صوبہ قندہار.................ضلع میوند.................رینجر گاڑی پر حملہ.................کمانڈر سمیت 4 اہل کار ہلاک

وانا آپریشن کے بارے میں پاکستان کے علما کا متفقہ فتویٰ

یہ وہ تاریخی فتویٰ ہے جس کی بنیاد پر صلیب کی محافظ فوج نے لال مسجد کے فرزندوں کو اپنے مذموم مقاصد کی راہ میں حائل جانا اور انہیں اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے شہید کر دیا...... یہ فتویٰ کئی فوجیوں کو ارتداد سے ایمان کی طرف لانے کا باعث بنا......اس فتوے کے مندرجات آج بھی وزیرستان، سوات، اورکزئی، مہمند اور پاکستان بھر میں مجاہدین کے ساتھ جنگ لڑنے والے فوجی اور پولیس ملازمین کو 'دعوت فکر' دے رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر عوام کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر آپریشن کر رہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کر رہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر ۱: یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: کیا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لیے اس قسم کی کارروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۴: ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب: الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اور ان کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کر کے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہاء کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کی پیش نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان میں مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے فوج کے لیے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُه' جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء: ۹۳)

(رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے)

22 فروری: صوبہ ہلمند......................ضلع نادعلی......................مجاہدین کا پولیس مرکز حملہ......................14 اہل کار ہلاک

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنه: ۱)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں)

(۳) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (النساء: ۱۳۸، ۱۳۹)

(اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنادو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے)

(۴) وفي الحديث عن البراءؓ بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: لزوال الدنيا وما فيها اهون عند الله تعالىٰ من قتل مؤمن ولو ان اهل السمٰوٰت واهل الارض اشتركوا في دم مؤمن لادخلهم الله تعالىٰ النار (روح المعاني، جلد: ۳، ص: ۱۱۶)

(حدیث میں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا و مافیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کیے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔ اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں پھینک دے گا)

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه (الى عدوه) الخ (متفق عليه، رياض الصالحين: ۱۰۸)

(حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے......)

(۶) وفي احكام القرآن للجصاص (۲/۴۰۶) وهذا يدل على انه غير جائز للمومنين الا ستنصار بالكفار على غيرهم من الكفار اذ كانوا متى غلبوا كان حكم الكفر هو الغالب

(احکام القرآن للجصاص میں درج ہے کہ: یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لیے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائے گی)

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره حق مالم يؤمر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة (بخاري، جلد: ۱ ص: ۴۱۵)

(حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی)

(۹) وفي شرح السير جلد: ۳، ص: ۲۴۲: وان قالوا لهم قاتلوا معنا المسلمين والا قتلناكم لم يسعهم القتال مع المسلمين لان ذلك حرام لعينه فلا يجوز الا قدام عليه بسبب تحديد بالقتل كما لو قال له اقتل هذا المسلم والا قتلتك۔

(شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ "ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے"، تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لیے کہ یہ حرام لعینه (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ "فلاں مسلمان کو قتل کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا" اور وہ عملاً ایسا کر گزرے)

(۱۰) وكذٰلك من ......عدا على قوم ظلما فقتلوه لا يكون شهيدا لانه ظلم نفسه۔ (بدائع، جلد: ۲ ص: ۶۲)

(اسی طرح ......وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور ان لوگوں نے اس (حملہ آور) شخص کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا)

(۱۱) ومن قتل مدافعا عن نفسه وماله اوعن المسلمين او اهل الذمة باىّ آلة قتل، بحديد اوحجر او خشب فهو

22 فروری: صوبہ قندوز......... صدر مقام قندوز اور ضلع امام صاحب......... مجاہدین نے دو گاؤں فتح کر لیے......... حملوں میں 10 جنگ جو ہلاک

شهید، کذا فی محیط السرخسی (ھندیہ، جلد:۱، ص: ۱۶۸)

(جو شخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل ......لوہے پتھر، لکڑی وغیرہ ......سے قتل ہوا ہو)

واللہ اعلم بالصواب

عبدالدیان عفا اللہ عنہ

دارالافتاء، مرکزی جامع لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظّام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علماء کے نام و دستخط ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دارالعلوم معارف القرآن، مدنی مسجد، حسن ابدال۔

(۳) مولانا عبدالسلام صاحب، شیخ الحدیث اشاعت القرآن، حضرو، اٹک۔

(۴) قاری چمن محمد، مدرس اشاعت القرآن، حضرو۔

(۵) مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۶) مولانا عبدالرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳، جنوبی سرگودھا۔

(۷) فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ۔

(۸) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۹) مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۰) مفتی شیر محمد صاحب۔

(۱۱) مفتی زکریا صاحب، دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۲) مولانا محمد اسحاق صاحب، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن وخطیب مرکزی جامع لالہ رخ، واہ کینٹ۔

(۱۳) مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، مہتمم جامعہ ابو ہریرۃؓ زڑہ میانہ، نوشہرہ۔

(۱۴) مفتی حبیب اللہ صاحب۔ دارالافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی۔

(۱۵) مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد، لائق علی چوک، واہ کینٹ

(۱۶) مولانا عبدالمعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ، راولپنڈی۔

(۱۷) قاری سعید الرحمٰن صاحب، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی۔

(۱۸) قاضی عبدالرشید صاحب، مہتمم دارالعلوم جامعہ فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی۔

(۱۹) مولانا محمد صدیق اخونزادہ صاحب۔

(۲۰) مفتی ریاض احمد صاحب، دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی

(۲۱) مولانا محمد عبدالکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ، ایف سیون فور، اسلام آباد۔

(۲۲) مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر، راولپنڈی۔

(۲۳) مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دارالاسلام، جی سکس ٹو، اسلام آباد

(۲۴) مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب، رئیس ادارۂ علوم اسلامیہ، سترہ میل، بھارہ کہو، اسلام آباد

(۲۵) مولانا عبداللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ و جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ، اسلام آباد۔

(۲۶) مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔

(۲۷) مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر معھد اللغة العربیة ومدیر بیت العلم، اسلام آباد

(۲۸) مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری عالمی مجلس ختم نبوت و مدیر مدرسہ فاروقیہ، اسلام آباد

(۲۹) مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۳۰) مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف، خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ۔

(۳۱) مولانا فضل محمد صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۳۲) مولانا سعید اللہ شاہ صاحب۔ استاد الحدیث۔

(۳۳) مولانا سبحان اللہ صاحب، مفتی جامعہ امداد العلوم، صدر، پشاور۔

(۳۴) مولانا محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر، پشاور۔

(۳۵) مفتی غلام الرحمٰن صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ، صدر، پشاور۔

(۳۶) مولانا مفتی سید قمر صاحب، دارالافتاء دارالعلوم سرحد، دارالعلوم آسیا گیٹ، پشاور۔

(۳۷) مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ، شاھو وام، ہنگو۔

(۳۸) مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ صاحب۔

(۳۹) مفتی دین اظہر صاحب۔

(۴۰) مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری صاحب۔

(۴۱) مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب۔

(۴۲) مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔

(۴۳) مفتی انعام الحق صاحب۔

(۴۴) مفتی عبدالقادر، جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۴۵) مولانا سید سلیمان بنوری صاحب، نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۴۶) مفتی جمال احمد صاحب، دارالعلوم فیصل آباد۔

(۴۷) مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔

(۴۸) پیر سیف اللہ خالد صاحب، مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۴۹) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

22 فروری: صوبہ میدان..................ضلع چک..................مجاہدین نے مقامی جنگ جوؤں کی چیک پوسٹ کو فتح کر لیا..................8 جنگ جو ہلاک

(۵۰) مولانا احمد علی صاحب مدرسہ الحسنین، گرین ایریا، فیصل آباد۔

(۵۱) مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم اسلامیہ، کامران بلاک، لاہور۔

(۵۲) مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم اسلامیہ۔

(۵۳) قاضی حمید اللہ صاحب، مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ، گوجرانوالہ۔

(۵۴) مولانا فخر الدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ۔

(۵۵) مفتی عبدالدیان صاحب، مفتی مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۶) مفتی محمد فاروق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ، اسلام آباد۔

(۵۷) مولانا محمد عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۸) مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، اسلام آباد۔

مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کا فتویٰ:

اگر کسی فوجی کو ''ایک مسلمان کے قتل'' اور ''پھانسی یا کورٹ مارشل'' کے درمیان (کسی ایک چیز کے اختیار کرنے کا) فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں اس کے لیے اخروی لحاظ سے آسان، سہولت دہ اور جائز یہی ہے کہ وہ اپنے لیے ''کورٹ مارشل'' اور ''تختۂ دار'' کا راستہ اختیار کر لے۔

کوہاٹ کے مفتیان کا فتویٰ:

''شریعت کی رو سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے فوجی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں اور ان کا مرنا حرام موت ہے اور ان کا حکم ''قطّاع الطریق'' یعنی راہزن اور ڈاکو کا ہے۔ نمازِ جنازہ کے لیے جو حکم راہزن اور ڈاکو کا ہے وہی ان کا ہے۔''

دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مفتیانِ کرام کا فتویٰ:

''فقہ کی معتبر اور مشہور کتب درمختار و ردمختار میں ہے کہ عصبی (جو وطن یا قوم کی عصبیت میں لڑتا ہوا مارا جائے) پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جائے گی۔''

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: دعاؤں میں اثر دے دے

حق کی تلاش میں حرا میں بے قرار دن اور راتیں، روزے اور عبادت میں گزارتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل امینؑ قرآن لے کر نازل ہوئے، پڑھ! اپنے رب کے نام کے ساتھ! اس بے مثل، بے نظیر علم کا ظہور ہوا جس کے لیے انسان پیاسا تھا......کل بھی اور (ہماری نااہلی کی وجہ سے) آج بھی......کیا دیوانگی ہے کہ علم کے غلغلے سے زمین، آسمان، سمندر تہ و بالا کرنے والے آج یہ نہیں جانتے کہ موت کیا ہے اور مابعد الموت کیا ہے! امریکی، یورپی سائنس دان، زندگی، اس کی حقیقت، کہاں سے آتی ہے اور (موت پر) کہاں چلی جاتی ہے جاننے کے لیے سر پٹخ رہے ہیں......اس کے راز دان ہم ہیں! رمضان کی مبارک راتوں میں مالک کائنات اور اہل زمین کے درمیان رابطہ بہ صورتِ قرآن، وحیِ الٰہی قائم ہوا......ہماری اقدار، طرز زندگی، تصورات، پیمانے سب براہِ راست کوثر و تسنیم سے دھلی تہذیب کی صورت اترے! روئے زمین کی پاکیزہ ترین ہستی [صلی اللہ علیہ وسلم] کے ذریعے اجلے ستھرے گروہِ صحابہؓ نے ''قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن'' کی بے مثل داستانیں رقم کیں......ایک ذی شان ریاست، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کر کے دکھائی......زندگی کے ہر دائرے ہر گوشے کو نیکی، پاکیزگی، امانت و دیانت، صداقت سے بھر دیا...... ۲۳ سال قرآن نازل ہوتا رہا......سوال زمین پر ہوتا تھا جواب آسمان سے آتا تھا، یسئلونک، وہ تم سے پوچھتے ہیں......کیا خرچ کریں؟ چاند بارے، عورتوں بارے، یتیموں بارے سوال! اور جواب اللہ دیتا ہے! قُل......اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین براہ راست تازہ تازہ اترتی وحی سن کر یاد کرتے! مقدس ترین سینوں میں یہ قرآن محفوظ ہو کر ہم تک پہنچا! تاہم جو بدنصیب تھا وہ کل بھی (اور آج بھی) برستی وحی کی رحمتِ الٰہی سے فیض یاب ہونے کی بجائے مٹی کا بنا ابوجہل، ابولہب......متعفن کیچڑ بن گئے اور اپنے استاد (ابلیس) ہی کی طرح رد، مردود ہو گئے......آج بھی ماہ رمضان انسانیت کو دو مکمل حصوں میں تقسیم کرتا ہے، روزے رکھ کر، قرآن کو حرزِ جاں بنا کر اس سے ہدایت پانے کے حریص......جنت کے طلب گار اور خوفِ الٰہی سے لرزاں و ترساں......اور دوسرا وہ گروہ جو کافر کے ہمراہ (اپنے فسق کی بنا پر) بنا کھڑا ہو......رمضان بھر جنت کے کھلے دروازوں کو چھوڑ کر جہنم کے بند دروازوں پر بیٹھے سر پٹختے، کھٹکھٹاتے رہیں......ہمیں ۱۴ سو سال پرانی تہذیب کے طعنے دینے والے......خود دنیائے کفر کی ۲۵ سو سال پرانی روم و یونان کی جاہل فرسودہ کفریہ تہذیب کی علم برداری میں سامان فخر تلاش کریں......آدمؑ کی پدریت کا انکار کر کے خوخیاتے بندروں سے ناتا جوڑیں! اہل ایمان ماہِ مبارک میں لہلہاتے شجرِ طیبہ کی مانند ہیں......جیسے درخت کا ہر پتہ کلوروفل سے مالا مال آفتاب سے قوت نمو حاصل کر کے اسے شکر میں تبدیل کرتا اور پھلتے پھولتے درخت کے لیے ثمر بار ہونے کا سامان لاتا ہے......بندہ مومن کا ہر رُواں ایمان لیے آفتاب ہدایت سے قوت حاصل کر کے اسے تقویٰ کی صورت سٹور کرنے کے لیے حریص ہے......اللہ اس ملک کو، امت کو وہ پاکیزہ نفوس عطا فرمائے جو ظلم و جبر، حرص و ہوس کے اُمڈتے سیلابوں کے آگے بند باندھ سکیں! باطل کے سر پر وہ فیصلہ کن ضرب لگا سکیں (سورۃ الانبیاء) جو اس کا بھیجا نکال دے! فتنۂ دجال کی سرکوبی......آئمہ کفر و ضلالت سے نمٹنے کی قوت عطا فرما دے، آمین! ہم تو یہی کہتے ہیں کہ یا اللہ!

؎ عطا کر جان لفظوں کو دعاؤں میں اثر دے دے!

[یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

22فروری: صوبہ ننگرہار......سرحدی شہر طورخم......فوجی مرکز میں مجاہدین کے نصب کردہ بم حملہ میں 3 اہل کار ہلاک

سانحہ لال مسجد کے آٹھ سال!

حذیفہ خالد

سانحہ لال مسجد کو آٹھ سال مکمل ہوئے......اس عرصہ میں پاکستان میں بہت کچھ بدل گیا......وہ لوگ جو لال مسجد سانحے کی ذمہ داری پرویز مشرف کے غلط فیصلوں پر ڈال کر پاکستانی افواج کو بری الذمہ قرار دینے پر تلے ہوئے تھے آج ان کی زبانیں گنگ ہیں کیونکہ جن جرائم کی کھلم کھلا ابتدا پرویز مشرف نے کی، کیانی سے ہوتے ہوئے آج راحیل شریف کے دور میں پچھلے تمام ریکارڈ توڑے جا رہے ہیں......اسلام دشمنی کی حدوں کو عبور کرتے ہوئے ایسے کون سے اقدام رہ گئے تھے جو موجودہ حکومت اور اس کی پشت پر موجود فوج نے نہ کیے ہوں......

اگر اب بھی کوئی یہ سمجھے کہ یہ پالیسی اور اسلام دشمنی صرف چند جرنیلوں اور شخصیات تک محدود ہے اور ان کے ہٹ جانے سے معاملات سدھر جائیں گے تو ایسا سوچنا کسی دیوانے کا خواب ہی ہوسکتا ہے......سچ پوچھیے تو لال مسجد سانحہ کے وقت سے لے کر ایک عرصے تک دجالی میڈیا کے پھیلائے گئے پروپیگنڈے اور شکوک وشبہات نے نہ صرف عام عوام بلکہ دینی سوچ اور فکر کے حامل ذہنوں کو بھی ماؤف رکھا لیکن بالآخر اس دھند نے چھٹنا ہی تھا......

لال مسجد کی تحریک کے خلاف کیے گئے پروپیگنڈہ کے جواب میں پہلی مدلل تحریر جو نظر سے گزری وہ ایک کتابچہ 'سانحہ لال مسجد ہم پر کیا گزری' تھا جو ام حسان صاحبہ کی تحریر تھی......بظاہر پاکستانی میڈیا نے حتی الامکان کوشش کی کہ تصویر کا ایک ہی رخ دکھایا جائے لیکن پھر بھی کبھی کبھار کوئی خبر، کوئی انٹرویو یا کوئی تحریر فوج اور حکومت کے پھیلائے گئے جھوٹ کے پردے چاک کرتی رہی......کچھ عرصہ قبل مولانا ابوالحسن ہزاروی صاحب کی کتاب 'جامعہ حفصہ کی کہانی طالبات کی زبانی' پڑھنے کا اتفاق ہوا......مصنف نے نہایت عرق ریزی سے تقریباً ہر تحریر کالم مضمون، خبروں اور اس کے علاوہ شہید ہونے والے طلباء و طالبات کے حالات زندگی اور وصیتوں کو جمع کیا ہے......کتاب پڑھتے وقت بار بار آنسوؤں کا جاری ہونا کسی آزمائش سے کم نہ تھا اس لیے کتاب کا مطالعہ تنہائی میں ہی کرنا پڑا......

اس گئے گزرے دور میں لال مسجد و جامعہ حفصہ کے طلبا و طالبات صحابہ کرام کی سنت کو زندہ کرکے ہمارے لیے ایسی مثالیں چھوڑ گئے اور عزیمتوں کی ایسی داستان رقم کرگئے جس سے ہر اہل ایمان شخص کے قلب کو حرارت ملتی رہے گی...... پاکستان پر مسلط شیطانی نظام کے محافظین اور مددگاروں کے لیے آج تک لال مسجد کے طلبا و طالبات کی تحریک کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں جو تواتر سے ان کا پیچھا کرتی ہے......

چند سال قبل حیدرآباد کے رہائشی ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ ان کے اہل محلّہ نے ایک مسجد کی تعمیر کے دوران فیصلہ کیا کہ مسجد کا رنگ لال مسجد سے مماثلت رکھتا ہو تا کہ لال مسجد والوں سے اپنی محبت کا اظہار کیا جاسکے......اس منصوبے کی بھنک کہیں سے علاقے میں موجود ایم کیو ایم کے غنڈوں کو ہوگئی جس پر پولیس والوں کی مدد سے مسجد کی تعمیر رکوائی گئی اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ مسجد کی تعمیر میں لال مسجد سے کسی بھی طرح کی مماثلت اختیار نہ کی جائے......

پاکستان میں موجود غیر ملکی فنڈز پر پلنے والی این جی اوز جو خواتین کو آزادی دلوانے کے لیے کوشاں رہتی ہیں ان کا معیار بھی عجیب ہے......ایک عورت اگر فحاشی کی دعوت دینے کے لیے گھر سے نکلے تو وہ ان تنظیموں کی آنکھ کا تارا بن جاتی ہے لیکن اگر جامعہ حفصہ کی طالبات معاشرے کو فحاشی سے پاک کرنے کے لیے صرف دعوتی مہم چلائیں تو یہ تنظیمیں کمر کستے ہوئے میدان میں کود تی ہیں اور حکومت کو یاد دلاتی ہیں کہ شدت پسندی کو فروغ دیا جارہا ہے اور ریاست کی رٹ چیلنج ہو رہی ہے......

واضح رہے کہ اس دعوتی تحریک میں سی ڈیز سنٹر مالکان کو خطوط و پمفلٹ کے ذریعے ان کے مکروہ کاربار کے معاشرے پر اثرات کو بیان کیا گیا......طلبا و طالبات کی دعوت سے متاثر ہوکر جن اشخاص نے آزادی اور اپنی مرضی سے اس کاروبار سے توبہ کی اور دوسرے لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لیے خود لاکھوں روپے مالیت کی سی ڈیز نذرِ آتش کیں، شیطان کے پیروکاروں کو یہ بات کہاں ہضم ہوسکتی تھی......لہٰذا یہ عمل جس میں کسی طرح کی بھی زور زبردستی شامل نہیں تھی، اس کو ریاست کی رٹ چیلنج کرنا قرار دیا گیا جبکہ یہ تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا وہ فریضہ تھا جس کے لیے قرآن وحدیث میں بار بار تاکید کی گئی ہے اور جس سے غفلت اور کوتاہی بدترین عذابوں کی وعیدیں دی گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے......میری امت کے کچھ لوگ اپنی قبروں سے بندروں اور خنزیروں کی شکلوں میں نکلیں گے (یہ وہ لوگ ہوں گے) جنہوں نے گناہ کرنے والوں کے ساتھ مداہنت سے کام لیا (ان کو روکنے کی کوشش نہیں کی) اور نہی عن المنکر کرنے سے خاموش رہے، باوجود طاقت کے''......

22 فروری: صوبہ قندوز..................صدر مقام قندوز..................گھات اور سنائپر گن کے حملے..................3 فوجی اہل کار ہلاک

[تفسیر الدر المنثور فی تاویل بالماثور الجز ۳، فی تفسیر سورہ المائدہ ۷۸، ۷۹]

ایک حدیث جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اولاً جو کمزوری رونما ہوئی یہ تھی کہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتا اور اس کہتا: اے بندۂ خدا! تو اللہ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس کو چھوڑ دے، یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے پھر دوسرے دن اس کو اسی حالت میں پاتا تو اس کو نہ روکتا بلکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں شامل ہو جاتا، جب انہوں نے یہ کیا تو اللہ پاک نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا......(یعنی ان کے دل زنگ آلود اور سخت ہو گئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارشاد خداوندی ہے ''جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی...... یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ برا کرتے تھے تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ اللہ ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے اور اگر وہ اللہ پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے بلکہ ان میں اکثر بدکردار ہیں''...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور ظالم کے ہاتھ کو روکو اور اس حق بات پر آمادہ کرو اور اس پر پابندی کرو وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کے دلوں کو یکساں کر دے گا پھر تم پر لعنت اتار دے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی......(ابوداؤد و ترمذی)۔

آج پاکستان میں سیاسی جماعتیں اپنے شیطان صفت رہنماؤں کی ادنیٰ ترین گستاخیوں پر بھی پورے شہر کو جام کرنے اور یرغمال بنانے سے گریز نہیں کرتیں اور جس سے ریاست کی رٹ بھی چیلنج نہیں ہوتی لیکن اگر جامعہ حفصہ کی طالبات سات مسجدوں کی شہادت اور ۸۰ سے زائد مساجد کو سیکورٹی رسک قرار دے کر انہدام کے نوٹس دیے جانے کے جواب میں ایک لائبریری کو احتجاجاً یرغمال بناتی ہیں تاکہ مسئلہ کو ملکی سطح پر اٹھایا جا سکے اور مسجدوں کی شہادت رکوا کر شہید ہونے والی مساجد کی دوبارہ تعمیر کا مطالبہ منوایا جا سکے تو کیا یہ ایسا ناقابل معافی جرم تھا جس کی پاداش میں ان کو آگ وخون میں نہلا کر ان کی لاشوں کو قرآن واحادیث کے جلے ہوئے اوراق سمیت نالوں میں بہا دیا جائے......

کیا مساجد کی شہادت رکوانا صرف غازی عبدالرشید رحمہ اللہ، غازی عبدالعزیز اور جامعہ حفصہ کی طالبات کی ذمہ داری تھی؟ کلمہ کے نام پر وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں اس بھولے وعدے شریعت کے نفاذ کی یاددہانی کرانے سے ریاست کی رٹ چیلنج ہو گئی؟ اگر انصاف پسندی سے صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو گیارہ ستمبر کے بعد افغانستان پر امریکی حملوں نے جس طرح صلیبی ایجنٹوں کے نقاب کو نوچ پھینکا، لال مسجد کے سانحے نے بھی اسی طرح رہی سہی کسر پوری کی اور اس حقیقت کو واضح کیا کہ پاکستان میں شریعت کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ پاکستانی فوج ہی ہے......ملک ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے، معاشی دیوالیہ ہوتا ہے تو ہو جائے لیکن جس نظام کو عالمی استعماری طاقتوں نے دجال کی راہ ہموار کرنے کے لیے پاکستان میں مسلط کیا ہے، یہ نسل در نسل غلام ٹولہ اس کی حفاظت پر مر مٹنے کی قسم کھائے بیٹھا ہے......

شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جس دن اخبارات ایسی خبروں سے خالی ہوں، کہ ماں نے غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر بچوں سمیت زہر کھا کر خودکشی کر لی، اجتماعی زیادتی، چوری ڈکیتی، قتل وغارت گری غرض معاشرہ کسی جنگل سے کم نہیں لگتا......دوسری طرف ان مسائل کے حل اور مظالم کی روک تھام نہ تو حکومت اور سیکورٹی اداروں کی ترجیحات میں شامل ہے اور نہ ہی عدلیہ کا کردار اس ضمن میں تسلی بخش ہے......نتیجتاً جن حالات کا شکار آج پاکستانی عوام ہے وہ کسی عذاب سے کم نہیں......شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''یہ بدحالی اور عذاب جس طرح انفرادی سطح پر حق سے منہ پھیرنے والوں کا مقدر ہوتا ہے اسی طرح معاشروں اور حکومتوں کی سطح پر بھی اگر اسلامی شریعت سے اعراض وانحراف کیا جائے اور ہلاکت و بربادی اور اتباع نفس کی راہ اختیار کی جائے تو اس کا نتیجہ بھی تنگی وعذاب اور ذلت وانحطاط کی صورت میں ہی ظاہر ہوتا ہے ظاہر ہے کہ جب آپ آسمان وزمین کے خالق اور عالم الغیب جل جلالہ کی نازل کردہ شریعت کو چھوڑ کر لاعلم وجاہل انسان کے بنائے ہوئے قوانین ونظام رائج کریں گے تو زمین میں فساد ہی برپا ہو گا''......

(شمشیر بے نیام)

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جس پاکیزہ مقصد کے حصول کی خاطر ہماری بہنوں نے وقت اے فرعونوں کے سامنے جھکنے کی بجائے شہادت کو ترجیح دی، شریعت یا شہادت کے اس عظیم مقصد اور اس کی دعوت کو عوام میں عام کیا جائے...... یہ شیطانی نظام جو آج اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے، اور آج نہیں تو کل اس نے ٹوٹ کر بکھرنا ہی ہے اور اس کی جگہ اسلام کے عادلانہ اور منصفانہ نظام نے ہی لینی ہے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ مستقبل کی اس یقینی فتح میں ہمارا بھی حصہ شامل ہو جائے!!!

☆☆☆☆☆

22 فروری: صوبہ کنڑ......صدمقام اسعد آباد اور ضلع سرکانو......مجاہدین کے گشتی پارٹی اور چوکی پر حملے......3 اہل کار ہلاک

کاروانِ جہاد میں شمولیت!

محمود داوڑ

میرا تعلق قبائلی علاقے شمالی وزیرستان سے ہے اور میں سیکنڈ ائیر کا طالب علم تھا، مگر اب نہیں ہوں اس کی ایک وجہ ہے اور میری اس تحریر کو پڑھنے کے بعد آپ لوگ اسے ایک افسانہ سمجھ کر بھول نہ جانا بلکہ یہ سوچنا کہ لوگ' طالبان کے حمایتی بن جاتے ہیں، کیسے لوگوں میں جہاد کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے؟ اب میں اصل بات کی جانب آتا ہوں......

یہ ۲۱ مئی ۲۰۱۴ء کی رات تھی، جب پاکستانی جیٹ طیارے آئے اور دو تین گھروں پر بم باری کر کے چلے گئے اور میں اس دوران اپنی چارپائی پر بے غم لیٹا رہا، کہ ویسے بھی یہ طالبان کے ٹھکانوں کو نشانہ بناتے ہیں طالبان جانیں اور فوج......ہمیں اس سے کیا لینا دینا، چونکہ مجھے اس سے پہلے طالبان سے کوئی ہمدردی نہیں تھی، باوجود اس کے کہ میں اس علاقے ہی کا رہنے والا ہوں، جہاں میں طالبان کو دیکھا کرتا تھا اور میں نے ان میں کوئی برائی بھی نہیں دیکھی تھی...... بلکہ وہ تو ایسے کردار کے مالک تھے کہ آپ کے ساتھ جان پہچان نہ ہونے کے باوجود بھی وہ آپ سے بہت اچھے طریقے ملتے تھے......یہاں تک کہ اگر وہ رات کو کسی کو پیدل چلتے ہوئے دیکھ لیتے تھے تو اپنی گاڑی میں بٹھا کر اسے اپنے گھر پہنچا دیتے تھے، حالانکہ انہی مقامی لوگوں نے پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ مل کر ان کی گاڑیوں کے ساتھ ڈرون طیارے کے لیے جاسوسی چپ بھی لگائے اور ان کو شہید بھی کروایا، مگر پھر بھی یہ طالبان اس بات کی پرواہ کیے بغیر عام لوگوں کو اپنی گاڑیوں بٹھاتے تھے......

یہاں تک کہ ایک دن اچانک، دن کے وقت پاکستانی گن شپ ہیلی کاپٹر آئے اور میر علی بازار کو نشانہ بنانے لگے...... یہ اس دن کا واقعہ ہے جب بنوں فوجی چھاؤنی میں دھماکہ ہوا تھا اور اس کے ردِّعمل میں فوج عام عوام کو نشانہ بنانے لگی......اس دوران میں نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ سارے لوگ افراتفری کے عالم اپنی دکانیں کھلی چھوڑ کے بھاگنے لگے، اتنے میں کچھ طالبان لوگوں کی دکانوں کے شٹر نیچے کر رہے تھے تاکہ کوئی کسی کی دکان کو نقصان نہ پہنچا سکے اور کچھ اور طالبان ان معذوروں کو' جو بھیک مانگنے کے لیے فٹ پاتھ پر بیٹھتے تھے' انہیں اپنی گاڑیوں میں بٹھا کر محفوظ مقامات کی طرف منتقل کرنے لگے، اس کے باوجود کہ موت ان کے سر پر کھڑی تھی۔

یہ سب دیکھنے کے باوجود بھی میں ان مجاہدین کی طرف راغب نہ ہوا، یا شاید اس وقت اللہ نے میری قسمت میں ہدایت نہیں لکھی تھی۔ مگر جب ۲۱ مئی ۲۰۱۴ کی رات، ۱۲ بجے، پاکستانی جیٹ طیاروں نے ہمارے علاقے میں بم باری کیا اور میں حسب معمول اپنی وہی پرانی سوچ کو لے کر آرام سے سو گیا......لیکن جب میں صبح اٹھا تو مجھے پتہ چلا کہ ایک بھی حملہ طالبان کے مراکز پر نہیں ہوا، سارے عام عوام کے گھروں پر ہوئے ہیں، جس میں تحصیل میر علی کے گاؤں موسکی کا وہ گھر بھی شامل تھا، جس میں ایک ہی خاندان کے ۲۵ افراد لقمہ اجل بن گئے، صرف دو شخص اس خاندان کے بچ گئے، جن میں ایک تبلیغ پر گیا ہوا تھا اور دوسرا دبئی میں مزدوری کرتا تھا......

پاکستانی فوج نے اسی پر ہی بس نہیں کیا بلکہ جب مقامی لوگ صبح اس گھر کے ملبے میں دبی مزید لاشیں نکال رہے تھے، تو پھر سے پاکستانی فوج کے ہیلی کاپٹر آئے اور بے گناہ عوام پر شیلنگ شروع کر دی......جس کی وجہ سے سب لوگ ادھر سے ہٹ گئے اور یہی گھر اس خاندان کا قبرستان بن گیا اور اب تک ان مظلوموں کی لاشیں کوئی نہیں نکال پا رہا تھا اور اسی دوران پاکستانی افواج کی طرف سے مسلسل توپ خانے کا استعمال بھی جاری رہا۔

یہ وہ واقعہ تھا جس نے میری اندر موجود اسلامی غیرت کو جگا دیا، جس نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا اب بھی مجھے گھر میں بیٹھ کر اس ظلم کا تماشا دیکھنا چاہیے؟ کیا اب بھی اس ظالم فوج کے خلاف ہم پر جہاد فرض نہیں ہے؟ کیا اب بھی ہمارے ہاتھوں میں قلم لیے دنیا کے سہانے خواب آنکھوں میں سجائیں؟ کیا اب بھی ہم کو بے غیرتوں کی طرح گھروں میں بیٹھ کر اپنی مسلمان ماؤں، بہنوں کی کٹی ہوئی لاشوں کا تماشا دیکھنا چاہیے؟

اب میرا ضمیر جاگ چکا تھا اور میرے ضمیر نے مزید ظلم برداشت کرنا گوارہ نہیں کیا......میرے سینے میں ایک آگ لگی ہوئی تھی، تب میں نے بندوق اٹھائی اور اس ظالم فوج کے خلاف جہاد کرنے کا ارادہ کر کے اپنی تعلیم اور گھر بار کو خیر باد کہہ دیا...... مجھے طالبان نے نہیں بلکہ اس فوج اور نظام کے ظلم نے طالب بنا دیا اور میں اب مجاہد بن کر بہت خوش ہوں، کیونکہ اب میرے ضمیر پر بے غیرتی اور بے حسی کا بوجھ نہیں ہے...... پاکستانی فوج نے ہماری آزادی ختم کر دی تھی اور ہمارے ذہنوں پر ہر وقت موت کا خوف سوار رہتا تھا، مگر اب میں بلاخوف ہر خطرے کا مقابلہ کرتا، کیونکہ اب میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جاں نشینوں کی صفوں میں شامل ہو گیا ہوں، کیونکہ اب اگر میری لاش گرے گی، تو میرے گرانے والے کی بھی گرے گی اور مجھے زخم لگے گا تو پاکستانی فوج اور نظام بھی محفوظ نہیں رہے گا!!!

☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ ننگرہار......ضلع بہسود......ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ......پولیس افسروں اور اہل کاروں کی 2 گاڑیاں مکمل تباہ......گاڑیوں میں سوار تمام اہل کار ہلاک اور زخمی

خونِ خاک نشیناں

عائشہ غازی

سر سے پاؤں تک برقعے میں ڈھکی وہ نوجوان لڑکی اپنی کرسی پر بیٹھی بے آواز روتی تھی اور اس کے چہرے کو ڈھانپتے ہوئے برقعے کے سوراخ جب بھیگتے تھے تو اس کے رونے کا پتا دیتے تھے۔ وہ چاہتی تھی کہ میرے سوالوں کا جواب نہ دے کیونکہ ان جوابوں میں خوف تھا۔ ان تمام دردناک مناظر کا خوف جو اس نے ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے دوران دیکھے تھے۔ ان جوابوں میں آگے کی زندگی کا خوف تھا کیونکہ اسے بولنے کی اجازت نہیں تھی۔ میری اس سے ملاقات بنوں کے آئی ڈی پیز کیمپ سٹی میں ایک چھوٹے سے کیمپ میں ہوئی تھی۔ مختصر خیمہ جس میں گرمی تھی اور روشنی صرف کپڑے کے دروازے سے اندر آتی تھی۔ اس خیمے میں پچیس سے تیس کمسن بچے زمین پر کہیں کہیں دری بچھائے اور باقی مٹی پر بیٹھے تھے۔ زمین سیدھی نہیں تھی اور مٹی میں سے نکلتے ہوئے پتھر بیٹھنے والے کے پیروں کو تکلیف دیتے تھے۔ یہ خیبر ایجنسی سے کچھ گھنٹوں کے نوٹس پر ہجرت کرنے والے بچے تھے جو پشتو کے بے ترتیب جملوں میں اپنی ہجرت کی کہانی سناتے تھے۔ یہ ان بچوں کا سکول تھا اور وہ برقعے میں لپٹی ہوئی لڑکی ان کی استاد! اس برقعے میں لپٹی اس لڑکی نے جب یہ بتاتا کہ اس نے بی ایس سی کر رکھی ہے تو ہمیں من حیث القوم بہت محنت سے دیے گئے اس تاثر پر شرمندگی ہوئی جس کے مطابق داڑھی والے پٹھان مرد یا برقعے والی پٹھان خاتون ان پڑھ ہوتے ہیں۔

اس پڑھی لکھی برقعہ پوش لڑکی سے ملنے میں خوشی زیادہ تھی یا دکھ، معلوم نہیں۔ مجھے اس بات کی خوشی تھی کہ میں اس سے بغیر مترجم کے اردو میں بات کر سکوں گی اور اس بات کا غم کے اس پڑھی لکھی لڑکی کو ہم نے حال اور مستقبل کی کیا امید دی؟ مجھے محدود وقت میں کسی اردو بولنے والی ہجرت زدہ لڑکی کا میسر آ جانا غنیمت تھی۔ میری خواہش تھی کہ وہ میرے ہر سوال کا جواب دے مگر وہ میرے ہر سوال کا جواب کیسے دے۔ مجھے اس کیمپ تک لے کر جانے والے منتظمین کے چہروں پر حزن تھا، خاموشی تھی اور تنبیہ تھی کہ اپنی کہانی مت سنانا، کہ بولنے کی سزا ہے۔ شاید وہ لوگ پہلی سزاؤں کے بوجھ تلے جھکے جاتے تھے، مزید کسی سزا کے متحمل نہیں تھے۔ میں چاہتی تھی وہ لڑکی مجھے وہ سب سنائے جو اس نے ہجرت کے دوران دیکھا۔ میری حیرت بھانپ کر مجھے بتاتی رہی کہ اسے پڑھنے سے کسی نے نہیں روکا۔ پہلے وہ نپے تلے لفظوں میں جواب دیتی رہی۔ کہتی رہی کہ ہمیں کچھ نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ ہمیں ہمارے گھروں میں واپس بھیج دیا جائے۔ شاید اسے صرف اتنی ہی بات کہنے کی تلقین تھی۔ پھر وہ خاموش ہوگئی۔ اب وہ بے آواز روتی تھی، میرے اس سوال پر کہ جب اس نے گھر چھوڑا تو کیا منظر تھا، وہ بے آواز روتی تھی۔ اس کا صبر ٹوٹ گیا، وہ بتانے لگی کہ کیسے بمباری میں ان کے ہمسائے کا خاندان مارا گیا، کوئی نہیں بچا۔ کہتی تھی سب کے سب مارے گئے اور روتی تھی۔ شاید وہ اب اور بھی بہت کچھ بتانے کا حوصلہ رکھتی ہو مگر مجھ میں مزید سننے اور اپنی استاد کو یوں روتا دیکھ کر سہمے ہوئے بچوں کے درمیان بیٹھے رہنے کا حوصلہ نہیں تھا۔ جن کے دکھوں کا مداوا میرے پاس نہیں، ان کے زخم تازہ کرنے سے کیا حاصل؟ لاکھوں آئی ڈی پیز جب کچھ گھنٹوں کے اندر اپنے بچوں کو اٹھائے اپنے گھر بار چھوڑ کر جان بچانے کو بھاگے تھے تو اپنے ساتھ وہ تمام منظر اٹھا لائے تھے جو انہیں ہر لمحہ دکھ دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے جب خیمے کی دھول اور مٹی میں اپنی استاد کے پیچھے پیچھے سبق پڑھتے ہیں تو ان کی آنکھیں گزرتے ہوئے وقت کا دکھ ساتھ ساتھ دہراتی ہیں۔ ان آنکھوں نے بمباری میں مرتے ہوئے لوگ دیکھے تھے۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ آئی ڈی پی رجسٹریشن کے لیے آٹھ آٹھ گھنٹے چلچلاتی دھوپ میں قطار میں لگے ہوئے کیسے کئی بچوں نے ماؤں کی گود میں دم توڑا تھا۔ ان کے معزز گھر والے کیسے لمبی لمبی قطاروں میں لگ کر راشن لیتے تھے اور ذرا ذرا سی بات پر راشن کے منتظمین انہیں ڈنڈے سے پیٹتے تھے۔ انہیں معلوم تھا انہیں احتجاج کا حق نہیں ہے۔

کچھ دیر کے لیے تماشہ دیکھ کر جوش میں آنے والی قوم، میڈیا اور سیاست دانوں کو ان سے ہمدردی رہی لیکن قوم کو آئے روز نیا تماشہ مل جاتا ہے۔ ایک حادثے پر کتنی دیر توجہ دیں۔ چند گھنٹوں میں دس لاکھ افراد کا بے گھر ہو جانا چند دن میں قوم کے لیے معمول کی بات بن گئی اور پھر سردیوں میں کیمپوں میں ٹھٹھرتے ہوئے بچوں کے لیے کسی نے ہمدردی کے دو بول بھی نہ بولے کہ شاید ان سے ہمدردی بھی ٹی ٹی پی سے ہمدردی کے زمرے میں نہ آ جائے۔ اب حالت زار یہ ہے کہ ان بے گھر بے آسرا لوگوں پر احتجاج کی صورت میں صرف ڈنڈے نہیں چلیں گے، گولیاں چلیں گی، جیسی ایکس جون کو بکا خیل کیمپ میں روزے داروں پر چلیں اور چار افراد لقمہ اجل بنے، کئی زخمی ہوئے۔ لیکن ان کا قتل کوئی سانحہ نہیں، کیونکہ اس ملک میں سانحہ صرف وہ ہوتا ہے جس کا سیاسی فائدہ حاصل ہو سکے۔ جہاں اس جنگ میں ہزاروں قبائلیوں کی موت حادثہ نہیں تھی، وہاں ان چار مظلومین کی موت کا کیا مطلب!

یہ خونِ خاک نشیناں تھا، رزقِ خاک ہوا

☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ زابل.................سیورے اور شاہ جوئے اضلاع.................مجاہدین کے حملے اور ریموٹ کنٹرول بم دھماکے.................5 اہل کار ہلاک

شامی جہاد کی موجودہ صورت حال

منصور خان

ارضِ شام اُمت مسلمہ کے لیے خوش خبریوں کی نوید بن رہی ہے......تقریباً ہر محاذ پر رافضی بشاری حکومت کی پسپائی کی خبریں تواتر سے آرہی ہیں......کامیابیوں کا مرکز ارضِ شام میں ادلب صوبہ رہا اور یہاں پر رافضی افواج وملیشیات نے بدترین شکستوں کا سلسلہ دیکھا......فتوحات کا دروازہ صوبہ ادلب کے صدر مقام ادلب شہر کی فتح سے وا ہوا، اس کے بعد مجاہدین اتحاد ''جیش الفتح'' کی کامیابیوں کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہوگیا، الحمدللہ......یہ سلسلہ ادلب سے آگے حماء اور علویوں کے گھر الاذقیہ تک لے جایا جائے گا، ان شاءاللہ!

ادلب شہر کی فتح کے کچھ دنوں بعد جسر الشغور، القرمیذ کا فوجی مرکز، المسطومہ کا فوجی مرکز، اریحا کا شہر فتح ہوئے......ان تمام علاقوں سے بشاری فوج کو بڑے جانی و مالی نقصانات کے بعد فرار ہونا پڑا......ان کے آگ برساتے جہازوں کی مدد ان کے کسی کام نہ آئی......اب صورت حال یہ ہے کہ چند علاقوں کے علاوہ تقریباً تمام ادلب مجاہدین کے کنٹرول میں ہے اور بشاری حکومت پر سیکڑوں فوجی مروانے کے بعد یہاں سے فرار پر مجبور ہے......مجاہدین الغریکا کے اہم علاقے کا محاصرہ کررہے ہیں، جیسا کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بشاری حکومت علوی آبادی کے تعاون پر کھڑی ہے اور ادلب کے ساتھ الاذقیہ کا ساحلی علاقہ ان علویوں کا مرکز کہلاتا ہے۔ مجاہدین کی ادلب میں فتوحات اور پیش قدمی سے یہاں علوی علاقوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی ہے......الاذقیہ کے مرکزی علاقے ادلب کی سرحد سے تقریباً ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہیں، مجاہدین کی طرف سے ایک بڑی پیش قدمی علوی قوتوں کو جڑ سے ہلا سکتی ہے!

حلب کے اہم ترین محاذ سے بھی اچھی خبریں آرہی ہیں، اس سال مجاہدین اور مزاحمت کار بشاری فوج و ملیشیات کو ان کی فرنٹ لائنز سے کافی پیچھے دھکیلنے میں کامیاب رہے......حلب شہر کو آزاد کروانے کے لیے مزاحمت کاروں کی ۳۱ جماعتوں نے اتحاد بنایا ہے اور یہ اتحاد بشاری فوج کو مغربی محاذ سے پیچھے دھکیل کر اب تک راشدین، لامرون اور الخالدیہ کے کافی علاقوں پر قابض ہو چکا ہے......مزید پیش قدمی بھی جاری ہے، دوسری طرف مجاہدین اگرچہ اس اتحاد میں شامل نہیں لیکن وہ بھی مغرب اور شمالی محاذوں پر بشار کے خلاف دیوار بنائے کھڑے ہیں......

یہاں ایک اہم بات تنظیم داعش کی طرف سے بشار اور داعش کا تعاون دیکھنے میں آیا ہے......جس وقت مجاہدین شال کی طرف سے املاح، صیفات وعفیرہ کے علاقوں سے بشاری فوج و رافضی ملیشیات کو پیچھے دھکیل رہے تھے تو عین اس وقت داعش نے مجاہدین کی سپلائی لائن پر مارع کے علاقے میں حملے شروع کیے......داعش کے حملے اور آرٹلری برسانے کے عمل میں بشاری جنگی جہازوں نے داعش کی مدد شروع کردی اور مارع پر بمباری شروع ہوگئی......

اب صورت حال اس طرح ہے کہ داعش مارع پر زمینی حملے کررہی تھی اور بشاری فضائیہ فضا سے اس کی مدد کررہی تھی......زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بشاری سپلائی لائن داعش کے مقبوضہ علاقوں کے ساتھ سے گزرتی ہے لیکن داعش بشاری سپلائی کاٹنے کی بجائے الٹا مجاہدین کی سپلائی کاٹنے کی کوشش کررہی ہے......یہ نادان لوگ مجاہدین سے اپنی نفرت میں اس قدر اندھے ہوگئے ہیں کہ روافض کے مقابلے میں مجاہدین کو نقصان پہنچانے سے بھی نہیں چوکتے......حالانکہ اسی سپلائی لائن کے ذریعے بشاری فوج حلب میں اہل سنت عوام کو قتل کرنے میں مصروف ہے لیکن اب تک یہ چیز بھی داعش کو حلب میں بشار کی سپلائی کاٹنے کی کوشش پر آمادہ نہیں کرسکی......

مارع کی سپلائی کاٹنے کی کوشش مہینوں سے جاری ہے، آخری کوشش میں داعش مارع کے قریب قصبے صوران اور اردگرد کے دیہات پر قابض ہوگئی جو کہ پہلے مجاہدین کے پاس تھے......مجاہدین کی جوابی کارروائی میں داعش بھاری جانی نقصانات کے بعد پسپا ہوگئی لیکن صوران پر قبضے کی لڑائی جاری ہے......داعش چونکہ اہل سنت مجاہدین پر مرتد ہونے کا فتویٰ لگاتی ہے اس لیے مجاہدین کے اہل خانہ اور عام اہل سنت کی خواتین کو بطور لونڈیاں اپنے لیے حلال سمجھتی ہے......

صوران کے گردونواح کے علاقے سے داعش پسپا ہوتے ہوئے بہت سی خواتین کو لونڈیاں بنا کر لے گئی، استغفراللہ علی ذالک......اس بات کی گواہی محاذ پر موجود مجاہدین نے بھی دی اور اس کے علاوہ ان کی پسپائی کے بعد وہاں سے ان کے امرا کی طرف سے جاری کردہ حکم ناموں سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی......ان حکم ناموں میں داعش کے جنگ جوؤں کو غلام بنائی گئی خواتین کی تصاویر سوشل میڈیا پر نشر کرنے سے منع کیا گیا تھا......اللہ تعالیٰ ان درندوں کو غرق کرے جو اسلام کا نام لے کر اپنی ہوس کی غلامی کررہے ہیں، آمین!

ان شاءاللہ، داعش کے فتنے کے باوجود حلب جلد آزاد ہوگا......حلب کے شمالی محاذ پر داعش کے حملوں کی وجہ سے ہی اب مغربی محاذ سے بشار خنزیر کو بھگانے کی کوشش

23 فروری: صوبہ غور.................ضلع بساینسد.................خفیہ ادارے کا عادل نامی جاسوس گرفتار.................اس کا مقدمہ شرعی عدالت کے حوالہ کردیا گیا۔

شروع کی گئی ہے، جہاں پر داعش موجود نہیں اور بشار کے خلاف مجاہدین کی پیش قدمی کی صورت میں ان کی پشت پر داعش کے وار نہ ہونے کے سبب مضبوط پوزیشن میں ہیں......

ایک اور اہم محاذ درعاء کا صوبہ ہے۔ یہاں بھی کامیابیوں کی ایک لمبی فہرست ہے، تازہ ترین فتوحات میں سب سے اہم شام کی دوسری بڑی بریگیڈ ۵۲ کا فتح ہونا ہے......اس کے بعد مزاحمت کاروں نے ثلعہ کے ایئر بیس پر بھی شدید حملے کیے اور اس کے کافی حصے پر قبضہ کرلیا، لیکن بعد میں کچھ سیاسی وجوہات کی بنا پر یہاں سے پسپا ہو گئے......بریگیڈ ۵۲ اور ثلعہ ایئر بیس پر حملے میں بشار نے بھاری جانی نقصان اٹھایا...... ثلعہ ایئر بیس پہ فتح حاصل کرنے سے بشاری قوتوں کی جنوب میں فضائی طاقت بہت حد تک ختم ہوجائے گی......

اس وقت '' جنوبی محاذ '' کے مزاحمت کار اور درعاء میں '' جیش الفتح '' کے مجاہدین' درعاء کے بڑے شہر کو فتح کرنے کی کارروائی میں مصروف ہیں......آخری اطلاعات تک مجاہدین' درعاء کے ۸۵ فی صد شہر کو آزاد کروا چکے ہیں اور اہم عسکری مقامات پر قابض ہوگئے ہیں! اللہ اکبر!!! ان شاءاللہ جلد ہی ہم درعاء کی آزادی کی خبر سنیں گے اور جلد ہی درعاء سے دمشق کی طرف مزید پیش قدمی ہوگی، ان شاءاللہ!

داعش نے دیرالزور کے صحرا میں حمص کی سمت پیش قدمی کرتے ہوئے پامیر کے اہم شہر کو بشار سے چھین لیا ہے اور اس کے قریب واقع بہت سی گیس فیلڈز پر قبضہ کرلیا ہے......ان فیلڈز پر قبضہ سے بشاری نظام توانائی کے بحران کا شکار ہوگیا ہے......تیل کی عالمی مارکیٹ کے ذرائع کے مطابق اس وقت ۱۰/ ایرانی بڑے آئل ٹینکر بشاری نظام کو تیل سپلائی کر کے اس کمی کو پورا کررہے ہیں، ہر ٹینکر میں لاکھوں بیرل تیل کی گنجائش ہے...... دونوں ممالک پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کے تناظر میں یہ '' غیر قانونی '' بھی ہے لیکن اقوام متحدہ تو پہلے سے ایران اور بشاری نظام کے حق میں خاموشی حمایتی والا کردار ادا کررہا ہے، اس لیے '' قانون شکنی '' پر چُپ سادھے بیٹھا ہے......یہ آئل ٹینکر ایرانی جزیرے میری اورخارگ سے براستہ آبنائے ہرمز اور سویز کینال کے ذریعے تیل کو بانیاس کی تیل کی ریفائنیریز تک پہنچا رہے ہیں۔

شام میں اس وقت توجہ کا اہم مرکز کردوں کی داعش کے خلاف بڑی کامیابیاں بنی ہوئی ہیں......کردوبانی میں داعش کو شکست دینے کے بعد پیش قدمی کرتے ہوئے فرات کے کنارے کے بڑے حصے پر قابض ہوگئے ہیں، دوسری طرف کردوں کی کینٹونمنٹس کوبانی اور جزیرہ آگے بڑھتے بڑھتے آپس میں مل گئے ہیں اور کچھ دن پہلے اُنہوں نے تل ابیض کے بڑے شہر کو داعش سے چھین لیا ہے......اس کے علاوہ انہوں نے سالوک، عین العروس، عین العیسیٰ اور بریگیڈ ۹۳ جیسے علاقے داعش سے حاصل کر کے '' خلافت مزعومہ '' کے مرکز الرقہ شہر کے لیے خطرے کی گھنٹیاں بجادی ہیں!

کرد اس وقت الرقہ شہر سے ۵۰ کلو میٹر دور ہیں......کردوں کی جانب سے پیش قدمی سے عرب دیہات کردوں کے رحم و کرم پر ہیں......جو پہلے داعش کے مظالم سہتے تھے اب کردوں کے مظالم کا شکار ہیں! دوسری طرف داعش حسا کہ شہر کو فتح کرنے کی کارروائی میں مصروف ہے......حسا کہ سے بشاری فوج کافی حد تک شکست کھا چکی ہے لیکن اصل خطرہ کرد ہیں جو پیچھے بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں اور داعش اور بشار کی لڑائی میں اپنا فائدہ دیکھ رہے ہیں!

ایک اور اہم محاذ قلمون ہے جہاں مجاہدین خصوصاً جبھۃ النصرہ کے مجاہدین ان پہاڑیوں پہ لبنانی حزب اللہ سے جنگ میں مصروف ہین اور یہاں بھی حزب اللہ کو مجاہدین کے ہاتھوں شدید جانی نقصانات کا سامنا ہے......قلمون کی ایک اہم بات حلب ہی کی طرح داعش کی طرف سے مجاہدین سے جنگ ہے......مجاہدین' جو قلمون میں حزب اللہ کے خلاف برسرپیکار ہیں' ان کو داعش کے فتنے کا بھی مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے......لیکن الحمدللہ داعش کے بہت سے جنگ جو مغربی قلمون میں اپنی جماعت کی اس دوغلی پالیسی کی وجہ سے مجاہدین سے آملے ہیں، مشرقی قلمون میں شدید جانی نقصانات کے باوجود داعش کا فتنہ ابھی باقی ہے!

دمشق اور القنیطر ہ کے محاذوں پر کوئی بڑی قابل ذکر تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی......القنیطر ہ میں مجاہدین جماعتوں نے مل کر '' جیش الحرمون '' کے نام سے اتحاد بنایا ہے جس کا مقصد القنیطر ہ سے پیش قدمی کر کے مشرقی غوطہ کا محاصرہ توڑنا ہے۔

الحمدللہ، مجاہدین شام میں ثابت قدم ہیں اور اس ثابت قدمی کے ثمرات آنا شروع ہوگئے ہیں......رافضی دنیا شام کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے اپنا پورا زور لگا رہی ہے......ایک بار شام ان روافض سے پاک ہوگیا تو ان کی سپلائی اور کمیونیکیشن میں ایک بڑی دراڑ پڑ جائے گی جس کے بعد ان کو باقی محاذوں پہ شکست دینا اس سے زیادہ آسان ہوگا، ان شاءاللہ!

☆☆☆☆☆

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا علمائے کرام کے نام پیغام

'' اے علمائے کرام! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ امت میں اپنے دین، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور اپنے مقدسات کے دفاع کی خاطر اللہ کی راہ میں شہادت پانے کی محبت پر ابھاریں۔ آپ امت کو یہ سکھائیں کہ اللہ کے راستے میں جان دینا اللہ کی نافرمانی میں زندگی گزارنے سے بہتر ہے۔ نیز ظلم کے خلاف مزاحمت کرنے کی قیمت کم اور تھوڑی ہے، بنسبت اس قیمت کے جو ظلم کے آگے سر جھکانے کی وجہ سے سہنی پڑتی ہے۔ اور آپ اپنی امت کو سکھائیں کہ جو کوئی آزادی کی خواہش رکھتا ہے تو اسے اس کی قیمت بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور آزادی کی قیمت موت ہے ''۔

23 فروری: صوبہ قندوز.....................ضلع امام صاحب.....................مجاہدین کے کٹھ پتلی فوجوں پر حملے.....................11 فوجی ہلاک.....................8 زخمی

(قسط چہارم)

جہادِ شام...... ماضی، حال، مستقبل

حسان کوہستانی

۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء کو شامی عوام نے اپنی جدوجہد کے ایک سال مکمل ہونے کی خوشی منائی، اس حوالے سے بڑے پیمانے پر مظاہرے اور ریلیاں منعقد کی گئیں۔ اقوام متحدہ کی کوششوں سے بشاری حکومت اور شامی مزاحمت کاروں کے درمیان التوائے جنگ کا وقتی معاہدہ ہوا لیکن اس معاہدے کی حقیقت یہ ہے کہ جب یہ معاہدہ کیا جا رہا تھا اس وقت بھی بشاری فوج عام شامی مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے میں مصروف تھیں......اس دوران میں مزاحمت کاروں کے مطابق ۹ مارچ ۲۰۱۴ء کو ۴ مزید شامی جنرل مزاحمت کاروں سے آملے، یہ تعداد کچھ روز پہلے منحرف ہونے والے ۲ جنرلوں اور ۴ کرنلوں کے علاوہ تھی......ایک جنرل نے انکشاف کیا کہ تقریباً ۲ ہزار کے قریب بشاری فوج کے سنی افسران کو گرفتار کیا جا چکا ہے تاکہ وہ منحرف نہ ہو جائیں، صرف سنی ہونا بشاری حکومت کی نظر میں جرم تھا......۱۵ مارچ کو ترکی کی حکومت نے تصدیق کی کہ پچھلے ایک ہفتے میں ۷ شامی جنرل بشاری فوج کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں......۱۸ مارچ کو مزید ۲ جنرل شامی فوج کا ساتھ چھوڑ کر ترکی آ گئے......اتنے بڑے پیمانے پر بشاری فوج سے انحراف سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نچلے پیمانے پر عام فوجیوں کے انحراف کی شرح کیا رہی ہوگی! بشاری فوج اندر سے مکمل طور پر ٹوٹ رہی تھی، ایسے وقت میں اسے ایرانی اور لبنانی روافض نے سہارا دیا اور اسے وقتی طور پر شکست سے بچالیا۔

اپریل ۲۰۱۲ء میں بشاری حکومت اور جیش الحر کے مزاحمت کاروں میں التوائے جنگ کا معاہدہ طے پایا جو کہ چند ماہ تک صرف کاغذات کی حد تک قابلِ عمل رہا......اس دوران میں بشاری حکومت فرقہ پرستی کی بنیاد پر شامی اہل سنت کے خون کی ہولی کھیلتی رہی......اسی عرصہ میں ''حولہ کا قتلِ عام'' اور ''القبیر کا قتلِ عام'' جیسے بدترین مظالم کیے گئے!

حولہ کا علاقہ حمص کے جنوب مغرب میں واقع ہے...... ۲۵ مئی ۲۰۱۲ء کو بشاری غنڈوں ''شبیہ'' نے اس علاقے میں داخل ہو کر ۱۰۸ افراد کو شہید کر دیا جن میں ۳۴ خواتین اور ۴۹ بچے شامل تھے......اقوام متحدہ کے تفتیش کاروں کے مطابق ''یہ بات مکمل ثبوتوں اور وثوق سے کہی جاتی ہے کہ حولہ کا قتل عام بشار کے حامیوں نے سرانجام دیا جب کہ کسی اور قوت کے اس بھیانک عمل میں ملوث ہونے کے کوئی ثبوت نہیں پائے گئے''......شامی حکومت نے ہمیشہ ہی کی طرح اس قتلِ عالم کی ذمہ داری مجاہدینِ اسلام پر ڈال دی جس کی تردید بھی فوراً کر دی گئی......عینی گواہان کے مطابق قاتلوں نے اپنے ماتھے پر رافضی نعرے لکھے ہوئے تھے۔ شہید ہونے والے تقریباً سبھی افراد کو یا تو قریب سے گولیاں ماری گئیں تھیں یا چھریوں سے ذبح کیا گیا تھا......حولہ قتل عام میں بشاری حکومت کے ملوث ہونے کے خلاف اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کی کونسل میں بشاری حکومت کے خلاف قرارداد ۴۱ کے مقابلے میں ۲ ووٹوں سے پاس کر لی گئی......روس، چین، بولیویا، سوڈان اور کیوبا نے اس قرارداد کے خلاف بشار کے حق میں ووٹ دیا......ان ممالک کا ذکر کرنے کا مقصد شامی عوام کے قتلِ عام میں بشار کے حمایتیوں کا نام بتانا ہے......

حماء کے پاس القبیر کا سنی اکثریتی علاقہ ہے جس کے آس پاس علوی شیعہ کے کچھ گاؤں بھی پائے جاتے ہیں...... ۶ جون کو بشاری شبیہ نے اس علاقے میں داخل ہو کر ۷۸ افراد کو شہید کر دیا......ان لوگوں کو بھی قریب سے گولیاں ماری گئیں اور چاقو چھریوں سے ذبح کیا گیا......بشاری سرکاری ٹی وی نے چند ''دہشت گردوں'' کی ہلاکت کی جھوٹی خبر چلائی......یو این کے مانیٹرز نے اس قتلِ عام کا بھی جائزہ لینے اس گاؤں میں جانے کی کوشش کی تو بشاری فوج نے ان کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور ان پر ہلکے ہتھیاروں سے فائرنگ کی......

۸ جون کو ان معائنہ کاروں کو گاؤں میں داخل ہونے دیا گیا۔ ان کے ساتھ بی بی سی کا ایک صحافی پال ڈینہر بھی تھا، پال کے مطابق گاؤں میں اکثر دیواریں خون سے سرخ تھیں اور ہر طرف جلے ہوئے گوشت کی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ ان کو وہاں ایک بھی لاش نہ ملی، مقامی لوگوں کے مطابق علوی ملیشیا قتلِ عام کرنے کے بعد ان لاشوں کو اپنے ساتھ لے گئی......بشاری حکومت نے ان حقائق پر پردہ ڈالنے کے لیے خود ایک کمیشن بنایا تاکہ قتلِ عام کی ''تحقیقات'' ہوسکیں......لیکن اللہ کا کرنا ہوا کہ کمیشن کا سربراہ 'طلال حوشان' کچھ دنوں بعد ہی بشاری حکومت سے منحرف ہو گیا اور اس نے بشاری حکومت اور اس کے اتحادی علوی ملیشیات کی طرف سے عورتوں اور بچوں کے قتلِ عام کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

اتنا خونِ ناحق بہہ جانے اور قاتلوں کی واضح نشان دہی بمعہ ثبوت ہو جانے کے باوجود ایک پتہ بھی نہ ہلا اور اقوام متحدہ کا ''عالمی اور معیاری انصاف'' اب بھی مذمتوں تک محدود رہا......ارضِ شام کے لیے انسانی معیار اور ہمدردی صرف باتوں کی حد تک رہی......یہ قتل عام اور اس کے علاوہ روزانہ ہونے والے معمول کے مظالم اس التوائے جنگ کے عرصہ کے دوران میں ہوئے جس کا معاہدہ بشاری حکومت نے کیا تھا......یہ

23 فروری: صوبہ ننگرہار......ضلع پچیر آ گام......بارودی سرنگ دھماکے......6 اہل کار ہلاک......8 زخمی

قاتلوں کی حکومت ارضِ شام میں امنِ عامہ اور عوام کی جان و مال کے تحفظ میں کتنی سنجیدہ تھی، اس بات کا اندازہ اس حکومت کے ایسے کارناموں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے!

جولائی میں دوبارہ باقاعدہ لڑائی شروع ہوگئی، اس عرصہ میں قابل ذکر اور بڑی لڑائیاں حمص، دمشق، ادلب اور حلب میں لڑی گئیں......حمص میں مجاہدین نے القصیر کے شہر پر قبضہ کرلیا اور ادلب میں مجاہدین سراقب شہر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئے...... لیکن سب سے اہم اور بڑی لڑائی دمشق میں لڑی گئیں...... ۱۵ جولائی کو ہزاروں مجاہدین نے دمشق کے مرکزی شہر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا، مجاہدین کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ۲۵۰۰ سے ۵۰۰۰ کے درمیان بتائی جاتی ہے...... بشاری ذرائع کے مطابق ان کو اس حملے کا پہلے سے علم ہوگیا تھا اس لیے دمشق کے دفاع کے انتظامات کر لیے گئے تھے اور وہ اس حملے کی امید کر رہے تھے......

مجاہدین کا حملہ ابتدا میں بہت تیز اور تباہ کن تھا، جلد ہی وہ دمشق کے وسط تک پہنچ گئے اور شہر میں شدید لڑائی شروع ہوگئی...... بشاری حکومت بڑے پیمانے پر جنگی تیاریوں کے باوجود بہت بدحواسی کا شکار تھی، مجاہدین نے شہر کے کچھ علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا، ایئرپورٹ جانے والے راستے بند ہو چکے تھے، لڑائی کا دائرہ کار شہر کے اندر ہونے کے باوجود بشاری حکومت اس لڑائی میں بھاری ہتھیاروں کا اندھا دھند استعمال کر رہی تھی...... میدان، تدھمون، بارزخ اور قابون کے مرکزی علاقوں پر شدید شیلنگ اور ہیلی کاپٹر سے راکٹ فائر کیے جاتے رہے...... زمینی فوج ایک بڑی تعداد میں ان حملہ آور مجاہدین کو گھیرنے کی کوشش کر رہی تھی...... مجاہدین کی طرف سے اس حملے کے مقاصد واضح نہ ہو سکے......ایک کمانڈر کے مطابق یہ دمشق کو آزاد کروانے کی کارروائی تھی لیکن مجاہدین کے ترجمان طارق کے مطابق یہ دمشق پر ایک معمول کا حملہ تھا......

۱۹ جولائی کا دن بشاری حکومت کے بڑے نقصانات کا دن ثابت ہوا۔ ایک فدائی حملہ آور نے شامی نیشنل سیکورٹی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا......اس حملے میں شامی حکومت کے بڑے بڑے نامور لوگ مردار ہوگئے...... ہلاک ہونے والوں میں شامی وزیر دفاع داؤد راجیہا، سابق وزیر دفاع حسن ترکمانی، بشار کا بہنوئی جنرل آصف شوکت، شامی انٹیلی جنس کے تحقیقاتی شعبے کا سربراہ حافظ مخلوف ہلاک ہوگئے......اس کے علاوہ بہت سی سیکورٹی ایجنسیز کے انچارج اور دوسری اہم شخصیات ہلاک ہونے والوں میں شامل تھیں......شام کا انٹیلی جنس چیف حشام بختیار بھی اس حملے میں شدید زخمی ہوا، جو بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہوگیا......ایک بہت بڑی تعداد زخمیوں کی تھی، ان زخمیوں میں بھی شامی حکومت کے بڑے اہم لوگ شامل تھے......شامی وزیر داخلہ محمد ابراہیم الشار بھی زخمی افراد میں شامل تھا......

اس کامیاب حملے کی ذمہ داری لواء الاسلام کے مجاہدین نے قبول کی......اس حملے کے بعد بشاری حکومت نے مجاہدین کے علاقوں پر بمباری اور شیلنگ کا سلسلہ تیز کر دیا......اس دوران میں بشاری حکومت کی ان بمباریوں کا بڑا نشانہ عام لوگ ہی بنتے رہے......سیدہ زینب کے علاقے میں ایک جنازے پر فائرنگ کر کے ۱۰۰ سے زیادہ افراد کو شہید کر دیا گیا......

جولائی کے آخر میں بشاری فوج مزاحمت کاروں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوگئی......لیکن اس لڑائی میں بشار کو بھاری جانی و مالی نقصانات اٹھانا پڑے......اس دوران میں جب کہ لڑائی بشار کے صدارتی محل کے اردگرد جاری تھی، بزدل بشار خود الاذقیہ کے ساحلی علاقوں کی طرف بھاگ گیا تھا......مجاہدین کی پسپائی کے باوجود چھوٹی جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا کیونکہ جیش الحر نے پسپا ہونے کے بعد چھاپہ مار کارروائیوں کا اعلان کیا تھا......دمشق شہر کا کنٹرول دوبارہ حاصل کر لینے کے بعد بشاری حکومت نے اپنے بڑے جانی و مالی نقصانات کا بدلہ لینے کے لیے سنی اکثریتی علاقوں کے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں......

دمشق کی اس شدید لڑائی کے بعد فریقین کی توجہ کا مرکز' حلب کا تجارتی شہر بن گیا۔ حلب کی لڑائی بھی جولائی ۲۰۱۲ء ہی میں شروع ہوئی جو کہ اب تک جاری ہے...... یہ لڑائی اپنی دہشت اور اہمیت کی وجہ سے 'لڑائیوں کی ماں' کہلاتی ہے......اس لڑائی میں ایک طرف بشاری فوج و نیشنل ڈیفنس فورس، بعث بریگیڈ، بشاری شبیہ، ایرانی IRGC (ایرانی انقلابی گارڈ)، لبنانی حزب اللہ اور کچھ دوسری رافضی ملیشیات کے جنگ جو بشاری حکومت کو بچانے کے لیے لڑ رہے ہیں......دوسری طرف مجاہدین جبهة النصره، احرار الشام، جبهة انصار الدین (قوقاز کے مجاہدین) اور جیش الحر سے منسلک مختلف بریگیڈز اس شہر کو روافض کے پنجے سے آزاد کرانے کے لیے لڑ رہے ہیں......اس کے علاوہ اخوان المسلمون سے منسلک جماعتیں بھی کافی تعداد رکھتی ہیں......

حلب کے پاس کرد بھی کافی تعداد میں آباد ہیں، شروع میں کردوں نے صلاح الدین بریگیڈ بنائی جو مجاہدین سے مل کر بشار سے لڑتی تھی، جب کہ کردوں کی جماعت PYD کے مزاحمت کاروں اور بشار دونوں سے برے تعلقات تھے۔ ان کا موقف (حلب میں) یہ ہے کہ عرب کردوں کے علاقوں سے دور رہیں اور کرد عرب علاقوں میں نہیں آئیں گے...... یہ جماعت بشاری فوج سے بھی تبھی لڑتی جب بشاری فوج کی طرف سے ان پر حملہ کیا جاتا ورنہ یہ خاموش رہتے......حلب کی اس مشہور اور بڑی لڑائی کا اہم ترین خاصہ بشاری آرمی کی طرف سے رہائشی علاقوں پر سیکڑوں کی تعداد میں بیرل بم گرانا ہے جس کی وجہ سے اب تک ہزاروں افراد شہید اور زخمی ہو چکے ہیں اور اس بمباری کی وجہ سے لاکھوں لوگ اس شہر کو چھوڑ کر پناہ گزیں بننے پر مجبور ہیں......حلب شام کا صنعتی و تجارتی مرکز ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ جو فریق حلب کو کنٹرول کرے گا وہی ارضِ شام کا فاتح کہلائے

23 فروری: صوبہ میدان......ضلع چک......مجاہدین کا پولیس، کٹھ پتلی فوج اور مقامی جنگ جوؤں کے مشترکہ قافلے پر حملہ......ایک بکتر بند گاڑی تباہ......6 اہل کار ہلاک......پانچ

گا......یہی وجہ ہے کہ دونوں فریق سالوں سے اس شدید جنگ میں مصروف ہیں اور کوئی بھی پسپائی کے لیے تیار نہیں!

حلب کی لڑائی کا آغاز جولائی میں صلاح الدین ڈسٹرکٹ سے ہوا...... یہ بات واضح نہیں کہ اس ڈسٹرکٹ میں مجاہدین پہلے سے موجود تھے یا باہر سے آ کر انہوں نے اس پر قبضہ کرلیا......ایک ہزار کی تعداد میں مجاہدین حلب میں داخل ہوگئے، اگست تک مجاہدین نے شہر کے مشرقی حصے پر مکمل قبضہ کرلیا تھا...... جب کہ بشاری قوتیں حلب کے مغربی حصے پر قابض تھیں...... ۲۰۱۲ء کے آخر میں مجاہدین نے ادلب کے شہر مرأت النومان کو بشار سے آزاد کرالیا جو کہ حلب میں بشاری فوج کی مرکزی سپلائی لائن تھی......اس طرح حلب میں بشاری قوتیں محاصرے میں آگئیں اور مجاہدین ان کے مقابلے میں بہتر پوزیشن میں تھے......

بشاری افواج کی سپلائی فضائی ذریعے سے جاری تھی، حلب کی لڑائی میں مجاہدین کا اہم کامیابی خان الاصل کی فتح کی صورت میں ملی۔ اس لڑائی میں مجاہدین نے سیکڑوں بشاری فوجیوں کو جہنم واصل کیا۔ اس لڑائی اور اس علاقے کی فتح میں مجاہدین جبھۃ النصرہ (تنظیم القاعدہ الجہاد فی البلاد الشام) نے اہم کردار ادا کیا......دمشق میں ہونے والی پسپائی کے بعد مجاہدین نے ایک اہم سبق سیکھا، اب مجاہدین علاقوں کو فتح کرنے سے پہلے وہاں قائم فوجی مراکز اور ایئر پورٹ کو آزاد کرانا اہم سمجھتے تھے کیونکہ بشاری افواج کی سپلائی و قیام انہی عسکری مراکز میں ہوتا تھا......اس سلسلے کی پہلی کارروائی ''المناغ ایئر بیس'' کی فتح تھی...... یہ ایئر بیس مہینوں سے مجاہدین کے محاصرے میں تھا اور اس کو فتح کرنے کی کوششیں جاری تھیں......بیس میں موجود بشاری فوج کو ہوائی راستے سے سپلائی جاری تھی......اس بیس سے منحرف ہونے والے فوجیوں کے مطابق بشاری فوجی کی حالت بہت بری ہوگئی تھی اور فوجی لڑائی سے جان چھڑانے کے لیے جان بوجھ کر خود کو زخمی کررہے تھے......اس وقت صرف بشاری ایئر فورس کے جہاز ہی تھے جو اپنی مسلسل بم باری کے ذریعے مجاہدین کو بیس فتح کرنے سے روکے ہوئے تھے......

اگست ۲۰۱۳ء کے آخر میں بیس کے مرکزی حصوں کو فتح کرنے کے لیے آخری بڑا حملہ کیا گیا......المناغ بیس کے ایک بڑے حصے پر مجاہدین پہلے ہی قابض تھے، بیس کے کمانڈر کو گرفتار کرلیا گیا...... ۳۲ بشاری فوجی اس حملے میں مارے گئے اس ۷۶ بشاری فوجی پسپا ہوگئے جنہوں نے اگلے دن نسبتاً نرم دشمن کرد YPG کے جنگ جوؤں کو گرفتاری دے دی، اس بیس کو تنظیم داعش اور جیش الحر کے مزاحمت کاروں نے مل کر فتح کیا۔

۲۰۱۳ء کی بہار میں بشاری فوج کو لبنانی حزب اللہ کی کمک اور روسی اسلحے کی بڑی کھیپ مل گئی جس کے بعد بشاری فوج نے حزب اللہ اور روسی اسلحے کے زور پر حلب میں سست پیش قدمی شروع کردی اور حلب میں ایک اور سپلائی روٹ کھولنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس سپلائی کے بعد مجاہدین کی طرف سے بشاری افواج کے کیے گئے محاصرے کا خاتمہ ہوگیا......اس پسپائی کے باوجود حلب میں مجاہدین کی پوزیشن مضبوط تھی......

۲۰۱۳ء کے آخر تک حلب میں جاری لڑائی میں دونوں فریقین اپنی اپنی جگہوں پر جمے رہے اور کوئی بھی فریق فیصلہ کن پیش قدمی یا علاقہ فتح کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اصل میں جون ۲۰۱۳ء میں قصیر کے شہر پر قبضے کے بعد بشاری قوتیں وہاں سے فارغ ہوکر حلب میں محصور بشاری فوج کی مدد کے لیے آگئیں جس کے بعد بشاری فوج کے مورال اور تعداد و اسلحے میں بہتری آئی اور یہ لوگ محاصرہ توڑ کر سپلائی کا راستہ بحال کرنے میں کامیاب ہوگئے......اس دوران میں حمص کے صوبے میں بشار کے خلاف کارروائیاں تیز ہوگئیں جس کی وجہ سے بشاری فوج کے کچھ حصے کو حلب سے نکال کر حمص لے کر جانا پڑا، مجاہدین نے اس کمزوری کے بعد بشاری فوج وملیشیات پر کامیاب حملے کیے اور خان الاصل اور المناغ ایئر بیس کو فتح کرلیا......

۲۰۱۳ء کے آخر تک دونوں اطراف سے لگار حملے جاری رہے لیکن فیصلہ کن برتری کسی کو حاصل نہ ہوسکی......اس صورت حال میں بشار فوج اپنی عددی برتری کے بل بوتے پر کسی نہ کسی حالت میں سستی سے پیش قدمی کرتی رہی...... ۲۰۱۴ء میں بشاری پیش قدمی جاری رہی اور انہوں نے مئی میں شیخ نجار کے صنعتی علاقے پر بھی قبضہ کرلیا جس کے بعد حلب کی مرکزی جیل کا مجاہدین کا محاصرہ ختم ہوگیا اور یہ علاقے بھی بشاری قبضے میں آگئے۔ اصل میں بشاری قوتوں کا منصوبہ شمال سے پیش قدمی کرتے کرتے آگے نبل اور زہرہ کے شیعہ علاقوں تک آکر حلب کے آزاد علاقوں کا محاصرہ کرنا تھا اور اپنے جنگی وسائل کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب ہورہے تھے......بشاری پیش قدمی کرتے کرتے الملاح کے علاقے تک آگئے اور صرف چند سو میٹر کی پیش قدمی کے بعد مجاہدین کا مکمل محاصرہ کرلینے کی پوزیشن میں تھے!

آگے ۲۰۱۵ء کا سال بشار کے لیے حلب میں بہت مختلف ثابت ہونے والا تھا......حلب کے ۲۰۱۵ کے واقعات کی تفصیل نوائے افغان جہاد مئی ۲۰۱۵ء کے شمارے میں الگ مضمون میں پیش کی گئیں تھیں لیکن واقعات کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لیے ہم آئندہ ان واقعات کو مختصر بیان کرکے موجودہ صورت حال سے جوڑیں گے......اس کے بعد دوبارہ ارضِ شام کے باقی علاقوں کی جدوجہد کا حال ۲۰۱۲ء میں وہیں سے شروع کریں گے جہاں سے سلسلہ منقطع ہوا تھا، ان شاء اللہ!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ کاپیسا............ضلع تگاب............بارودی سرنگ دھماکہ............فوجی بکتر بند ٹینک تباہ ....6 اہل کار ہلاک

روس، امریکہ اور افغانستان: تاریخ کا سبق اور ہمارے کرنے کے کام

سعود میمن

۱۹۸۵ء میں روس کو افغانستان میں شدید مشکلات اور بڑے نقصانات کا سامنا تھا۔ اس وقت روس آج کے امریکہ سے بڑی طاقت سمجھا جاتا تھا اور اس کی ''انا'' اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ برملا اعلان کر کے افواج واپس بلا لے..... چنانچہ ۱۹۸۹ء تک بے تحاشا نقصان کے بعد افواج کو بالآخر واپس بلا لیا گیا لیکن اس ہٹ دھرمی کی پالیسی نے روس کی صحت پر بڑے تباہ کن نتائج نتائج مرتب کیے:

۱) روس کی معیشت تباہ ہوتی چلی گئی اور ایک دن وہ بھی آیا کہ روسی جرنیلوں کو ڈبل روٹی کے لیے لائن میں لگے دیکھا گیا۔

۲) مقبوضہ علاقے ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ سے نکلتے چلے گئے اور معاشی زوال کے نتیجے میں وہ آئندہ کسی ملک پر قبضہ کرنے کے قابل نہ رہا۔

۳) بغیر کسی حملے یا جنگ کے ریاست ہائے متحدہ روس کے حصے بخرے ہوتے گئے۔

آج تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ روس کی جگہ امریکہ ہے، افغانستان وہی ہے اور صورتحال بھی۔ امریکہ کے اتحادی ایک ایک کر کے اس لا حاصل جنگ میں اسے خیر باد کہہ رہے ہیں لیکن سپر پاور کی 'انا' اسے جانے نہیں دے رہی۔ اس کے نتائج بھی ویسے ہی مرتب ہو رہے ہیں جو عالمی میڈیا کے بلیک آؤٹ میں کہیں نہ کہیں اپنی جھلک دکھا جاتے ہیں۔

☆ اقتصادی لحاظ سے امریکہ زلزلوں کو شکار ہے، وال سٹریٹ تحریک سمیت کئی بینکوں کا دیوالیہ ہونا اور بہت سے دوسروں کو سنٹرل ریزرو بنک سے ہنگامی بچاؤ کے پیکج دیے جانا اقتصادی زوال کی چند علامتیں ہیں، درحقیقت سرمایہ دارانہ نظام اپنی جکڑ اور پکڑ کھو رہا ہے۔

☆ مزید علاقوں پر قبضہ کرنے کے امریکی عزائم کو بھی خاصا دھچکہ لگا ہے، جس کی ایک جھلک شام میں افواج کو زمین پر اترنے کی اجازت نہ دینا ہے جس کی وجہ یہی ہے کہ امریکہ خود بھی جانتا ہے کہ اس کی معیشت اب نئے ممالک پر تسلط جمانے جیسے بڑے اخراجات کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

☆ علیحدگی پسندی کے رجحانات امریکہ کی کئی ریاستوں میں پروان چڑھنا شروع ہو چکے ہیں جس کا اظہار کچھ عرصہ پہلے ہونے والے مظاہرے اور پھر کچھ ریاستوں میں اس سے آگے بڑھ کر علیحدگی کے لیے ریفرنڈم کروانے کی تحریکیں ہیں۔ آنے والے سالوں میں یہ سلسلہ مزید پھیلے گا کیونکہ امریکہ بھی روس کے نقش قدم پر چلتا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں تاریخ کا سب سے بڑا سبق یہی ہے کہ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھتا!

یہاں یہ بات بھی لازماً ذہن میں رکھنی چاہیے کہ عالمی جہادی تحریک نے امریکہ کے لیے جو منصوبہ جاری کیا تھا اس کے تین حصے تھے:

اول: امریکہ کو اپنی مرضی کے میدان میں ایک طویل جنگ میں الجھایا جائے، اس جنگ کے ذریعے اس کی معاشی قوت کو پگھلایا جائے جو اس کی فوجی قوت کے لیے ریڑھ کی ہڈی ہے۔

دوم: اس اقتصادی بریک ڈاؤن کے نتیجے میں امریکہ کو اس پوزیشن میں لایا جائے کہ وہ سمندر پار قبضہ کرنے کی سوچ کھو بیٹھے اور رفتہ رفتہ حملہ کرنے کی طاقت بھی!

سوم: اس کے بعد ایک اسلامی حکومت قائم کی جائے جسے کامیابی سے چلایا جائے اور امریکہ اسے پھر سے گرانے کی سکت نہ رکھتا ہو۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج ۲۰۱۵ء میں ہم دوسرے مرحلے سے گزر رہے ہیں جب امریکہ کو اقتصادی مار دے کر اس کی طاقت کے اصل سرچشمے پر ضربات لگائی جا رہی ہیں۔ اس چیز کو مزید تقویت سپر پاور کی 'انا' دے رہی ہے جو امریکہ کو مسلسل بڑے خساروں کے باوجود افغانستان سے فوجیں نکالنے نہیں دے رہی۔ امید ہے کہ اگلے چند سال اس سمت میں فیصلہ کن ہوں گے کہ ایک اسلامی حکومت کا قیام سرزمین خراسان ہی میں دنیا کے سامنے ہو گا جو ہر طرح کی مداہنت اور شدت ہر دو انتہاؤں سے پاک ہو گی اور جسے امریکہ بہادر گرانے کی پوزیشن میں نہیں ہو گا اور پھر اس نظام کی بہاروں سے دنیا آہستہ آہستہ معمور ہونا شروع ہو جائے گی۔ یہ بات طاغوتِ اکبر امریکہ اور اس کے حواری شاید ہم سے بڑھ کر جانتے ہیں کہ ایک بار کسی علاقے میں اسلامی نظام قائم ہو گیا اور کچھ عرصہ کامیابی سے چل گیا تو اس کی خوبیاں، خوبصورتی اور اس کی فطری کشش ساری دنیا کے مسلمانوں کو اس طرح اپیل کرے گی کہ پھر'' کالے انگریزوں'' کو ان پر مسلط رکھنا عملاً ناممکن ہو جائے گا۔

ہمارا کام اس دوران میں یہ ہے کہ توحید کو باقاعدہ سیکھیں البتہ اس سلسلے میں خود 'مکینک' بننے کے بجائے علمائے ربانی اور اہل علم سے رہنمائی لیں اور اللہ کے دین کا بنیادی پیغام آگے سے آگے پہنچانے کی ہر ممکن کوشش تیز تر کر دیں جو توحید باری تعالیٰ کو زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں میں قائم کرنے کی دعوت ہے۔ اللہ کی توحید کی مکمل دعوت جو دعا اور پکار سے لے کر آئین و قانون تک عبادت کی ہر قسم کو اللہ کے لیے خاص کرنے اور غیر اللہ کو نکال باہر کرنے کی دعوت ہے۔ عبادت کا وہ تصور جو حجرہ و مسجد تک محدود نہیں بازارِ معیشت، میدان سیاست اور معاشرے میں ایک اللہ کی بڑائی کی دعوت ہے۔ یہ 'لا الٰہ الا اللہ' کی عملی تفسیر ہے!

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

23 فروری: صوبہ ہلمند.................ضلع سنگین.................مجاہدین کے حملے.....2 ٹینک تباہ.................10 اہل کار ہلاک اور زخمی

ڈوبتی ناؤ کے مایوس مسافر

طارق حسن

چراغ جب بجھنے لگتا ہے تو آخری بار اپنے پاس موجود تیل سے شعلے کو یوں بھڑکاتا ہے کہ پورے ماحول میں روشنی چھا جاتی ہے......ٹمٹماتی لو کے عادی لوگ' یک دم چونک پڑتے ہیں، لیکن یہ روشنی صرف چند سیکنڈ کے لیے ہوتی ہے، پھر اس کے بعد گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے......گزشتہ تقریباً ڈیڑھ دہائیوں سے امارت اسلامیہ سے خیانتوں اور صلیبی امریکہ کا صفِ اول کا اتحادی بنے رہنے کے بعد نظام پاکستان اپنا آخری زور کفر کے پلڑے میں ڈال چکا ہے......

سابق آرمی چیف کیانی کا بیان کہ'' ملک کو بیرونی سے زیادہ اندرونی ''دہشت گردوں''(اسلام پسندوں) سے خطرہ ہے''......محض ایک بیان نہیں تھا، بلکہ ایک سوچ اور ایک نظریہ تھا......یہ بیان گھڑنے سے پہلے ہی نظام پاکستان کی افواج کی تشکیلِ نو مکمل ہو چکی تھی، بھارت روایتی حریف سے برادر اور سب سے پسندیدہ ملک قرار پایا اور روایتی حریف 'غرباء' یعنی مجاہدین فی سبیل اللہ قرار پائے...... یہ سب اقدامات راحیل، کیانی رذیل یا پھر پرویز مرتد کی خواہشات پر نہیں بلکہ صلیبی امریکہ کی خوش نودی حاصل کرنے کو کیے گئے...... کیونکہ غلام قومیں کبھی بھی آزادانہ طور پر اپنے ملک کی داخلی اور خارجہ پالیسی مرتب نہیں کر سکتی......

صلیبی امریکہ کی خوش نودی میں بننے والی پالیسی کے نفاذ کی خاطر سیاسی مداری نواز کٹھ پتلی افغان صدر اشرف غنی کے صدر بننے کے بعد اپنے پہلے دورہِ افغانستان کے موقع پر صلیبی پالیسی پر عمل درامد کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ'' افغانستان (کٹھ پتلی حکومت) کا دشمن پاکستان کا دوست نہیں ہو سکتا''......جس کے جواب میں اشرف غنی نے بھی صلیبی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موقع پر اعلان کیا کہ'' پاکستان کا دشمن افغانستان کا دشمن ہے''......

۹ دسمبر ۲۰۱۴ء کو لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عالم خٹک سیکرٹری دفاع ' امریکہ کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کرتا ہے، جس کی رو سے نظام پاکستان' پاک افغان بارڈر پر ہونے والی پیش رفت سے امریکہ کو لمحہ بہ لمحہ آگاہ کرے گا......اس کے ساتھ ساتھ صلیبی افواج کے ساتھ مل کر افواج مرتد ملی اردو فوج کو تربیت اور ہر قسم کی مدد فراہم کرنے کا پابند ہوگا...... جب کہ اس کے بدلے امریکہ کی جانب سے'' کولیشن سپورٹ فنڈ'' جو کہ سابقہ معاہدے کے مطابق ۲۰۱۵ء کے آخر میں ختم ہونا تھا' اس کی معیاد بڑھا دی گئی......

اس معاہدے کے فوراً بعد ہی پاکستان اور افغان خفیہ ایجنسیوں کے درمیان مختلف معاہدات پر دستخط ہوئے، جن کی رو سے مجاہدین سے نمٹنے کے لیے خفیہ معلومات کا تبادلہ اور اپنے اپنے علاقوں میں خفیہ معلومات پر مشترکہ آپریشن کی شقیں بھی شامل رہیں، کٹھ پتلی افغان صدر اشرف غنی کا ترجمان اجمل عابدی ان معاہدے کے بارے میں کہتا ہے کہ'' اس کا مقصد مجاہدین سے مشترکہ طور پر نمٹنا ہے......اس معاہدے کے تحت دونوں خفیہ ادارے مجاہدین کے خلاف کارروائیوں میں ایک دوسرے کو مدد فراہم کریں گے اور گرفتار شدہ مجاہدین سے مشترکہ تفتیش بھی کر سکیں گے......مزید یہ کہ آئی ایس آئی افغان خفیہ ادارے این ڈی ایس کو نہ صرف ضروری آلات فراہم کرے گی بلکہ افغان اہل کاروں کو تربیت بھی دے گی''......

اس منصوبے کو عملی جامعہ پہناتے ہوئے ۱۸/اپریل ۲۰۱۵ء کو کاکول میں واقعہ پاکستان فوج کے تربیتی ادارے میں پہلے ۶/افغان فوجیوں نے امریکی خواہش کے مطابق تربیت مکمل کی، اس موقعہ پر کٹھ پتلی افغان حکومت کا فوجی سربراہ جنرل کریمی بھی موجود تھا......۸ مئی ۲۰۱۵ء کو افغانستان میں تعینات صلیبی فوج کا سرغنہ جان ایف کیمبل جی ایچ کیو کا دورہ کرتا ہے اور مرتدین کے درمیان ہونے والی پیش رفت کی رپوٹ طلب کرنے کے ساتھ ساتھ آپریشن میں تیزی لانے کا مطالبہ کرتا ہے......

ایک وفاقی وزیر لیفٹیننٹ (ریٹائرڈ) عبدالقادر بلوچ کا اس موقع پر کہنا تھا کہ ''اب اسلام آباد اور کابل میں مجاہدین کے خاتمے کے لیے اپنے مشترکہ سرحدی علاقوں میں پاکستانی و افغان مجاہدین کے خلاف مل جل کر کارروائی کرنے پر اتفاق رائے نے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کے نئے دور کا آغاز کر دیا ہے، اب پاکستان کے لیے کوئی اچھا نہیں ہے اور نہ ہی افغانستان کے لیے کوئی اچھا ہے...... ہمارے پاس بھی برے ہیں اور ان کے پاس بھی برے ہیں......اب دونوں کو اس حقیقت کا ادراک ہو گیا ہے کہ مجاہدین کے خاتمے کے لیے دونوں ممالک نے مجاہدین کو اپنی سائیڈ پر ہلاک کرنا ہے چاہے وہ پاکستان کے ریاستی نظام کا دشمن ہو، یا چاہے وہ افغانستان کے ریاستی نظام کا دشمن ہو''......صلیبیوں کی نئی مرتب کردہ پالیسی جس پر کرائے کے گدھے بغیر کسی عقل و شعور کو استعمال کیے تن دہی سے عمل پیرا ہیں خود صلیبیوں میں اس پالیسی پر مایوسی کا عنصر بے حد نمایاں ہے......سنٹرل ایشیا یو ایس اے ادارے کا ڈائریکٹر سکاٹ سمتھ جو کہ سی آئی اے کا ایک سنئیر اہل کار رہے' کا کہنا کہ ہے'' دونوں ممالک کی کوششیں تو مخلصانہ ہیں اور حالات بھی دونوں ممالک کے درمیان سازگار ہیں، مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ خیر سگالی کب تک برقرار رہے گی؟''

23 فروری: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............مجاہدین کے خلاف آپریشن کی غرض سے آنے والے فوجی دستوں پر جوابی حملہ.........6 فوجی ہلاک

وَمَكْرَ السّيِّءِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السّيِّءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ......

''اور بری بُری چالیں چلنے لگے، حالانکہ بُری چالیں اپنے چلنے والوں ہی کو لے بیٹھتی ہیں''۔

اس پالیسی پر عمل درآمدعین اس موقع پر شروع ہوا جب افغانستان پر مجاہدین 'عزمِ عملیات' کے نام سے جاری عظیم الشان معرکہ لڑتے ہوئے اللہ کی کبریائی کے نعرے بلند کرتے ہوئے دشمن کے قلعوں کو فتح کرتے آگے بڑھتے جا رہے ہیں......کوئی دن ایسا نہیں جب اہلِ اسلام فتح و کامرانی کی خوش گوار ہواؤں سے لطف اندوز نہ ہو رہے ہوں، بدخشان، قندوز کے مکمل اضلاع امارت کے شیر صفت مجاہدین کی جھولیوں میں اللہ سبحان و تعالیٰ کی نصرت سے مکمل طور پر آ چکے ہیں......مجاہدین گوریلہ جنگ سے روایتی جنگ کی طرف منتقل ہو چکے ہیں...... چھوٹے ہتھیاروں کے بجائے محاذ پر بڑے ہتھیاروں کا استعمال کیا جا رہا ہے......۸۰، ۸۴ کلومیٹر طویل خط (جنگی صفیں) بنا کر صلیبیوں اور ان کے حواریوں سے مقابلہ کیا جا رہا ہے......کابل کے ہائی سیکورٹی زون تک مجاہدین کے نشانہ پر آ چکا ہیں......صلیبیوں کی یہ چال بھی اللہ سبحان و تعالیٰ کے حکم سے مکمل ناکامی کا دوچار ہونے کے قریب ہے......انسان تو اپنی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر فرماتے ہیں اور بے شک غالب تو اللہ تعالیٰ ہی کی تدبیر ہے!......

مجاہدین کے طوفانی حملوں کا رُخ الحمدللہ اب کفر کے اماموں کی طرف ہے......۸ مئی ۲۰۱۵ء کو نواز شریف کے دورہ ہلتر کے موقع پر ایک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ میزائل سے نشانہ بنایا......جس کے بارے میں گمان تھا، اس میں نواز شریف موجود تھا، بدقسمتی سے نواز شریف اس میں موجود نہ ہونے کے باعث بچ گیا...... جب کہ اس حملے کے نتیجے میں کئی غیر ملکی سفیر ہلاک ہوئے جن کے ہمراہ ہلتر میں منعقد تقریب میں نواز شریف نے شرکت کرنا تھی...... اس حملے کے فوراً بعد ۱۳ مئی کو نواز شریف رذیل جنرل راحیل کے ہمراہ کٹھ پتلی افغان صدر سے ملنے غیر اعلانیہ دورے پر افغانستان جا پہنچتا ہے، جہاں وہ اپنے اوپر ہونے والے حملے کا رونا روتے ہوئے، امیر تحریک ملا فضل اللہ حفظ اللہ کے خلاف آپریشن کا مطالبہ کرتا ہے......اس آپریشن میں نظام پاکستان کی جانب سے انٹیلی جنس شیئرنگ کی پیش کش بھی کی جاتی ہے......نواز کے افغان دورے کے اگلے ہی دن کابل میں واقع پارک پیلس گیسٹ ہاؤس میں پاکستان، بھارت، افغان اور صلیبی امریکیوں کی انٹیلی جنس اداروں کی میٹنگ جاری تھی کہ اس پر مجاہدین نے دھاوا بول دیا......جس کے نتیجے میں ۱۴/افراد ہلاک ہوئے، ہلاک ہونے والوں میں ۴ بھارتی، ۲ پاکستانی اور ۲ صلیبی انٹیلی جنس اہل کار بھی شامل تھے......یہ حملے محض حملے نہیں بلکہ ان میں چھپا واضح پیغام ہے، ان عقل کے اندھوں کے لیے جو مجاہدین کی درمیان تفریق کا راگ الاپتے ہیں......

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اذن سے مجاہدین نے اپنی کارروائیوں کا دائرہ پھیلاتے ہوئے افغان پارلیمنٹ کو بھی اپنے نشانے پر رکھ لیا......اس مبارک عملیہ میں ٦ مجاہدین نے حصہ لیا......جو اللہ کی کلمے کی کبیرئی بلند کرتے ہوئے افغان کٹھ پتلی حکومت کی پارلیمنٹ میں جاری اجلاس پر حملہ آور ہوئے......اسی اجلاس میں کٹھ پتلی وزیر دفاع کو متعارف کروایا جانا تھا...... اس حملے کے فوراً بعد اللہ کے عاجز اور بے سروسامان محبوب بندوں کے مقابلے میں حاصل ہونے والے رسوائی اور اپنی ناکامی چھپانے کی خاطر افغان انٹیلی جنس نے حملے کی پشت پناہی کا الزام نظامِ پاکستان پر تھوپ ڈالا، اور کٹھ پتلی افغان وزیر داخلہ نور الحق نے احتجاجاً اپنا اعلانیہ دورہ پاکستان منسوخ کر دیا...... یوں صلیبیوں کی برسوں کی محنت اور سوچ بچار سے مرتب ہونے والی پالیسی ایک ماہ سے بھی کم وقت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت کاملہ کی بدولت دم توڑنے کو ہے...... چاروں جانب بحران ہے، خوف سے بھاگتے صلیبی امریکہ اور نیٹو جن کی کشتی خود معاشی بحرانوں کا شکار ہے وہ خود کسی معجزے کی آس پر ہیں......افغانستان صلیبیوں کے مفادات کے لیے ایک ایسی کشتی ہے جس کے پیندے میں سوراخ واضح ہو چکا ہے، اب اس ڈوبتی صلیبی کشتی کے ناخدا نظام پاکستان کے رذیل جرنیل بن چکے ہیں، ان کی خام خیالی ہے کہ امریکہ، افغانستان اور بھارت سے ملنے میں ہی ان کی بقا ہے، اور اس پالیسی کے مرہون منت یہ امن کی زندگی گزار سکیں گے...... جب کہ حقیقتاً اس سے بڑا سراب اور کوئی نہیں......ڈوبتی معیشت اور ہچکولے کھاتی کشتی پر سوار ہونا محض حماقت کے سوا کچھ نہیں...... چند سال بعد آج کی جانے والی اس حماقت کا ماتم تاریخ کے اوراق پر ابھرے گا، ان شاء اللہ!

☆☆☆☆☆

بقیہ: روس، امریکہ اور افغانستان: تاریخ کا سبق اور ہمارے کرنے کے کام

اور اگر یہ محنت ہو گی تو ہی اسلامی نظام کا قیام پائیدار بنیادوں پر استوار ہو گا، کیونکہ تب یہ نظام برسرِ زمین قائم ہونے سے پہلے دل و دماغ کی زمین میں اپنی جڑیں پھیلا چکا ہو گا۔

اس کے ساتھ ساتھ جہاد کا عمل بھی جاری رہنا ضروری ہے جو دعوت کے ساتھ لازم و ملزوم ہے اور حملہ آور کفار و طواغیت کا واحد علاج ہے! حقیقت میں دعوت کے بغیر جہاد ادھورا ہے کیونکہ دعوت کا عمل بنیادی نظریہ سازی ہے جب کہ جہاد اس نظریے پر کھڑے ہو کر امت کا دفاع کرنے کا کام ہے جو مجاہدین الحمدللہ انجام دے رہے ہیں۔ جتنا جہاد کا عمل وسیع ہوتا جائے گا، اتنا ہی دعوت الی اللہ کی بنیاد بھی پختہ ہونا ضروری ہے جو جہاد جیسے عظیم عمل کو کسی بھی غلو اور انحراف سے بچا کر اسلام کے اعتدال پر گامزن رکھ سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کے لیے چن لے اور اپنی طرف دعوت دینے اور جہاد کرنے والا بنا دے۔ آمین

☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ ننگرہار......اضلاع لال پور اور نازیان......بارودی سرنگ دھماکے......2 فوجی ٹینک تباہ......6 اہل کار ہلاک اور ایک زخمی

عزم عملیات...... صلیبی حواریوں پر کاری ضربیں

عمار ثاقب

حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ تین قسم کی بلند آوازوں سے فرشتوں کے ہاں فخر کرتے ہیں ایک تو اذان کی آواز ہے اور دوسرا مجاہد کا جہاد نعرۂ تکبیر اور تیسرا حاجی کا تلبیہ'' (ابن عساکر)

ایک اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سویرے خیبر والوں کے خلاف کارروائی کی جب وہ لوگ آلات زراعت کے ساتھ باہر نکل آئے تھے جب ان لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بھاگ کر اپنے قلعے میں داخل ہو گئے اور کہنے لگے خدا کی قسم محمد اپنے پانچ پرے لشکر کے ساتھ آ گئے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو اونچا کر کے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور تین بار آپ نے فرمایا ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللہ اکبر خربت خیبر''......اللہ بہت بڑے ہیں اللہ بہت بڑے ہیں اللہ بہت بڑے ہیں، خیبر تو خراب ہی ہوا! کیونکہ جب ہم کسی قوم کے ہاں کاروائی کے لیے میدان میں اترتے ہیں تو پھر ان لوگوں کی صبح اچھی نہیں رہتی''......(بخاری شریف)

جمعہ کے روز بمطابق ۲۴ اپریل ۲۰۱۵ ''عزم'' جہادی آپریشن کا آغاز امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے کیا جس نے آغاز سے ہی دشمن کو بوکھلاہٹ کا شکار کیا......عزم آپریشن کے پہلے روز افغانستان کے طول و عرض میں فوجی مراکز، تنصیبات، قافلوں اور گشتی پارٹیوں پر حملے کیے گئے آمدہ اطلاعات کے مطابق صرف پہلے روز کل حملوں کی تعداد ۲۰۷ رہی......

اس دوران میں بگرام بیس کو بھی نشانہ بنایا گیا جس میں دشمن کو جانی و مالی نقصان ہوا......آپریشن کے دوران سیکڑوں سیکورٹی فورسز، پولیس اہل کار اور جنگ جو ہلاک اور زخمی ہوئے......دوسری طرف اس آپریشن میں ۹ مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے شہادت سے سرفراز کیا اور ۱۲ زخمی ہوئے......

☆ ۱۱ مئی قندھار میں افغان خفیہ ادارے کے صوبائی دفتر پر فدائی حملہ کیا گیا جس کے بعد صرف تین گھنٹوں کی لڑائی میں فوجی اہل کار اپنے ہتھیار چھوڑ کر فرار ہو گئے......بعد میں افغان حکام نے بھی ضلعی گورنر آفس جوند اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر طالبان کے قبضے کی تصدیق کر دی......غور میں بھی طالبان نے افغان سیکورٹی فورسز کی پوزیشنوں پر بھرپور حملہ کیا جس کے باعث انہیں ہرات سے افغان کمانڈوز اور چار گن شپ ہیلی کاپٹروں کی کمک منگوانا پڑی......

☆ ۱۳ مئی کابل میں غیر ملکی گیسٹ ہاؤس پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہاں محفل موسیقی جاری تھی ہلاک ہونے والوں میں بھارتی، امریکی، اطالوی اور برطانوی شامل تھے......

☆ ۱۷ مئی دارالحکومت کابل میں امریکی فوجی قافلے پر بارود سے بھری ٹیکسی کے ذریعے اس وقت فدائی حملہ کیا گیا جب قافلہ سی آئی اے کی دو خواتین ایجنٹوں کو ائیرپورٹ لے جا رہا تھا......حملے میں دونوں خواتین ایجنٹوں سمیت ۱۴ افراد ہلاک ہوئے جن میں آٹھ امریکی فوجی بھی تھے......اس کے علاوہ ۱۷ امریکی فوجیوں سمیت ۲۱ افراد زخمی ہوئے۔

☆ ۲۶ اور ۲۷ مئی کی درمیانی شب کابل میں واقع ایک غیر ملکی گیسٹ ہاؤس پر فدائی حملہ کیا......لڑائی صبح تک جاری رہی......حملے کے دوران گیسٹ ہاؤس میں موجود تقریباً تمام غیر ملکی ہلاک یا زخمی ہوئے یہ گیسٹ ہاؤس اتحادی و افغان حکام کی آماج گاہ تھا جہاں ہر شب وہ تفریح کی غرض سے جمع ہوتے تھے......پیر اور منگل کے روز ہی قندھار، غزنی، ننگرہار اور پکتیکا میں بھی ۷۰ سے زائد اہل کاروں کو ہلاک اور کم و بیش سو افراد کو مختلف حملوں میں زخمی کیا......

☆ ۲۲ جون کابل شہر کے وسط دارالامان علاقے میں واقع پارلیمنٹ پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے فدائی حملہ کیا......حملہ ایسے وقت کیا گیا جب اراکین وزیر دفاع کے انتخاب کے لیے ووٹ ڈال رہے تھے......اسی روز چار شینہ کے علاقے میں امریکی ٹینک کو بارودی سرنگ سے اڑایا گیا جس میں پانچ امریکی ہلاک ہوئے۔

☆ ۲۴ جون بدخشاں کے ضلعی گورنر کو دو محافظوں کے ہمراہ ایک ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ہلاک کر دیا گیا......یہ تو وہ کاروائیاں تھیں جو سخت ترین سیکورٹی حصار میں واقع جگھوں پر کی گئیں......ورنہ اس کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے لاتعداد حملوں میں، جن میں فوج، پولیس اور دیگر سیکیورٹی فورسز کے اہل کاروں اور ان کی تنصیبات کو نشانہ بنایا جاتا ہے، ان کاروائیوں کا احاطہ کرنا یہاں ناممکن ہے......یہ کاروائیاں بذات خود غاصب قوتوں کے لیے ایک پیغام ہے کہ اللہ کے شیر جب اور جہاں چاہیں دشمن کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں......

ہر سال کی طرح غاصب قوتیں اس سال بھی بہار کے آغاز سے قبل ہی مجاہدین

24 فروری: صوبہ سرپل......اضلاع سوزمہ قلعہ، شیرم اور صیاد......مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجیوں کے درمیان جھڑپیں......2 کمانڈروں سمیت 13 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

کے متوقع نئے حملوں کے خوف میں مبتلا تھیں......مقابلے کی ہمت نہ ہونے کے سبب عیاری اور دھوکہ کی پالیسی اپناتے ہوئے اس سال بہار سے قبل ہی میڈیا پروپیگنڈے کے ذریعے یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی رہی کہ اگلا سال غیر ملکی فوجیوں کے انخلا کا سال ہوگا، افغانستان میں بیرونی مداخلت قبضے کے لیے نہیں بلکہ انسانی آزادی، انصاف کی فراہمی اور عوام کی بنیادی ضروریات تک رسائی ان کا اولین ہدف ہے......

اگر یہ مغربی طاقتیں اپنے دعووں میں اتنی ہی سچی ہوتیں اور انسانی حقوق کی پاس داری کا اتنا ہی خیال ہوتا تو افغانستان میں زمینی حقائق مختلف ہوتے اور غاصب قوتیں اپنی بزدلی اور نااہلی کا غصہ بے کس و مجبور عوام پر نہ نکالتے......موسم سرما میں سرد راتوں میں سرچ آپریشن، گرفتاریاں ایک طرف، آئے روز کے فائرنگ اور شیلنگ کے واقعات بھی ان گنت رپورٹ ہوئے ہیں جن میں عام شہریوں کو سیکورٹی فورسز کی جانب سے نشانہ بنایا گیا......

۷ مئی بگرام کے علاقے گجر خیل میں لوگوں کو اس وقت نشانہ بلایا گیا جب وہ نماز میں مصروف تھے......۱۰ مئی کو ننگرہار کے علاقوں خوگیانی اور زواری کے علاقے میں افغان فورسز نے غیر ملکی فوجیوں کے ہمراہ ایک مشترکہ آپریشن میں ایک شخص اور اس کے خاندان کی دو خواتین کو شہید کیا جب کہ بہت سے افراد زخمی ہوئے......مئی کے مہینے میں ہی بغلان میں ہونے والے مشترکہ آپریشن کے دوران ۲۰ افراد شہید ہوئے شہید ہونے والوں میں بچے اور عورتیں بھی شامل تھیں......غزنی کے علاقوں اندار اور دیہہ یک میں ہونے والے آپریشن کے دوران ۷۰ عام شہریوں کو شہید کیا گیا......۲۹ مارچ صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں دس کلومیٹر کے رقبے میں پھیلے مختلف دیہات کے سیکڑوں مکانات کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر دیا گیا......چند واقعات کا یہاں ذکر کیا گیا ورنہ اس قسم کے مظالم روزانہ کی بنیاد پر افغان عوام سہتی ہے......

ایسے میں کیا ان دعووں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ بیرونی طاقتیں افغانستان کو خوشحال ملک بنانے کے لیے مخلص ہیں؟ ان استعماری طاقتوں نے تو اپنے مخصوص اہداف کے حصول کے لیے بدترین اور خائن افراد کو افغانستان پر زبردستی مسلط کیا ہے......جن کو نہ افغانستان کی اسلامی اقدار سے کوئی سروکار ہے نہ ہی عوام کے مسائل حل کرنے میں کوئی دلچسپی ہے......لہٰذا امارت اسلامیہ افغانستان نے ان شیطانی ہتھکنڈوں اور فریب پر مبنی وعدوں کے جواب میں وہی پالیسی اختیار کی جس کے یہ غاصب مستحق تھے......

کنز العمال میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے راستے میں جہاد کو لازم پکڑو کیونکہ یہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور جہاد کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہر قسم کا غم دور فرماتا ہے''(دعوت جہاد ص ۷۲)

ایک طرف طالبان کے اپنے موقف کی ترجمانی اور افغان عوام کی مشکلات کو بیان کرنے کو حکومت سے مذاکرات کا رنگ دیا جا رہا تھا تو دوسری طرف دجالی میڈیا یہ بھی دعویٰ کر رہا تھا کہ چند طالبان مخالف گروپوں کی تشکیل نے طالبان کو کمزور کیا ہے اور مذاکرات کو طالبان کی مجبوری بنا دیا ہے......اس جھوٹ اور پروپیگنڈے کا بنیادی مقصد طالبان کے بہار کے آغاز کے ساتھ ہی متوقع حملوں کی شدت میں کمی لانا تھا......لیکن دوسری طرف افغان عوام ہیں جو شریعت کی پاس داری میں دلیری اور بہادری کے ساتھ جارحیت کے خلاف بھرپور جہادی مزاحمت کی ایک پرانی تاریخ ہے۔جن کا بچہ بچہ گولیوں اور جہازوں کی گھن گھرج میں جوان ہوا ہے، وہ ان جنگی حکمت عملیوں سے بخوبی واقف ہے......

یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ امریکی استعمار کی اس مکارانہ اور دھوکہ پر مبنی پالیسی کو پہچان نہ سکیں......لہٰذا امریکی غاصبوں اور ان کے مقامی ایجنٹوں کی چالوں کا ایسا منہ توڑ جواب دیا گیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا......عزم آپریشن میں پچھلے دو ماہ کے دوران تمام کارروائیوں میں ایسی مربوط حکمت عملی اختیار کی گئی جس نے دشمن کو نہ صرف بھاری جانی و مالی نقصان سے دوچار کیا بلکہ ان کے جھوٹے دعووں کی بھی قلعی کھول دی کہ طالبان کسی بھی قسم کے دباؤ کا شکار ہیں......امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے حالیہ تابڑ توڑ حملوں نے دشمن کو نہ صرف ناکوں چنے چبوائے بلکہ دشمن کو اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر بھی مجبور کیا......

وہی اخبارات جو عزم عملیات کی ابتدا سے قبل نہتے عوام پر موسم سرما میں امریکی استعمار کی جانب سے ظلم کا بازار گرم کرنے پر انکی بہادری کے ڈنکے بجا رہے تھے اب خود ہی اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں......امریکی جریدہ یو ایس اے ٹوڈے لکھتا ہے کہ ۱۴ سالہ جنگ میں اربوں ڈالر پھونکنے کے باوجود اتحادی افواج طالبان کو شکست نہیں دے سکیں......

فرنٹ پیج میگزین کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک اعلیٰ اتحادی کمانڈر نے شمالی افغانستان کے حوالے سے بتایا کہ یہاں محض ۴ ہزار طالبان نے ۳۲ ہزار افغان و اتحادی افواج کو زچ کر کے رکھا ہوا ہے......سوئس عسکری کمانڈر اور افغان آرمی کور پس کے مشیر اعلیٰ لیفٹیننٹ کرنل کینتھ پرسون نے بتایا کہ''طالبان کا حملہ ہوتے ہی افغان پولیس اور فوجی اہلکار ہتھیار چھوڑ کر بھاگ نکلتے ہیں جس سے دیگر علاقوں میں بھی اہل کاروں پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں''......جرمن فوجی انسٹرکٹر کرنل وولف گینگ کوہلر نے اعتراف کیا کہ''طالبان، افغان آرمی کے مقابلے میں زیادہ تربیت یافتہ ہیں''......

(بقیہ صفحہ ۷۵ پر)

24 فروری: صوبہ ننگرہار.................ضلع چپن.................امارتِ اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے 5 اہل کار مجاہدین سے آ ملے۔

قندھار، مقدیشو کی ساعتیں اور شہدا کی یادیں

شیخ ازمرئے شہیدؒ

فہد محمد الکینی (شیخ ازمرئے) شہید رحمۃ اللہ علیہ خطۂ خراسان میں مجاہدین کے ذمہ دار تھے اور انصار میں ہر دل عزیز رہنما تھے۔ افغانی، وزیر اور محسودؔ سبھی انہیں اپنا سمجھتے تھے اور وہ سب کو اپنا خیال کرتے تھے۔ ۱۴۲۹ھ کو عیدالاضحیٰ کے دن انہوں نے یادوں کے جھروکوں کو وا کیا۔ آیئے ہم بھی ان خوش گوار اور معطر یادوں سے اپنے دامن بھرلیں۔

الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ۔

قندھار میں گزرے ہوئے زمانے میں بہت سی کرامات وقوع پذیر ہوئیں۔ مگر میں ان شاء اللہ صرف ان کو بیان کروں گا جو میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیں۔

امریکی حملہ اور قندھار میں بیتے واقعات:

پہلا واقعہ شیخ ابوحفص المصریؒ کے بارے میں ہے۔ وہ ۱۶ مجاہدین کے ساتھ ایک مرکز میں تھے جب ان پر بم باری ہوئی۔ وہ سارے کے سارے ملبے تلے دبے ہوئے تھے، بھائی ان کو نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ شیخ ابوحفص کے جسدِ خاکی کو بڑی آسانی سے باہر نکال لیا گیا۔ ان کے جسم پر کوئی خراش تک نہ تھی۔ اس طرح معلوم ہو رہا تھا گویا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں جب کہ دوسرے بھائیوں کے جسم بری طرح زخمی ہو چکے تھے۔

ایک یمنی بھائی، جن کا نام ابوزبیر تھا، ان کو دو دن بعد نکالا گیا۔ جب ان کو نکالا گیا تو وہ سجدے کی حالت میں تھے۔ ان کی اہلیہ (ان کا تعلق بھی یمن سے تھا) اور دیگر لوگ ہمارے ساتھ ایک گھر میں قیام پذیر تھے۔ ان کی شہادت کے ایک ہفتے بعد ہم ان کی اہلیہ کے لیے یمن واپسی کا انتظام کر رہے تھے، ہر چیز تیار تھی۔ ان کے بچے نہیں تھے کیونکہ ان کی شادی حال ہی میں ہوئی تھی۔ ان دنوں ہر روز بم باری ہو رہی تھی اور روز شہادتیں ہو رہی تھیں۔ اس لیے ہر ایک اپنے خاندان کو افغانستان سے واپس بھیج رہا تھا تا کہ وہ بے فکر ہو کر لڑ سکے۔ تقریباً ۱۰۰ خاندان قندھار سے دور ایک گاؤں میں آباد تھے۔ مگر میرا خاندان اور ہمارے ساتھ پانچ دیگر خاندان قندھار میں تھے۔

یہ ۱۳ یا ۱۴ رمضان کی بات ہے کہ ایک مغربی بھائی (جو کہ سعودیہ میں ابو ہاجر کے ساتھ تھے، مجھے ان کا نام یاد نہیں) کے ۷ سالہ بیٹے نے خواب میں ابوزبیر الیمنی کو دیکھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ میری اہلیہ سے کہو کہ وہ سفر نہ کرے، وہ منگل والے دن میرے پاس آجائے گی۔ اس ۶، ۷ سالہ بچے نے اپنی والدہ کو اس خواب کے بارے میں بتایا کہ ابوزبیر نے مجھے کہا ہے کہ میری اہلیہ کو واپس سفر نہیں کرنا چاہیے، اس کو منگل والے دن میرے پاس آنا ہے۔ ہمیں اس پر حیرت ہوئی۔ سبحان اللہ، ان کی اہلیہ کو منگل کی صبح کوئٹہ اور پھر وہاں سے واپس یمن جانا تھا۔ اس لیے پیر اور منگل کی درمیانی رات ہم نے قندھار میں بسر کی۔ سب بھائی شہر سے بہت دور تھے۔ مگر ہم ان کی روانگی کی وجہ سے وہاں پر رکے ہوئے تھے، صبح ہمیں ان کو ایک کار میں سوار کر کے بھجوانا تھا۔

ہمارے قریب ہی ایک مرکز تھا، تقریباً رات کے دو بجے وہاں پر بم باری شروع ہوگئی۔ وہ مرکز ہماری رہائش سے بہت ہی قریب تھا۔ جب پہلا حملہ ہوا تو ہمارے گھر کی ساری کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہم پر حملہ ہو گیا ہے۔ میں چھت پر گیا تا کہ دیکھ سکوں کہ کہاں پر حملہ ہوا ہے۔ اسی دوران دوسرا میزائل حملہ ہوا، یہ میزائل میرے سر کے اوپر سے گزرا اور مجھے یوں محسوس ہوا گویا ہم پر حملہ ہوا ہے۔ تقریباً سو (۱۰۰) میٹر دور ایک مرکز تھا جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ تھا۔ میں نے ایک بھائی کو اپنے ساتھ موجود خاندانوں کو ۱۵ منٹ کی مسافت پر واقع ایک اور گھر میں لے جانے کو کہا اور خود بم باری والی جگہ کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے چل پڑا۔ وہ پانچوں خاندان یمن سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ گاڑی میں سوار ہو کر چلے گئے۔ جب میں اُس مرکز پہنچا تو وہاں پر صرف ایک بھائی شہید ہوا تھا۔ پھر میں ان خاندانوں کی تلاش میں گیا۔ اسی دوران میں نے ایک اور میزائل کی آواز سنی جو اسی سمت سے آرہی تھی جس طرف وہ لوگ گئے تھے۔ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ گھر میزائل سے تباہ ہو گیا تھا اور وہ پانچوں خاندان وہاں سے جا چکے تھے۔ وہاں پر ایک یمنی بھائی شہید ہوا۔

مجھے پتہ نہ چل سکا کہ وہ خاندان کہاں گئے۔ دراصل وہ سب ایک بھائی کے ساتھ دوسرے گاؤں چلے گئے تھے، تا کہ وہاں دیگر افراد سے مل سکیں۔ یہ تقریباً رات تین بجے کا وقت تھا۔ میں قندھار ہسپتال گیا جہاں پر ایک زخمی بھائی موجود تھا۔ میں نے اس کا احوال پوچھا۔ زخموں کی شدت کی وجہ سے وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ شہید ہو جائے گا مگر وہ پرسکون انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔ میں نے اُس سے اُن خاندانوں کے بارے میں استفسار کیا۔ اُس نے بتایا کہ وہ ابوعلی کے ساتھ گاؤں چلے گئے تھے۔ اسی دوران ہمیں دو اور دھماکوں کی آواز آئی۔ اور اس کی سمت وہی تھی جس طرف وہ افراد گئے تھے۔ میں اپنی گاڑی میں اس طرف گیا تو راستے ہی میں مَیں نے ان سب کو دیکھا کہ وہ سب کے سب شہید ہو چکے تھے اور ان کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔

ہوا یوں کہ پہلے دشمن نے گاڑی پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ جب وہ لوگ گاڑی سے نکلے اور انہوں نے پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کی تو شاید وہ کسی بارودی سرنگ کی

24 فروری: صوبہ زابل .... ضلع قلات .... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ .... 4 فوجی ہلاک

زد میں آ گئے جس کے نتیجے میں سب کے سب بشمول بچوں اور وہ بھائی جو گاڑی چلا رہا تھا' شہید ہو گئے، اسی واقعے میں ایک مزید خاندان اور دو بھائی جو گاؤں سے شہر کی طرف آ رہے تھے وہ بھی شہید ہو گئے۔

اس واقعے کی کرامت یہ تھی کہ یہ وہی دن تھا جس کے بارے میں ابوزبیر نے خواب میں ذکر کیا تھا۔ دوسرا یہ کہ وہاں پر بہت زیادہ مسک کی خوشبو آ رہی تھی اور تقریباً دو ماہ تک وہاں سے یہ خوشبو آتی رہی اور ہر کسی نے اسے محسوس کیا۔ چونکہ ان سب لوگوں کے ٹکڑے ہو چکے تھے اس لیے یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ خوشبو کہاں سے آ رہی ہے۔ میری اہلیہ بھی ان میں شامل تھیں، ایک ماہ بعد قندھار میں تنظیم القاعدہ کے ایک شرعی مسئوول، شیخ ابوحفص موریطانی نے مجھے ان افراد میں سے کسی کے پاسپورٹ کا چھوٹا سا ٹکڑا لا کر دیا۔ ایک ماہ بعد تک بھی اس میں سے مسک کی خوشبو آ رہی تھی۔

صومالیہ کی سرزمین سے:

ابوعبدالرحمٰن جو صومالیہ میں مجاہدین کے مسئوول عسکری تھے، وہ میرے بہترین دوست ہیں۔ وہ یہاں ہمارے ساتھ افغانستان میں ہوا کرتے تھے، پھر ۹/۱۱ سے پہلے شیخ اسامہ نے انہیں کام کے لیے کینیا بھیجا۔ کینیا میں پیراڈائز ہوٹل پر استشہادی حملے اور اسرائیلی جہاز پر میزائل حملے کی منصوبہ بندی انہوں نے کی تھی۔ پھر وہ صومالیہ چلے گئے اور وہاں مجاہدین کے عسکری مسئوول بن گئے کچھ عرصہ قبل یہ بھائی گرفتار ہو گئے۔ ۹۶،۱۹۹۵ء میں وہ کینیا گئے، کینیا کے جنوبی علاقے میں تقریباً ۷۰ کلومیٹر کے علاقے میں مجاہدین کی حکومت تھی، جس میں شریعت نافذ تھی اور عرب بھائی بھی اس حکومت میں مسئوول تھے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: عزم عملیات ......صلیبی حواریوں کا کاری ضربیں

رہی بات امارت اسلامیہ افغانستان کے سیاسی دفتر کے ذمہ داران کی ملاقاتیں اور اوسلو کانفرنس جیسے دورے تو اس بابت امارت اسلامیہ افغانستان کے ترجمان پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ'' کانفرنس میں شرکت کے ذریعے افغانستان کی مظلوم عوام کی آواز اور داعیہ حق، جو جارحیت کا اختتام اور افغانستان میں اسلامی نظام کا قیام ہے، دنیا تک پہنچا دیں اور انہیں زمینی حقائق سے خود ہی آگاہ کریں......ان ملاقاتوں کو کسی طور پر بھی طالبان کی کمزوری نہیں قرار دیا جا سکتا''......

عزم عملیات کے آغاز کے ساتھ ہی جہاں مجاہدین کے حملوں میں تیزی لائی گئی' وہاں اس بات کا بھی خصوصی خیال رکھا گیا کہ دینی، تعلیمی اور صحت کے مراکز اور دیگر عام المنفعہ عمارتوں اور منصوبوں کی حفاظت ہو سکے اور ان کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچایا جا سکے......امارت اسلامیہ کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ ہر جنگی حکمت عملی اور حملے میں شہریوں کے تحفظ کے لیے بھرپور توجہ دی جائے گی، اس معاملے میں اگر کوئی غفلت یا لاپروائی کرے گا، تو انہیں شرعی سزا دی جائے گی۔

امارت اسلامیہ کی جانب سے بھی عوام سے اپیل کی گئی کہ عزم جہادی آپریشن کی کامیابی کے لیے عوام تعاون کو جاری رکھیں اور بے گناہ شہریوں کے نقصانات کے سدباب میں مجاہدین کے ساتھ تعاون کریں اور جہادی آپریشن کے امکانی میدانوں سے اپنے آپ اور خاندان کے معزز افراد کو دور رکھیں......ساتھ ہی ساتھ دعوت و ارشاد کے پیغام اور اسلامی بھائی چارے کے دعوت نامے کو بھی خوب پھیلایا گیا، تمام فوجی اور پولیس اہل کاروں کو استعمار کی صفوں سے نکل کر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی......اسی دعوت کے نتیجے میں قندوز اور غور صوبہ میں دو افغان کمانڈروں نصراللہ اور صدیق نے ۱۴۱ ۳ اہلکاروں کے ہمراہ طالبان کے سامنے سرنڈر کیا اور بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود بھی حوالے کیا......

اب جب کہ اتحادی افواج کو یقینی شکست کا سامنا ہے اور دوسری طرف غیر ملکی فوجیوں کے انخلا کی صورت میں یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ افغان آرمی اس قابل ہی نہیں کہ طالبان کا کسی طور مقابلہ کر سکیں تو آخری حربے کے طور پر طالبان مخالف جنگ جوؤں کو نسلی اور زبان کی بنیاد پر اکٹھا کر کے پرائیوٹ ملیشیا کو ترتیب دینے کوشش کی جا رہی ہے۔

لیکن صلیبیوں کے لیے مسئلہ پھر بھی وہی ہے کہ ۱۰۰/ارب ڈالر کی امریکی امداد حاصل کرنے والا ملک افغانستان، جس کو دی جانے والی امداد کا کثیر حصہ افغان آرمی پر خرچ ہوا اور نتیجہ صفر نکلا......اب کیونکر ممکن ہے کہ ان پرائیویٹ ملیشیا پر اتنی ہی مزید رقم خرچ کرنے کے بعد بھی اس بات کی گارنٹی دی جا سکے کہ یہ ملیشیا' افغان آرمی کی کرپشن، بزدلی اور نااہلی کا ازالہ کر سکیں گی؟

☆☆☆☆☆

'' کوئی چیز بغیر محاسبہ نہیں رہتی۔ ہم سے روز قیامت اس بات کا حساب لیا جائے گا۔ حساب ان حالات کا جن کا آج مسلم امۃ کو سامنا ہے، اگر آپ اس کے بارے میں کچھ نہیں کرتے۔ اور جب آپ اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہیں، کہ وہ ہراساں کیے جاتے ہیں، گرفتار کیے جاتے ہیں، رسوا کیے جاتے ہیں اور آپ اس حوالہ سے کچھ نہیں کرتے تو خبردار رہیں اور جان لیں کہ ان مظالم کا اگلا نشانہ آپ ہی ہوں گے۔ دنیا میں بے عملی کی زندگی کا گناہ تو آپ کو اس صورت میں ملے گا ہی اللہ رب العزت اس کی ایک بڑی قیمت آپ سے روزِ قیامت بھی حساب لیں گے''۔

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

24 فروری: صوبہ کاپیسا............ضلع تگاب............راکٹ حملہ............ٹینک تباہ............3 اہل کار ہلاک

(قسط ہفتم)

ٹیکنالوجی کے بُت کیسے گرے!

انجینئر ابو محمد

جدید صلیبی ٹیکنالوجی کو ناقابل تسخیر سمجھنے والوں کے لیے میدان جہاد کے چشم کشا تجربات کی روداد...... یہ تحریر ہلمند کے محاذ پر صلیبی افواج کو ناکوں چنے چبوانے والے مجاہد نے قلم بند کی!

عقلی بصارت سے محروم:

دوسری جانب امریکیوں نے پروپیگنڈہ وار کے لیے ڈالری میڈیا کا سہارا لیا، قارئین اس بات کے شاہد ہیں کہ عراقی مجاہدین کے حملوں کی خبریں تواتر سے میڈیا کی زینت بنتی تھیں لیکن مجاہدین کے حملوں میں ہونے والے صلیبیوں کے جانی اور مالی نقصان کو بہت قلیل نشر کیا جاتا تھا......

عراقی مجاہدین نے میدانِ جنگ کے علاوہ پروپیگنڈا کی جنگ میں بھی محاذ سنبھال لیا، عراقی مجاہدین نے جدید ٹیکنیک استعمال کرتے ہوئے تمام کارروائیوں کی ویڈیوز بنانا شروع کر دیں اور پھر ان ویڈیوز کو سوشل میڈیا پر بطور ثبوت وعبرت اپ لوڈ کرنا شروع کر دیا۔ عراقی مجاہدین نے سنائپر کی انفرادی کارروائیوں، خودساختہ گھریلو ہینڈ گرنیڈ اور ہیوی ڈیوٹی wks ڈیوائس سے آرمڈ گاڑیوں کو فضا میں اپنے سواروں سمیت اُچھلتے، بکھرتے دکھانا شروع کر دیا اور صلیبی پروپیگنڈہ مہم کے خلاف خوب محاذ کھول کر رکھا۔

اکثر اوقات ڈالری میڈیا مجاہدین کی کسی کارروائی کی خبر نشر کر کے غلط اعداد و شمار بیان کرتا کہ عراق کے فلاں علاقہ میں ریموٹ کنٹرول بم حملہ سے بکتر بند گاڑی کو جزوی نقصان پہنچا جب کہ تین فوجی معمولی زخمی ہوئے......

تھوڑی دیر بعد عراقی مجاہدین اپنی اس مذکورہ کارروائی کی ویڈیو جاری کرتے اور صحیح اعداد و شمار بتاتے تو ناظرین حقائق دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ جزوی نقصان زدہ بتائی جانے والی بکتر بند گاڑی فضا میں کئی میٹر بلندی تک آگ کے بہت بڑے شعلہ میں بکھرتی ہوئی دکھائی دیتی اور اس میں سے انسانی اعضا چیتھڑوں کی طرح اڑتے ہوئے نظر آتے!

مجاہدین باقاعدہ طور پر صحیح اعداد و شمار بتانے کے لیے پرخچے اڑتی گاڑیوں پر گول دائرے لگا کر صلیبی فوجیوں کے لاشے اور جسمانی اعضا کو بھی ہائی لائٹ کر دیتے تاکہ عقلی بصارت سے محروم صلیبی پروپیگنڈہ مہم کے مبصروں، دانش وروں، کالم نگاروں اور آزاد صحافت کے علم برداروں کو سند رہے!

سرخرو:

سی آئی اے اہل کار رابرٹ بیر کے خیال کے مطابق '' آئی ای ڈی wks'' ریموٹ کنٹرول ڈیوائس نے مزاحمت کاروں (مجاہدین) کو میدان جنگ میں جدید اسلحہ سے لیس امریکی افواج کے برابر لا کھڑا کیا ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری خاص مدد فرما کر آج دشمن کو یہ سب کچھ کہنے پر مجبور کر دیا......اللہ اکبر!!! مجھے اچھی طرح وہ دن یاد ہیں جب امارت اسلامیہ افغانستان کا سقوط ہوا تھا اور امریکی جارحیت کے فوری بعد واپسی پر ایک ساتھی مجاہد سے جب میں نے اس موضوع (ریموٹ کنٹرول سسٹم) کے بارے میں بات کی تو اس نے کہا تھا یار الیکٹرونک ملیکٹرونک کو چھوڑ و اور سیدھا سیدھا کام کرو، کلاشنکوف اٹھاؤ اور دشمن کے مقابلہ پر ڈٹ جاؤ بس! میں نے یقین کے ساتھ کہا کہ ان شاء اللہ بہت کچھ ہوگا...... میں اسی وقت کچھ انوکھا کرنے کا سوچ چکا تھا اور پھر اسی کی جستجو اور لگن میں دن رات ایک کر دیا......

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسانِ عظیم فرماتے ہوئے اس عاجز کی دعائیں قبول فرمائیں اور مجاہدین اسلام کو صلیبیوں کی جدید ٹیکنالوجی کا سامنا کرنے کا ہنر عطا فرما دیا۔

مجھے وہ بات جب بھی یاد آتی ہے تو میں اپنے آپ کو سرخرو پاتا ہوں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت ہی ممکن ہو سکا......اس ذاتِ بابرکات کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ اسے قبول فرما کر میری آخرت کا سامان بنا دے، آمین ثم آمین، والحمدللہ علی ذالک......

گھریلو ساختہ بم:

حقوق انسانی کے نام نہاد عالمی ٹھیکے دار (یا حقوق کفار کے عالمی ٹھیکے دار) امریکہ نے افغانستان پر امارت اسلامیہ کے خاتمہ کے لیے مظالم کا ایک ایسا سلسلہ بامِ عروج تک پہنچایا کہ امت مسلمہ کی سابقہ تواریخ میں کفار کے تمام مظالم اس سلسلہ کے آگے ہیچ دکھائی دیتے ہیں......چنگیز خان و ہلاکو خان کے مظالم تو اس ظلم عظیم کا عشر عشیر بھی نہ تھے......اس سلسلہ میں نیپام، ڈیزی کٹر، کیمیائی ہتھیاروں، ڈرون سے میزائل داغنا، کارپٹ بم باری، جدید ترین ٹیکنیکی آلات حرب سے مربوط مواصلاتی روابط افغانستان میں موجود غیور عوام کے لیے سخت آزمائش ثابت ہو رہے تھے چہار سو پھیلی موت بانٹتی گھن گرج میں گھرے ہوئے مسلمان مجاہدین نے جدید ٹیکنالوجی کا توکل علی اللہ اور اللہ کی رحمت ونصرت سے مقابلہ کیا اور اپنے زیرِ استعمال روایتی اسلحہ کو جدید وقدیم ٹیکنالوجی کے امتزاج سے ایسے آلات حرب تیار کیے جو انتہائی سستے مگر دشمن کی جدید ٹیکنالوجی کے لیے وبال جان ثابت ہوئے......

مادیت پرستی کے دلدادہ امریکہ بہادر نے اپنی افواج کی ہر طرح سے تربیت کی تھی، ان کو ہر خطرہ سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیے مال کثیر خرچ کر کے جدت کا سہارا لیا تھا......لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل ونصرت سے مجاہدین اسلام نے ایسے آلات حرب

24 فروری: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ......3 اہل کار ہلاک

تیار کیے جن کے بارے میں امریکی تھنک ٹینک کبھی سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ روایتی اسلحہ کو بھی اس مہارت سے میدان جنگ میں اتارا جاسکتا ہے جو ان کے جدت آمیز آلات حرب کو فضاؤں میں بکھیر کر مسمار کر دے......مجاہدین کا مشہور زمانہ ہتھیار wks اور کھاد سے تیار کردہ بارود اور بم جن کو دشمن افواج نے آئی ای ڈی (IMPROVISED EXPLOSIVE DEVICE) عام فہم الفاظ میں ''گھریلو ساختہ بم'' کا نام دے رکھا ہے......اس ہتھیار نے دشمن کے بقول ایسے گل کھلائے ہیں کہ صلیبی تحقیقی وتجزیاتی کمیٹیوں کے ریمارکس اور رپورٹیں بین ثبوت کے طور پر پڑھی و دیکھی جاسکتی ہیں......

امت مسلمہ کے بابرکت مالی عطیات:

ہماری wks ٹیم ہمدرد مسلمانوں کی جانب سے دیے گئے بابرکت اور پاکیزہ عطیات سے تقریباً ۴ لاکھ روپے wks ڈیوائس کی تیاری میں خرچ کر چکی تھی......اور دل میں ایک گھٹن اور بار سا محسوس ہوتا تھا کہ امت مسلمہ کی طرف سے دیا گیا مبارک مال کہیں بے سود ہی نہ چلا جائے......اور جہاد فنڈ کی مد میں آئی ہوئی یہ رقم کہیں ضائع ہی نہ شمار ہونے لگے......لیکن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا ہوا مال کبھی بھی نہ تو ضائع ہی جاتا ہے اور نہ ہی بے ثمر رہتا ہے......اللہ تعالیٰ نے اس مال کی برکت سے اس بات کا یقین اور مضبوط کر دیا کہ راہ خدا میں خرچ کیے جانے والے ایک درہم کے بدلہ میں دس گنا اضافہ ہوتا ہے......

تاہم امت مسلمہ کے پاکیزہ و مبارک مال کے خرچ کرنے کے اس ذمہ دارانہ احساس کے بدلے جب میڈیا پر موجود آئی ای ڈی سے متعلقہ مواد جس میں اعلیٰ افسران کی بڑی بڑی کمیٹیز اور ان کی طویل میٹنگز میں مغز ماری، تحقیقاتی و سائنسی اداروں میں آئی ای ڈی wks ٹیکنالوجی کو ناکام بنانے کے لیے لاکھوں ملین ڈالرز کی کھپت بارے پڑھتے تو دل خوش ہو جاتا کہ امت مسلمہ کی طرف سے ایثار کیے گئے مال کا اللہ تعالیٰ نے ۱۰۰ فی صد نعم البدل عطا فرمایا اور ہماری wks ٹیم کو شرمندگی وندامت سے بھی محفوظ رکھا......

جنگی حکمت عملی کی نئی تاریخ رقم کردی:

امریکی دفاعی تھنک ٹینک ادارے ''بروکنگز انسٹیٹیوٹ'' کے رکن مائیکل اوبیلون کے بقول!

> ''آئی ای ڈی (wks) ایک فوری خطرہ ہے، یہ ہمیں شکست دینے والی چند چیزوں میں سرفہرست ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ہم نے بھاری ہتھیاروں پر توجہ دی، ایٹم بم، طیارے اور ٹینک بنا ڈالے مگر مسلمان جہادیوں نے گھریلو اشیا، کھاد اور روز مرہ استعمال میں آنے والے الیکٹرانک پرزہ جات سے ریموٹ کنٹرول تیار کر کے انفرادیت اور جنگی حکمت عملی کی تاریخ رقم کردی ہے......اور اسی سے دنیا کی مشترکہ یعنی اتحادی افواج کو شکست سے دوچار کیا''۔

مجاہدین نے سڑک کے کنارے، کوڑے کرکٹ کے نتیجے، گاڑیوں کے اندر، سیورج کے گٹڑوں میں حتیٰ کہ مردار جانوروں اور دیگر دھوکے کے پھندوں (بوبی ٹریپس) میں بارود اور wks ڈیوائس نصیب کر کے افغانستان وعراق میں دنیا کی مادی وسائل سے بھرپور طاقتور صلیبی افواج کا جینا دوبھر کر دیا......

> ''سی آئی اے کے سابق اہلکار رابرٹ بئیر کی نظر میں wks نے میدانِ جنگ میں مزاحمت کاروں کو جدید اسلحہ سے لیس امریکی (صلیبی) افواج کے برابر لا کھڑا کیا ہے''۔

ڈبلیو کے ایس، کے خلاف مصروفِ عمل ادارہ (JIEDDO)

آئی ای ڈی (wks) کی تباہ کاریوں نے پینٹا گون میں خطرے کی گھنٹی بجا دی تھی اور صلیبیوں نے ان خطرناک کارروائیوں کے سدباب کے لیے ایک ذیلی ادارہ Joint Improvised Explosive Device Defeet Organisation(JIEDDO) کے نام سے قائم کیا......کیونکہ ان دنوں ریموٹ کنٹرول بموں سے صلیبی اتحادی افواج کی ہلاکتوں میں اضافہ ہو چکا تھا......اس ادارہ کو آغاز میں ۱۰۰ ملین ڈالرز کا بجٹ دیا گیا تھا......اور سینئر تجربہ کار آفیسر کو اس ادارہ کا سربراہ مقرر کر کے اسے ابتدائی بریفنگ دی گئی تھی کہ:

> ''کسی طرح بھی اس خونریزی (اپنی ہلاکتوں پر خوں ریزی، جب کہ افغان مسلمان عوام کا خون جسے سات سمندر پار سے آنے والی صلیبی اقوام بہا رہی تھیں اس کو کیا نام دیا جائے؟) کو بند کیا جائے''۔

اس آفیسر کو بریفنگ کے دوران تفصیلی طور پر حالات و واقعات اور نفسیاتی خطروں میں گھری ہوئی صلیبی اتحادی افواج کے بارے میں بتایا گیا کہ کسی بھی طرح ان کو wks کے حملوں سے بچایا جائے......کیونکہ افغانستان وعراق صلیبیوں کے لیے ایک ایسی بھٹی ہے جس میں امت مسلمہ کے سپوت طالبان مجاہدین صلیبیوں واتحادیوں کو پے در پے وار کر کے اس بھٹی میں جھونکتے جا رہے ہیں......اور اتحادی افواج کے سورمے سراسیمگی کی حالت میں اپنے اپنے بیس کیمپس میں بند ہوئے پڑے ہیں......

بیس کیمپوں سے نکلنے والے قافلوں پر wks حملوں نے انہیں اس قدر خوف زدہ کر رکھا تھا کہ ہر صلیبی فوجی اپنے ذہن میں موت کا خوف سوار کر کے گشت کے لیے نکلتا تھا......حملوں کے بعد کی صورت حال کچھ اس طرح ہوتی کہ مرنے والے تو مر جاتے تھے مگر بچ جانے والوں سے دور دراز قائم امریکی بحالی نفسیات کے ادارے بھرے پڑے تھے......اور ان بدحواس صلیبی واتحادی فوجیوں کے علاج معالجہ پر لگے رہتے تھے......

25 فروری: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد............بارودی سرنگ دھماکہ............فوجی بکتر بند گاڑی تباہ............ایک افسر سمیت 5 اہل کار ہلاک

گوریلا وار کے نقطہ نظر سے مجاہدین کے لیے یہ امریکی فوجی خود بخود سامان پیدا کر دیتے تھے......جیسے ہی کوئی صلیبی قافلہ نکلتا تو اس کے قرب و جوار میں چڑیا بھی پر نہ مار سکتی تھی......جس کی بنا پر خالصتاً امریکی و اتحادی ہی مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بنتے......

مجاہدین کی صلاحیتوں کا اعتراف:

انہی امور کو بنیاد بنا کر اس ادارہ (JIEDDO) نے اپنا کام شروع کیا...... امریکہ اس مسئلہ کا فوری حل چاہتا تھا......اس لیے اس نے ۱۵ بلین ڈالرز (۹ بلین برطانوی پاؤنڈ) خرچ کر کے امریکی فورسز کے لیے متعدد منصوبے تیار کیے......واضح رہے کہ برطانیہ کا کل دفاعی بجٹ ۳۴ بلین پاؤنڈ ہے......

اس ادارہ JIEDDO کے ڈائریکٹر جنرل (ر) تھامس مٹز نے چالیس سال تک ایک فوجی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں......انجینئرنگ کے شعبہ میں اس کی کارکردگی متاثر کن رہی تھی......آئی ای ڈی کے بارے میں اس کی معلومات کا یہ عالم ہے کہ وہ ایک دن تک اس موضوع پر مسلسل گفتگو کر سکتا ہے......اس نے افغانستان و عراق میں لڑنے والے مجاہدین کی صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ:

''ہمارے دشمن (مجاہدین) بہت تیزی کے ساتھ اپنی اور ہماری غلطیوں سے سبق سیکھ رہے ہیں''۔

کوڈ کو' ڈی کوڈ کرتے کرتے:

تھامس مٹز کے تیار کردہ متعدد منصوبوں میں سے ایک منصوبہ یہ تھا کہ اپنے F15 جیٹ طیاروں میں ایک سسٹم نصب کیا جس کے بعد یہ طیارے پورے ملک افغانستان کے مختلف ائیر بیسز سے اڑ کر اپنے طے کردہ علاقوں میں پرواز کرتے......یہ طیارے صبح ۹:۳۰ بجے سے ۱۱:۰۰ بجے تک اور شام ۴:۰۰ بجے سے ۵:۰۰ تک اپنی اپنی حدود میں پرواز کرتے اور پورے افغانستان پر دوران پرواز vhf فریکوئنسی پر پاور فل ریز چھوڑتے رہتے اور wks ڈیوائس جس فارمولے کے تحت تیار کی گئی تھی یہ طیارے دوران پرواز ان کوڈز کو vhf کی تمام فریکوئنسی پر بار بار دہراتے رہتے، یہ طیارے فضا سے مسلسل wks سے چھیڑ خانی کرتے رہتے جس سے کبھی کبھار wks مائن خود بخود بلاسٹ ہو جاتیں۔ تھامس مٹز کا یہ مہنگا ترین منصوبہ ہماری صرف ۵ فی صد wks ڈیوائسز کو ہی بلاسٹ کر سکا......کیونکہ فضا سے کوڈز کو ری کوڈ کرتے کرتے طیارہ بہت آگے جا چکا ہوتا......

امریکی مشینری سٹیل مل کے لیے خام مال بن گئی:

امریکہ تو فضا سے ہی نامعلوم اپنی مہنگی ٹیکنالوجی پر کتنا ناز کرتا ہوگا؟ اور تھامس مٹز اپنے طور پر پتا نہیں افسران بالا کو کیا ''سب اچھا'' دیتا ہوگا؟ کہ ہم نے مجاہدین کا اتنا نقصان کر دیا ہے......

جب کہ ہمیں تو مکمل اور تصدیق شدہ نقصان کی خبر ہی ملتی تھی......کیونکہ بلاسٹ ہونے والی مائنز نصب کرنے والے مجاہدین منظم طریقہ کار سے منسلک ہوتے ہیں وہ اپنی کارگزاری اپنے سے اوپر ذمہ داران کو بتلاتے ہیں جو آخر کار ہمارے درمیان رابطہ کار کے ذریعے واضح، صحیح اور تصدیق شدہ خبر کے طور پر ہم تک پہنچ جاتی تھی......

جلد ہی الحمدللہ ہماری wks ٹیم نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ ۱۰۰ میں سے صرف ۵ فی صد مائنز امریکی ٹیکنالوجی کا نشانہ بن رہی ہیں......یہ کوئی اتنا بڑا نقصان بھی نہ تھا کیونکہ پورے ملک پر ایک دن میں دو مرتبہ F15 جیٹ طیاروں کا تین گھنٹے پرواز کرنا ۵ فی صد ڈیوائسز کے نقصانات سے کئی ہزار گنا زیادہ نقصان تھا......البتہ جو لوگ اپنا ایک فی صد نقص چھوڑنے کے قائل نہ ہوں ان کو پھر ۵ فی صد کہاں برداشت ہونا تھا......

ہماری wks ٹیم نے اس ٹیکنالوجی کو ناکام کرنے کے لیے جیٹ طیاروں کی کوڈ ٹون ریکارڈ کر کے (جو wks کو پھاڑنے کے لیے چھوڑی جاتی تھیں) تحقیق شروع کر دی اور نیا ریموٹ کنٹرول تیار کر کے نئی پیکنگ (چوک پٹی والی فٹنگ ختم کر کے) میں نصب کر کے میدانِ جنگ میں اتارتے چلے گئے......جس کے بعد تھامس مٹز کے اس مہنگے منصوبہ کو شکست فاش ہوئی اور امریکی مشینری و آلات حرب wks کی زد میں آ کر سٹیل مل کے لیے خام مال کا کام دینے لگے......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی پر کفر کا فتویٰ لگانا نہایت ہی اہم شرعی حکم ہے کیونکہ اس سے اسلام اور شعائرِ اسلام کا تحفظ ہے......اس سے کفر و اسلام میں فرق ہوتا ہے، یہ اسلام اور کفر کے مابین معمولی التباس اور اختلاط سے بھی روکتا ہے......لیکن اس وقت مسئلۂ تکفیر میں غلو و افراط نہایت پر خطر معاملہ کی صورت اختیار کر چکا ہے......ہم احتیاط کی وہی راہ اپنانے پر زور دیتے ہیں جو اس سلسلے میں ہمارے سلف صالحین سے منقول ہے، یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم ان احکام کو محض حسابی اصولوں کے سپرد کر دیں کہ ہر شخص خواہ وہ علوم شرعیہ کی ابجد سے بھی واقف نہ ہو غور و فکر کرے یا ان میں ابتدائی درجات کا طالب علم بھی گفتگو کرے اور جیسے چاہے احکام کو منطبق کرتا چلا جائے اور اس بابت جن شرعی اصولوں کی اہل علم نے وضاحت کی ہے ان کو یکسر نظر انداز کر دے! اسی وجہ سے ہم نے اس (کفر کے فتویٰ) کے سلسلے میں احتیاط کا پہلو اپنایا اور متوازن ضابطہ کو اختیار کیا تو بعض غالی لوگوں نے ہم پر مرجئہ کا الزام لگا دیا جب کہ مرجئہ ہمیں غلو اور تشدد کا الزام دیتے ہیں! ہم اس الزام تراشی اور جھوٹ کا گلہ اللہ تعالیٰ ہی کے حضور پیش کرتے ہیں''۔

استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

25 فروری: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......ریموٹ کنٹرول بم دھماکے......6 فوجی اہل کار ہلاک

تم ہی تو غم ہمارا ہو

ضرار خان

اب مجھے مارنا شروع کر دیا گیا تھا، اتنا مارا گیا کہ میں نیم بے ہوش سا ہو گیا، دیواروں گھومتی ہوئی نظر آنی لگیں...... ۳۰ سے ۳۵ ضربیں تو یاد ہیں مگر اُس کے بعد یاد نہیں کہ کتنا مارا گیا...... پھر مجھے بٹھا کر ایک گلاس پانی میرے چہرے پر دے مارا گیا، جس سے مجھے کچھ ہوش سا آیا تو سوال وہی تھا علی کہاں ہے؟ اس وقت شاید شیطان کی طرف سے وسوسہ آیا کہ بتا دو جان بچ جائے گی...... عین اسی وقت شیطان کی چیلے بھی بول اٹھے، ایک اہل کار جو مجھے مار رہا تھا وہی میرا ’’محسن‘‘ بننے کی کوشش کرنے لگا اور بولا: پاگل بتا دو میں تمہیں مار سے بچا لیتا ہوں، تم نے کیا ہی کیا ہے؟ یہ الفاظ میرے ذہن میں گردش کرنے لگے ’’ تم نے کیا ہی کیا ہے‘‘...... میں نے سوچا اگر میں نے کیا ہی کچھ نہیں تو یہاں کیوں لایا گیا ہوں...... ایک خیال آیا کہ بول دو علی کا، مگر بس پھر اللہ تعالیٰ نے ہمت دی اور میں کہا’’ مجھے کچھ معلوم نہیں‘‘...... بس یہ الفاظ اُن پر بجلی بن کر گرے...... اب مجھے ایک بات سمجھ آئی کہ اگر یہ غصے میں آ جائیں تو ہوش والے سوالات کرنے کے بجائے غصے میں سوالات کرتے ہیں...... اور غصے میں انسان کی عقل ماری جاتی ہے...... دوسرا پلس پوائنٹ جو مجھے لگا وہ یہ تھا ان کو عبد الرحمٰن کے بارے سب معلومات ہیں...... اور عبد الرحمٰن کے بارے میں کہانی کافی لمبی ہو سکتی ہے مگر ابھی تک مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ عبد الرحمٰن بھائی اپنی ساری پول پٹیاں کھول چکے ہیں......

اب جب میں کچھ ہوش میں آ گیا اور بغیر کسی سہارے کے کھڑا تھا...... وہی افسر جو کرسی پر براجمان تھا، یعنی ’شاہ‘...... وہ اٹھا اور پوچھا کہ علی سے تم رابطہ کیسے کرتے ہو؟ تو میں کہا علی خود فون کرے کے مجھے بلاتا ہے، میں اُسے فون نہیں کرتا کیونکہ اُس کے پاس موبائل نہیں...... یہ بات اُنہیں خوب اچھی طرح معلوم تھی کہ یہ سراسر جھوٹ ہے...... لیکن میرے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ میں یہ بات کہوں اور نہایت سادگی سے خود کو پھر سے مار کھانے کے لیے پیش کر دوں، اس جواب کے بعد مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی...... میں یہی چاہتا تھا کہ یہ مجھے اس قدر ماریں کہ یا تو شہید ہو جاؤں اور اپنے اُن بھائیوں کے ساتھ جاملوں جو جنت کے باغوں میں چہکتے پھر رہے ہوں گے اور جن کو نہ کوئی خوف ہو گا نہ ڈر، یا پھر مار کھا کھا کر میری حالت اس قدر خراب ہو جائے کہ نہ ان کے کسی کام کا رہوں نہ ہی باقی اور کسی کے کام کا رہوں......

شاہ میرے قریب آیا، اُس کے اٹھتے ہی سب اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ چکے تھے...... اُس نے مجھے مارنا شروع کیا وہ بغیر دیکھے بس مارتا جا رہا تھا، اُس کے مارنے میں ایسی شدت تھی کہ جہاں ایک سے دوسری ضرب لگتی وہاں سے خون جاری ہو جاتا...... چونکہ وہ انتہائی شدت اور تیزی سے مار رہا تھا اس لیے شاید جلدی تھک گیا، اب اُس کی جگہ اُس کے جونیئر ذاکر نے لے لی تھی...... وہ بھاری جسم کا مضبوط انسان تھا اور میں کمزور جسامت والا، بس یہ اللہ کی رحمت تھی کہ ہر ضرب پر اللہ کا نام ہی منہ سے نکلتا جس پر اُن کا غصہ مزید بڑھ جاتا...... اُن میں سے ایک بولا: مار و اس کو یہ بھی اللہ اکبر والا ہے...... اس بات نے دل کو عجیب سا اطمینان سے بھر دیا کہ الحمد اللہ میں اللہ اکبر والوں میں سے ہوں اور یہ امریکہ اکبر والے ہیں...... کچھ دیر حواس قائم رہے مگر پھر آنکھیں ایک جگہ رک کر بند سی ہو گئیں......

جب مجھے ہوش آیا تو میں زمین پر پڑا تھا، معلوم نہیں رات کتنی بیت چکی تھی...... بس جوں ہی ہوش آیا کسی نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور بولا کیوں کسی کے لیے اپنی جان میں عذاب میں ڈال رکھی ہے...... یہ فقرے محض ایک نفسیاتی یا شیطانی حملہ نہیں تھے بلکہ دو نظریات کے عکاس تھے...... ایک جو کہتے ہیں کسی کے لیے ہم کیوں مریں جب کہ دوسرے کہتے ہیں ہم اِس اُمت کی خاطر اپنا آج قربان کرے رہے ہیں...... یقین جانئے! جسم کی کیفیت تو بتا نہیں سکتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس کمزور بندے کو ان جملوں سے ہی قوت دے دی...... سچ بات ہے کہ مجھ میں اتنی ہمت یا ایمان کی کیفیت نہیں تھی کہ میں کوئی راز چھپا سکتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کر دی، ویسے بھی میرے پاس کوئی بڑی اور اہم معلومات تو تھی نہیں...... جو بھی تھا اپنی ذات یا چند ایک ساتھیوں تک ہی محدود تھا...... میں نے کوشش کی کہ میں اٹھ کر بیٹھ جاؤں مگر زخموں سے اس قدر نڈھال تھا کہ اٹھ نہ سکا، بس گردن ہی اوپر کر سکا...... گھٹنوں کے بل بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا اس لیے سہارا دے کر کھڑا کیا گیا اور آنکھوں کو بند اور ہاتھوں پر ہتھکڑی لگا دی گئی، پاؤں میں بیڑی، اور پھر سے زندان میں ڈال دیا گیا......

اب میں سونے کی کوشش کر رہا تھا مگر درد کی شدت کے باعث نیند نہیں آ رہی تھی...... عین اسی وقت میرے زندان کا دوروازہ کھلا اور دو تین لوگ اندر داخل ہوئے...... مجھے پوچھا سوتے کیوں نہیں؟ میرے دل میں آئی کہ جواب دوں کہ مجھے کون سی دعوت کھلائی گئی ہے جو اب نیند آئے گی...... مگر بس خاموشی دیکھتا رہا کہ یہ کر کیا رہے ہیں، ایک نے میری کمر سے کپڑا ہٹایا، دوسرا بولا یہ پاگل ہے دوسروں کے لیے اتنی مار کھا رہا ہے، میں یہ سن کر خاموش رہا...... میں بس اُنہیں چڑانے کے لیے کہہ دیا میں تو کچھ بھی نہیں کیا......

26 فروری: صوبہ ننگرہار......ضلع سپین غر......ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ...... 3 فوجی ہلاک

اس پر اُس نے غلیظ گالیاں نکالیں اور میری طرف دیکھا پھر انجکشن بھرا اور مجھے لگا دیا...... شاید درد کُش یا زخموں کے لیے یہ انجکشن تھا، میں یہ بھی نہیں پوچھ سکتا تھا......

بہرحال اس کے بعد مجھے نیند آ گئی عین فجر کی نماز کے لیے جب میرے زندان کے ساتھی (توقیر) جو میرے ساتھ قید تھے' نے جگایا تو میں ڈیوٹی پر موجود اہل کار کے سہارے ہی وضو کے لیے گیا...... واپس آ کر نماز ادا کی اور لیٹ گیا، کچھ دیر بعد ہی ناشتہ کی پلیٹ آ گئی......اس وقت میں نے بالکل کچھ نہیں کھایا، چائے ویسے ہی اچھی نہیں لگتی تھی......بس لیٹا رہا اور سو گیا......جب زندان کے آہنی دروازے کے پٹ کھلے تو میری بھی آنکھ کھل گئی ......پھر سے مجھے ہتھکڑی، بیڑی غلاف پہنا دیا گیا اور تہہ خانے سے نکال کر تحقیق والے کمرے (انویسٹی گیشن روم جہاں وہ افسر اکٹھے ہوتے) میں کھڑا کر دیا گیا، دیوار پر لگی گھڑی پر نظر پڑی تو اُس وقت ٹائم دیکھا تو رات کے ۹ بج چکے تھے......اس وقت تین افسر موجود تھے ایک عینک والا (ایم آئی کا) دوسرا شاہ اور تیسرا جس کے چہرے پر پھٹکار تھی مطلب برص کے داغ تھے......اب میرے چہرے پر پھر سے کپڑا لپیٹ کر مجھے گاڑی میں ڈال دیا گیا اور جہاں میری رہائش تھی وہاں لے جایا گیا...... یہاں میں عمران بھائی کے ساتھ رہتا تھا......عمران بھائی کسی اور شہر کے رہنے والے تھے یہاں جاب کرتے تھے اور ایک رہائشی کمرہ کرایہ پر لے رکھا تھا، جس میں مجھے بھی ساتھ رکھا ہوا تھا......اسی کمرے کی تلاشی کے لیے مجھے لے جایا گیا......اُس گلی میں داخل ہوتے ہی میرے منہ سے کپڑا اٹھا لیا گیا اور مجھ سے پوچھا گیا کہ کون سا کمرہ ہے ......میں بتایا کہ یہ والا ہے اس کمرے میرا بیگ' جس میں کپڑے تھے اور میرا قرآن پاک اٹھا لیا گیا......مگر ایک اہم چیز الحمدللہ اُن کو نہ ملی......میرا کمپیوٹر! جو ایک دن پہلے ہی ساتھ والے کمرے میں رہنے والے لڑکوں نے مانگا تھا......اُس طرف وہ گئے ہی نہیں، میرے ہر طرف بندوق بردار ایسے گھوم رہے تھے جیسے مجھ پر حملہ ہونے والا ہے......مگر یہ اُن کی اپنی گھبراہٹ تھی یا طریقہ کار ہی ایسا تھا......اُس کے بعد مجھے واپس لایا گیا اور میرے سامان کی چھان بین کی گئی......اس میں سے دو مختلف بنکوں کے اے ٹی ایم کارڈ نکال کر میرے سامنے لائے گئے......اُس میں کچھ پیسے تھے جو میرے ذاتی استعمال کے تھے کوئی بہت بڑی رقم نہیں تھی......مجاہدین افغانستان کے لیے اکثر لوگ فنڈ دینے کا وعدہ کرتے تو اسی اکاؤنٹ کو استعمال کیا کرتا......مگر الحمدللہ اس بارے میں زیادہ معلومات نہ ملیں اور تمام لوگ جو مجاہدین کے انصار تھے محفوظ رہے......سارے سامان کی چھان بین کے بعد اب اگلے دن کے ۲ بج رہے تھے اور ساری تفتیش گھوم گھما کر دوبارہ علی پر آ گئی!......میں ہر دفعہ کہانی شروع سے بتانا شروع کرتا......میں کہتا میرے ساتھی مجھے کہتے تھے کہ فلاں فلاں سے نہیں ملنا......اس پر اُن کو شدید غصہ آتا کہ پوری بات کر 'فلاں فلاں' کیا ہوتا ہے؟......بتا کیسے رابطہ ہوتا؟......میں پھر سے وہی بات دہرا رہا تھا کہ وہ خود فون کرتے تھے......اس وقت یہاں ایک افسر موجود تھا جسے شاہ کے نام سے پکارتے تھے......یہ مجوس شیعہ اور اتنی سگریٹ پیتا تھا کہ میرا سانس بند ہونے کو آتا تھا......اس دوران میں اُس کے موبائل پر گھنٹی بجی اور موبائل کی ٹون پر فحش پنجابی گانا لگا ہوا تھا......اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے اخلاقیات کا معیار کیا ہوگا......وہ فون پر بات کر رہا تھا میں سوچ رہا تھا کہ کب یہ جان چھوڑے تو میں کچھ آرام کروں......مگر جب وہ فون سے فارغ ہوا تو بس ایک دم ہی بھڑک اٹھا، اُس نے گھنٹی بجائی اور اہل کار اندر داخل ہوئے اُن کہا گیا کہ: اس کا منہ کھلواؤ بس! چاہے جیسے بھی ہو! اُس کے بعد مجھ پر لاتوں مکوں اور تھپڑوں کی بارش شروع ہوئی......سوائے اللہ اکبر کے کچھ بھی منہ نہ نکلتا......جس کو سن کر شاہ کی حالت پاگل کتے جیسے ہو رہی تھی......اور وہ خود بھی تشدد کرنے والوں میں شامل ہو گیا تھا......اُس کے ہاتھ میں بانس کا باریک ڈنڈا تھی جس کی ضرب جسم پر پڑتی تو کھال ادھیڑ دیتی تھی......میری قمیص پر بہت سارے خون کے دھبے نمایاں نظر آ رہے تھے اور بازوؤں سے تو باقاعدہ خون رس رہا تھا......جب میں بے بس ہو کر گر گیا تو ایک اہل کار نے مجھے ایسے پکڑ لیا کہ میرے ہاتھ اوپر کی طرف بلند کر دیے جس کی وجہ سے باقیوں کو مارنے میں آسانی ہو رہی تھی!

اب میں نیم مردہ سا ہو چکا تھا بس دیکھ رہا تھا مگر ہلنے کی سکت نہیں تھی......مجھے اٹھا کر واپس زندان میں ڈال دیا گیا......وہاں پہنچتے ہی محسوس ہوا کہ مغرب کی نماز کا وقت نکلے جا رہا تھا، اسی حالت میں نماز ادا کی اور بے سُدھ ہو کر لیٹ گیا......میرا ساتھی میری حالت دیکھ شدید پریشان ہو گیا اور نوافل کے لیے کھڑا ہو گیا اور نوافل کے بعد رو رو کر دُعا کرنے لگا......وہ (توقیر بھائی) اس قدر شدت سے رو رہے تھے کہ ساتھ والے کمروں تک رونے کی آواز جانے لگے تو ساتھ والے کمرے سے ایک ساتھی نے دھیمی آواز میں آیت تلاوت کی جس کا مفہوم یوں بنتا تھا'' ڈرو نہیں! اللہ ہمارے ساتھ ہے''......شاید وہ یہ سمجھے تھے میں چیخ رہا ہوں......

وہاں ساتھیوں کے آپس میں بات چیت کے لیے کوڈ طے تھے......وہاں زندان ایسی ترتیب سے بنائے گئے تھے کہ کوئی بھی ایک دوسرے کے سامنے نہیں تھا......ہاں کچھ ترچھا سا ہو کر ایک زندان کو دیکھا جا سکتا تھا......سارے کمرے (زندان) ایسی ترتیب میں تھے کہ دو کمروں کی لائن پھر دائیں طرف دو کمرے پھر بائیں طرف......یعنی چاروں سمت دو دو کمرے اور درمیان میں ایک بڑا کمرہ جس کا منہ ایک طرف تھا......ہر زندان میں دو دو ساتھی بند تھے......سوائے ایک کے' جن کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ خالد شیخ محمد فک اللہ اسرہ کے قریبی رشتے دار ہیں......میرے زندان کے ساتھی کو کوڈ ورڈ میں آواز دی گئی، جب وہ سلاخوں پر کان لگا کر کھڑے ہو گئے تو اُن سے خاص انداز میں سوال کیا گیا کیا مسئلہ ہے؟ جس پر توقیر بھائی نے جواب دیا کہ ساتھی کی حالت بہت خراب کر دی گئی ہے......(ان جملوں کا تبادلہ کیسے ہوا یہ بتانا مناسب نہیں) اس پر وہ ساتھی

26فروری: صوبہ غزنی......ضلع مقر......کٹھ پتلی فوجوں پر حملے......ایک فوجی ہلاک......3 زخمی

بھی دُعا گو ہو گئے......

کچھ دیر بعد ہی رات کا کھانا آ گیا......کھانے کا معیار اچھا تھا مگر کھانا دیکھتے ہی میری بھوک اُڑ جاتی تھی اور کھانا میرے لیے ٹھیک نہیں تھا...... میں ایسے ہی لیٹ رہا ایک اہلکار آیا مجھے دیکھا اور بولا کھانا کھاو ورنہ مر جاؤ گے اور لاش بھی نالے میں پھینک دیتے ہیں...... یہ فقرے سنتے ہی لال مسجد کے طلبہ وطالبات کے واقعات ذہن میں آنے لگے کہ واقعی یہ ٹھیک کہہ رہا ہے، ان کے ہاں تو مسلمان ہونا اور پھر مجاہد ہونا ہی بڑا جرم ہے......اب وہ اہل کار جا چکا تھا اُن کا ایک بڑا افسر جس کا کام قیدیوں کی رپوٹ دینا تھا، اُن کے لیے کھانے کے انتظامات کو دیکھنا تھا، وہ آیا اور اُس کے ساتھ موجود اُس کے چمچے نے مجھے افسر کے استقبال کے لیے اٹھنے کو کہا......مگر بس دل میں بغاوت سی آئی اور میں لیٹا ہی رہا، خیال آیا کہ کہیں پھر سے مار کٹائی نہ شروع کر دے......اُس نے پہلا سوال کیا: کھانا کیوں نہیں کھاتے اچھا نہیں لگتا یا معیار ٹھیک نہیں یا کچھ اور پسند ہے؟ اب ایک دم ہی اتنے سوالات کا جواب میں کیا دیتا؟ میں نے ایک ہی بات کہہ دی کہ مجھ سے کھایا نہیں جا رہا...... یہ سن کر وہ شیطانی ہنسی ہنسا اور بولا: تو کس نے کہا ہے منہ بند رکھو؟......میں نے جواب دیا میں نے سب کچھ سچ سچ بتایا ہے......تو اُس نے کہا: یہ میرا معاملہ نہیں کھانے میں کچھ مسئلہ ہو یا کچھ اور کھانے کا دل ہو تو لکھوا دو کل سے وہی آئے گا......اتنی نوازشات میری سمجھ سے باہر تھیں کہ معاملہ ایک طرف گالیاں، مار اور دوسری طرف کھانے پر ایسے تکلفات! حیرت ہی ہو رہی تھی......مگر یہ کیوں تھا اس کے بارے میں آگے چل کر بتاؤں گا......

نیند مجھ پر غالب آ چکی تھی، میری آنکھ جب کھلی تو مجھے کسی نے اٹھانے کو کہا، میں اٹھ چکا تھا اٹھانے کے لیے آنے والے اہل کار کا دھیان ایک لمحے کے لیے دائیں بائیں ہوا تو مجھے توقیر بھائی نے کہا: ساتھیوں کو بچانا اللہ ہمت دے گا......بس میں میرے ذہن آیا کہ اب کی مار میں شاید حوصلہ ٹوٹ جائے گا مگر پھر دل میں آیا اتنی مار ایسے ہی کھائی ہے اب بے ساختہ دُعا جاری تھی کہ: یا اللہ ساتھی بچا لے! کسی لمحے نفسی نفسی یعنی اپنا آپ بچاؤ والی کیفیت میں مبتلا نہ کرنا......اب میں اُسی کمرے (انویسٹی گیشن روم) میں موجود تھا سامنے وہی بدبخت شکل والا شاہ موجود تھا اور ساتھ میں اُس کا جونیئر ذاکر (جس کے ہاتھ میں پسٹل تھا)......اُس نے مجھے کہا: ہم نے سوچ لیا ہے ہم تجھے مارنے والے ہیں! یہ سن کر مجھے لگا کہ امتحان ختم اور انعامات کے دن شروع ہونے ہیں......میں خاموش رہا جس پر شاہ کا دماغ بالکل گھوم گیا......پھر وہ غصے میں بولا: اس کی شکل دیکھو کتنا معصوم لگتا ہے، دل کہتا ہے کہ اس نے جرم تو دور کی بات کبھی اشارہ بھی نہیں توڑا ہو گا...... یہ سن کر مجھے بہت زیادہ ہنسی آئی مگر اللہ ہی جانے میں نے ہنسی کیسے روکی......اُس نے پالتو اہل کاروں کو حکم دیا کہ اس کو ''دوائی'' دینا شروع کر دو یا یہ بتائے گا یا مارا جائے گا اور ذاکر کو حکم دیا پسٹل میں گولی چڑھا لو......اب مجھے لیٹا لیا گیا تھا! بس میرے دل سے ایک بات نکلی: اللہ تیرا بندہ میں!!!......

اب مجھے پیٹا جا رہا تھا، آپ یقین جانیں کہ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مجھے نہیں بلکہ کہیں اور ہی مار رہے ہیں......لیکن مجھے اب مجھے کوئی نہ کوئی ری ایکشن تو دینا ہی تھا تا کہ اُنہیں یہ لگے کہ مجھے شدید درد ہو رہی ہے......میرے ذہن میں شاہ کی وہی بات آئی کہ شکل دیکھو!!!......بس پھر بے اختیار پھر ہنسی آ گئی......اب میں زور زور سے ہنسنے لگا اور وہ سمجھ رہے تھے میں رو رہا ہوں اور میں اپنا چہرہ بار بار اوپر نیچے کرتا اور ہنسی تھی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی......اب مجھے کھڑا کر دیا گیا وہ سمجھے کہ آج ہم نے اس کی بس کروا دی ہے...... مجھے کہا جاؤ کل صبح تم سے ہم عبدالرحمٰن کے بارے میں سوال کریں گے (عبدالرحمٰن وہی تھے جن کی وجہ سے میں پکڑا گیا تھا)...... رات کے ۱۱ بجے سے اوپر وقت بیت چکا تھا، جب مجھے وہاں سے واپس لایا گیا تھا مجھے اٹھا کر ہی لایا جاتا تھا......کیونکہ میں چل نہیں سکتا تھا اور پھر یہ خیال بھی دل میں ہوتا کہ چلو مجھے تو مار کھانی ہی ہے، کچھ مشقت تو یہ بھی کریں نا مجھے اٹھا اٹھا کر اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھیں کہ بہت خراب حالت ہے......

توقیر بھائی زندان میں بس سونے قریب ہی ہوں گے جب میں آیا......سب ہی ساتھی میرے انتظار میں دُعا گو تھے اور شاید اُن کی دُعا سے ہی رب نے اپنے بندے پر رحمت فرمائی تھی...... جب اہل کار چلے گئے تو توقیر بھائی نے میری طرف دیکھا اور پوچھا بھائی بچ گئے؟ میں کہا نہیں بچا تو نہیں مگر آج تو اللہ پاک نے عجیب معاملہ کیا......پھر تفصیل بتائی تو پہلے شکر ادا کیا پھر مسکراتے رہے اور کہا ویسے کہتا تو ٹھیک تھا......میں جواب کہا میں تو کہتا ہوں میں ہوں ہی معصوم میں نے کیا ہی کیا ہے جی؟ جس پر وہ خوب ہنسے......باقی ساتھیوں نے سوالات شروع کر دیے کہ کیا ہوا تو توقیر بھائی نے مطمئن کر دیا......اگلا دن اتوار تھا اس لیے غالبًا چھٹی تھی صبح ٹائم میں مجھے نہیں بلایا گیا تھا......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جہاں ہم آزادی کی نعمت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ افطار کر رہے ہیں، وہیں ہمارے ہزاروں بھائی پسِ زنداں ہیں، اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس حال میں ہیں، اور ہزاروں ایسے خاندان بھی ہیں جو اپنے پیاروں سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ چلیئے اس مبارک مہینے میں ہم اپنے ان بھائیوں کے لیے دستِ دعا بلند کریں''۔

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

27 فروری: صوبہ روزگان......ضلع دہراود......بارودی سرنگ دھماکہ......پولیس گاڑی تباہ......2 اہل کار ہلاک......3 زخمی

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۰ مئی: پشاور میں نشتر آباد کے مقام پر ڈی ایس پی بہادر خان کو مجاہدین نے ہدفی کارروائی کا نشانہ بناتے ہوئے قتل کر دیا۔

۲۲ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں مجاہدین سے جھڑپ میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں فوجی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۴ مئی: باجوڑ ایجنسی میں مجاہدین کے حملے میں ایف سی اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۶ مئی: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناواگئی کے علاقے چہار منگ میں ۵ سیکورٹی اہل کار اُس وقت شدید زخمی ہوگئے جب وہ مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ کو ناکارہ بنا رہے تھے، کہ بارودی سرنگ زوردار دھماکے سے پھٹ گئی۔ زخمیوں میں لیویز فورس کے بم ڈسپوزل سکواڈ کا سربراہ نائب صوبیدار مجیب بھی شامل ہے۔

۲۷ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے سیکورٹی فورسز کی گاڑی تباہ ہوگئی، جب کہ ۸ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی۔

۲۸ مئی: ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں پولیس موبائل پر حملے میں ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۸ مئی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکئی میں فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۲ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۹ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر حملے میں ایف سی کے ۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

یکم جون: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کے علاقے خامرانگ میں پولیٹیکل محرر فاروق وزیر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں پولیٹیکل محرر ہلاک ہوگیا۔

۳ جون: ایف آر بنوں میں فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۸ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں فدائی حملے میں ۷ فوجیوں کے ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ جون: پشاور کے علاقے حیات آباد میں ڈپٹی کمانڈنٹ ایف آر پی ملک طارق کی گاڑی پر فدائی حملے کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی جب کہ ملک طارق اپنے ڈرائیور اور ۴ محافظوں سمیت شدید زخمی ہوگیا۔

۱۱ جون: پشاور کے علاقے حیات آباد میں مجاہدین سے مقابلے میں ایک پولیس اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ جون: کوئٹہ کے علاقے پشتون آباد میں منان چوک کے قریب پولیس کی موبائل وین پر فائرنگ سے اے ایس آئی سمیت ۴ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۱۲ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل طورخم میں سڑک کنارے بم دھماکے کے نتیجے میں ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے:

۱۶ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے دڑہ میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوگئے۔

۱۸ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوئی نرئے میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیارے سے ۴ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید جب کہ ۲ زخمی ہوگئے۔

یکم جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۲ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوئی کردہ میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۶ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۸ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

27 فروری: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... فوجی سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ .... 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک

جہادِ فی سبیل اللہ

(وسیم حجازی)

خدا کی ہم پہ رحمت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ
رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

نہ غیروں کی غلامی میں، نہ ذاتی سوچ میں پنہاں
سبیلِ شان و عزت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

تباہی ہے تفرقہ ہے، جدالِ باہمی یکسر
بقا ہے اور وحدت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

بہت سوں کا پسندیدہ، ہے قیل و قال کا رستہ
صحیح مومن کی فطرت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

نفاق و کفر سے مل کر، کہاں امن و اماں آئے
امن کی گر ضمانت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

سلیقہ بندگی کا ہے، قرینہ زندگی کا ہے
بھلے جذبوں کی حدت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

عمارت دینِ احمد ﷺ کی، قوانینِ خداوندی
عمارت کی حفاظت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

سراپا خیر خواہی ہے، بھلائی ہی بھلائی ہے
محبت ہے مؤدت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

یہاں گولے بھی پھٹتے ہیں، بظاہر خون بہتا ہے
مگر بچنے کی صورت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

نہیں ہوگا نفاذِ دیں، کسی جمہوریت سے بھی
حجازیؔ کی تو دعوت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

اللہ کے دشمنوں سے الفت کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے

''میری نظر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ نفرت وعداوت رکھنے کے برابر اس کو راضی کرنے والا کوئی عمل نہیں۔ اللہ کے دشمنوں سے الفت کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے''۔ (مکتوب ۲۶۶، جلد اول، صفحہ ۳۶۶)

''جب تک اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اس وقت تک اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت نہیں ہوسکتی یہیں پر یہ کہنا ٹھیک ہے۔ تولّی بے تبریٰ نیست ممکن!'' (مکتوب نمبر ۲۶۶ جلد اول، صفحہ ۳۲۵)

''جو شخص تمام ضروریات دین پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے لیکن کفر وکفار کے ساتھ نفرت و بے زاری نہ رکھے وہ در حقیقت مرتد ہے اس کا حکم منافق کا حکم ہے''۔ (مکتوب نمبر ۲۶۶ جلد اول، صفحہ ۳۲۵)

''محض زبان سے کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لیے ہرگز کافی نہیں۔ تمام ضروریات دین کو سچا ماننے اور کفر و کفار کے ساتھ نفرت و بے زاری رکھنے سے آدمی مسلمان ہوگا''۔ (مکتوب نمبر ۲۶۶، جلد اول، صفحہ ۳۲۳)

'' نجات آخرت کا حاصل ہونا صرف اسی پر موقوف ہے کہ تمام افعال واقوال واصول وفروع میں اہل سنت والجماعت کثرھم اللہ تعالیٰ کا اتباع کیا جائے اور صرف یہی ایک فرقہ جنتی ہے۔ اہل سنت والجماعت کے سوا جس قدر فرقے ہیں سب جہنمی ہیں۔ آج اس بات کو کوئی جانے یا نہ جانے کل قیامت کے دن ہر ایک شخص جان لے گا مگر اس وقت کا جاننا کچھ نفع نہ دے گا''۔ (مکتوب نمبر ۶۹ جلد اول صفحہ ۸۶)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

شریعت یا شہادت